فضائل القرآن المجید
21
تفہیم السنۃ
www.KitaboSunnat.com
تنزیل من رب العلمین
فضائل قرآن مجید
محمد اقبال کیلانی
حدیث
پبلیکیشنز

فہرست

فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ؟

لوگو! کہاں جاتے ہو؟

ہر طرح کی حمد و ثناء صرف اس ذات پاک کے لئے، جو ہماری خالق، مالک اور رازق ہے، جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، جس کا کوئی شریک نہیں، جو حی اور قیوم ہے، رحیم اور رحمٰن ہے، وہاب اور تواب ہے، ہادی اور رشید ہے، جس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، قرآن مجید لکھنا اور پڑھنا سکھایا اور قیامت تک کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَ یَرْضٰی

اور ان گنت درود و سلام اللہ کے بندے اور رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر جنہوں نے حق رسالت ادا کیا، ان گنت درود و سلام اس قلب مبارک پر جس پر قرآن مجید نازل ہوا، ان گنت درود و سلام اس دل و

دماغ پر جس نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، ان گنت درود وسلام اس نطق مبارک پر جس نے قرآن مجید امت کو سنایا اور پڑھایا............

وہ قرآن جو سرتا سر روشنی اور ہدایت ہے، جو سرتا سر برکت اور رحمت ہے، جو سرتا سر حق اور سچ ہے۔

اے دنیا بھر کے لوگو سنو!

قرآن مجید نازل فرمانے والے رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی﴾ (123:20)

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت 123)

پس اے دنیا بھر کے لوگو!

جو ایمان و یقین کے طالب ہو، ہدایت اور رحمت کے محتاج ہو، سکون اور سکینت کے متلاشی ہو، مصائب و آلام اور رنج وغم میں مبتلا ہو، بیماریوں، پریشانیوں اور دکھوں میں زندگی بسر کر رہے ہو، خوف اور بھوک کے عذاب سے دوچار ہو، امن وسلامتی سے محروم ہو، خوشحالی اور آسودگی کے لئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو، ذلت اور رسوائی کو اپنا مقدر سمجھے ہوئے ہو............!

ذرا کان لگا کر قرآن مجید کی پکار سنو!

فَــأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؟ (26:81)

"لوگو! مجھ سے منہ موڑ کر کہاں جاتے ہو؟" (سورۃ التکویر، آیت 26)

- گمراہ ہو جاؤ گے!
- بدبختی میں مبتلا ہو جاؤ گے

اور پھر..................!

- دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو گے،
- آخرت میں شعلے اگلتی جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے!

پس آؤ............ پلٹ آؤ، میری طرف!

﴿ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾(155:6)

ترجمہ: "اور اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے، بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیا کرو تا کہ تم لوگ رحم کئے جاؤ۔" (سورہ انعام، آیت 155)

پس میری طرف آؤ گے تو............!

- یقیناً برکت دیئے جاؤ گے۔

- یقیناً رحمت سے نوازے جاؤ گے۔

اور پھر ....!

- دنیا میں عزت اور افتخار پاؤ گے،
- آخرت میں نعمتوں بھری جنت میں داخل ہو گے۔

پس اے عقل و خرد رکھنے والو!

گوش و ہوش رکھنے والو!

بصارت اور بصیرت رکھنے والو!

- سر جوڑ کر بیٹھو اور بتاؤ ....!
- دنیا میں ذلت اور رسوائی اچھی ہے یا عزت اور افتخار اچھا ہے؟
- آخرت میں شعلے اگلتی جہنم اچھی ہے یا نعمتوں بھری جنت اچھی ہے؟

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

⊙⊙⊙

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
، اَمَّا بَعْدُ!

تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزوشرف والی کتاب، عظمت اور فضیلت والی کتاب، خیر و برکت سے مالا مال، ہدایت اور حکمت سے لبریز، شک وشبہ سے بالاتر، حق و باطل میں فرق کرنے والی، جہالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے منور کرنے والی، ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی اور انکار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرانے والی، بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت...... قرآن مجید، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام، جس رات نازل ہوا، اس رات کی عبادت ہزار مہینے (یا 83 سال) کی عبادت سے افضل قرار دی گئی۔ (سورۃ القدر، آیت نمبر 1 تا 3) قرآن مجید کی فضیلت میں اگر صرف یہی ایک آیت نازل کی گئی ہوتی تب بھی قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کے لئے کافی تھی، لیکن رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کے فضائل اور فیوض و برکات کے بارے میں جو احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے امت محمدیہ کا ہر فرد اگر ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزار دے تب بھی حق شکر ادا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے فضائل پر مشتمل چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری)

② ''قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔'' (مسلم)

③ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

④ ''قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔'' (ابن ماجہ)

⑤ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔'' (بخاری)

⑥ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔'' (مسلم)

⑦ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراماً) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑧ ''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔'' (طبرانی)

⑨ ''اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔'' (احمد)

⑩ ''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔'' (ترمذی)

ہم نے قرآن مجید کے ان گنت فضائل میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ قارئین کرام کو فضائل قرآن کی مزید احادیث کتاب کے ابواب میں مل جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید کے بے حد و حساب فضائل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید کی تلاوت، تحفیظ، تدریس اور تعلیم کا ایسا والہانہ جذبہ پیدا کر دیا تھا کہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیاں قرآن مجید کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بچپن میں ہی دولت ایمان سے بہرہ ور ہو گئے۔ ایمان لانے کے بعد

حضر و سفر میں سائے کی طرح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور قرآن مجید سیکھنے میں گہری دلچسپی لیتے ۔ ایک رات دوران نماز اونچی آواز میں تلاوت کر رہے تھے رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تلاوت سنتے رہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ''جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی لہجے میں پڑھے جس میں وہ نازل ہوا ہے تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کا انداز اپنائے ۔'' قرآن فہمی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود فرمایا کرتے ''اس اللہ کی قسم ! جس کے علاوہ کوئی دوسرا الٰہ نہیں ، اسی کے فضل و کرم سے مجھے قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں علم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور اس کا شان نزول کیا ہے ۔ جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص قرآن مجید کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات رکھتا ہے تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں ۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے شوق تلاوت کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد رات بھر میں سارا قرآن ختم کر لیتے ۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ''مجھے ڈر ہے تمہاری عمر لمبی ہوگی اور عمر بھر یہ پابندی کرنی تمہارے لئے مشکل ہوگی ، لہٰذا مہینہ بھر میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرو ۔'' (یعنی روزانہ ایک پارہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو ۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا سات دن میں ختم کر لیا کرو ۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ ! میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ۔'' آپ ﷺ نے مزید کم کرنے کی اجازت نہ دی ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد دن رات قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے ۔ قرآن مجید اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے ''میرے رب کی کتاب ، میرے رب کا کلام'' اور پھر خشیت الٰہی سے رونے لگتے ۔

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید سن کر ایمان لائے تھے ۔ قرآن مجید کے ایسے شیدائی اپنے کہ ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کے ہی ہو کر رہ گئے ۔ دوسرے لوگ رات کو جب نیند کی آغوش میں چلے

جاتے تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کی تنہائی میں خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیتے۔ ایک رات تلاوت کر رہے تھے کہ آسمان سے روشن قندیلیں نازل ہوتی نظر آئیں۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ تو فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو فرشتے بالکل تمہارے قریب آ جاتے اور لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بڑی دلسوز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جسے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے اور خشیت الٰہی سے ان پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا ''عقبہ! قرآن سناؤ۔'' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تلاوت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ''قرآن دوست'' کے نام سے مشہور تھے۔ غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر اسلامی لشکر نے ایک پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کیا۔ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''آج کی رات پہرہ کون دے گا؟'' حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مواخاتی بھائی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فوراً بول اٹھے ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پہرہ دیں گے۔'' پہرہ کا وقت شروع ہوا تو حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''آپ رات کے پہلے حصہ میں سونا پسند کریں گے یا پچھلے حصہ میں؟'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں پہلی رات آرام کروں گا اور پچھلی رات پہرہ دوں گا۔'' حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے پہرہ کا وقت ضائع کرنا پسند نہ کیا، وضو کر کے اللہ کے حضور قیام میں مصروف ہو گئے۔ دلسوز اور شیریں آواز میں سورہ کہف کی تلاوت کرنے لگے۔ دشمن تعاقب میں تھا۔ اس نے درّے میں کھڑا پہرے دار دیکھا تو اسے تیر کا نشانہ بنایا جو حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ تلاوت کلام پاک میں اس قدر محو تھے کہ تیر نکالا اور اسے دور پھینک دیا، لیکن تلاوت بدستور جاری رکھی۔ دشمن نے دوسرا تیر پھینکا، وہ بھی نشانے پر لگا۔ تلاوت قرآن میں مگن حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر بھی جسم سے نکال پھینکا اور تلاوت جاری رکھی۔ دشمن نے تیسری مرتبہ تیر مارا تو وہ بھی نشانے پر لگا، خون کا

فوارہ بہنے لگا تب حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو گھبرا کر فرمایا ''عباد! تم نے مجھے پہلا تیر لگنے پر کیوں نہ جگا دیا؟'' حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''اللہ کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ذمہ داری کا احساس نہ ہوتا تو میری جان چلی جاتی تب بھی میں نماز اور تلاوت کا سلسلہ منقطع نہ کرتا۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شدید خواہش کے باوجود کم سنی کے باعث غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے جس کا انہیں شدید رنج تھا۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایک روز اپنی والدہ کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ والدہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹے زید کو قرآن مجید کی سترہ سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ اس طرح صحیح تلفظ میں پڑھتا ہے، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو اس سے سن لیں۔'' رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو بہت خوش ہوئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہوا کہ زید عربی لکھنا بھی جانتا ہے تو فرمایا ''زید! میرے لئے یہود کی عبرانی زبان سیکھو مجھے ان پر اعتماد نہیں۔'' اور یوں نوجوان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت میسر آ گئی اور بعد میں کاتب وحی کے اہم ترین منصب پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مسلسل آنسو بہتے رہتے۔ تلاوت میں اس قدر رقت ہوتی کہ مشرکین مکہ کے بچے، عورتیں اور مرد جمع ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید سنتے رہتے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا۔ صحیح تلفظ اور خوبصورت آواز میں تلاوت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ابی بن کعب کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتلائی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی سے رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ہی باجماعت نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس قدر پرسوز آواز میں تلاوت فرماتے کہ پاس سے گزرنے والوں کے قدم تھم جاتے۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک کھڑے ہو کر ان کی تلاوت سنتے رہے اور اس قدر خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا یوں بیان فرمائی۔ ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسی تلاوت کرنے والے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید دوسروں کو سناتے بھی اور دوسروں سے سننا بھی پسند فرماتے۔ نماز تہجد میں جب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس قدر روتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آنے لگتی۔ جب دوسروں سے سننے پر طبیعت آمادہ ہوتی تو خود کہہ کر دوسروں سے قرآن مجید سنتے۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ النساء کی آیات پڑھنی شروع کیں۔ جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا﴾ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اپنے آپ پر ضبط نہ رہا اور فرمایا ''عبداللہ! بس کرو۔''

طائف سے ایک وفد حاضر خدمت ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کے سب سے کم عمر رکن حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا گورنر مقرر فرمایا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باقی حضرات کی نسبت قرآن مجید سب سے زیادہ یاد تھا۔

یمن میں گورنر مقرر کرنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے افراد کا انتخاب فرمایا جو سب سے اچھے قاری اور قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے والے تھے یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب قاری ہیں جن کی وجد آفریں قراءت سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تمھیں تو اللہ تعالیٰ نے لحن داودی سے نوازا ہے۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے ایک صوبے کا گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور دوسرے صوبہ کا گورنر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔ گورنری کے زمانے میں دونوں حضرات ایک دفعہ اکٹھے ہوئے تو باہمی دلچسپی کے امور میں یہ گفتگو بھی شامل تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ : ابوموسیٰ! آپ قرآن مجید کی تلاوت کب اور کتنی کرتے ہیں؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: میں تو بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے اور سواری پر ہر وقت تلاوت کرتا ہوں (اور یوں روزانہ کی منزل پوری کرتا ہوں)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ اپنی تلاوت کی منزل کیسے پوری کرتے ہیں؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: میں تو پہلی رات سو جاتا ہوں کچھ نیند پوری کر کے اٹھتا ہوں اور پھر تلاوت کرتا ہوں۔ ثواب کی نیت سے سوتا ہوں ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے اور اپنے عہد خلافت میں مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے حافظ قرآن یا عالم قرآن ہونے کا معیار مقرر فرما رکھا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کے تمام ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دیگر کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے بھی یہی معیار مقرر تھا۔ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو مکہ سے باہر جانا پڑا تو اپنے پیچھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''اپنے پیچھے قائم مقام کس کو بنایا ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یہ شخص کون ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''غلاموں میں سے ہے لیکن قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری اور علم الفرائض (وراثت کے مسائل) کا سب سے بڑا عالم ہے۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عزت بخشتا ہے اور بعض کو ذلیل کرتا ہے۔''

عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سرکاری طور پر قرآن مجید کی تعلیم اور تبلیغ کا اس قدر اہتمام تھا کہ گورنر شام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ باشندگان شام کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے آپ ایسے علماء بھیجیں جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اور دینی احکام سکھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے درج ذیل پانچ جلیل القدر علماء کو طلب فرمایا (1) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (2) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (3) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (5) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ اور انہیں بتایا کہ

اہل شام نے قرآن مجید سیکھنے کے لئے مجھ سے مدد طلب کی ہے۔آپ حضرات میرے ساتھ تعاون کریں میں تم میں سے تین افراد کو شام بھیجنا چاہتا ہوں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بڑھاپے کی وجہ سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے سفر کرنے سے معذور تھے۔لہٰذا باقی تینوں حضرات جانے کے لئے تیار ہو گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ تعلیم کا آغاز حمص (شہر کا نام) سے کرنا وہاں سے مطمئن ہو جاؤ تو تم میں سے ایک حمص میں ہی تعلیم کا کام جاری رکھے ایک دمشق چلا جائے اور وہاں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے اور تیسرا فلسطین چلا جائے اور وہاں کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق روانہ ہو گئے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فلسطین چلے گئے۔

قرآن مجید کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے اس گہرے تعلق کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ ان تمام فیوض و برکات سے مالا مال تھے جن کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔اپنی انفرادی زندگی میں ایمان،تقویٰ،نیکی،اللہ اور اس کے رسول سے محبت،توکل،قناعت،امانت،دیانت،صداقت، صبر اور شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے وہ اس طرح متصف تھے کہ ان کے بعد دوبارہ ایسے انسان پیدا ہی نہ ہوں گے۔قرآن مجید کی برکت سے ان کا معاشرہ عدل،احسان،ایثار،ہمدردی،قربانی،باہمی اخوت و محبت، امن و سلامتی،خوشحالی اور دیگر خیر و برکات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عزت،عظمت،عروج اور ایسا غلبہ عطا فرمایا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔یہ قرآن مجید کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے کفار کی طاقت،قوت اور اسلحہ کا خوف جاتا رہا۔مسلمان بغیر کسی ٹیکنالوجی اور ایجاد کے پوری دنیا پر چھا گئے۔عہد نبوت کو تو چھوڑیئے،عہد صحابہ اور عہد تابعین میں جب مسلمان عرب ملکوں سے نکل کر دور اجنبی سرزمین اندلس پر پہنچے تو مورخین لکھتے ہیں:"اندلس پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت چھائی ہوئی تھی کہ اسلامی لشکر کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔طارق بن زیاد رحمہ اللہ جدھر رخ کرتا فتح و کامرانی اس کے ہمرکاب چلتی۔اندلسی خود پیش قدمی کر کے صلح کرتے۔طارق بن زیاد رحمہ اللہ آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رحمہ اللہ اس کے پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتے جاتے۔"[1]

اندازہ فرمائیں 92ھ میں طارق بن زیاد رحمہ اللہ صرف سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جبرالٹر پر

[1] تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی،حصہ دوم،صفحہ نمبر 178

اترے۔ وہاں کے حاکم تھیوڈومیر سے مقابلہ ہوا۔ تھیوڈومیر شکست کھا کر فرار ہوا اور اپنے بادشاہ راڈرک کو لکھا: ”ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں، زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں۔“ ❶

اس اطلاع کے بعد راڈرک خود ایک لاکھ کی فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اس وقت طارق بن زیاد رحمہ اللہ کے ساتھ صرف بارہ ہزار کی فوج تھی۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے اسلامی لشکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جہاد کی فضیلت پر خطبہ دیا۔ شہادت کی اہمیت بتائی اور اللہ کی نصرت کے وعدے یاد دلائے۔ اسلامی لشکر اللہ کا نام لے کر اپنے سے دس گناہ کیل کانٹے سے لیس لشکر جرار سے ٹکرا گیا اور فتح یاب ہوا۔ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا میں ڈوب مرا۔ راڈرک کو شکست دینے کے بعد طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے پے در پے قرطبہ، تدمیر، طلیطلہ، قومونہ، اشبیلیہ اور ماردہ پر کہیں جنگ کیے بغیر اور کہیں جنگ کے بعد قبضہ کیا اور فرانس کی سرحدوں پر جا دستک دی۔

دنیا میں اس عزت، عروج اور غلبہ کا وعدہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایمان، نیکی، تقویٰ، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب، زنا، جوا، فحاشی، بے حیائی، بدامنی اور بدحالی میں مبتلا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ وارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی﴾ (123:20)

---

❶ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی، حصہ دوم، صفحہ نمبر 169

''پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 123)

قرآن مجید سرتا سر ہدایت ہے:

قرآن مجید کے نزول کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ﴾ ترجمہ: ''تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' (سورہ الانعام، آیت نمبر 157) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ ترجمہ: ''اور بے شک یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 77) یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ و اعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اسے پڑھتا ہے یا سنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذہن میں تعصب یا ہٹ دھرمی نہ ہو۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی عہد کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ یمن کے قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ شاعر بھی تھے کسی کام سے مکہ گئے تو قریش مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کان بھرنے شروع کر دیئے جس سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سخت بدگمان ہو گئے۔ ایک روز طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم میں نماز پڑھتے دیکھا، قرآن مجید کے چند جملے سنے تو محسوس کیا یہ تو بڑا اچھا کلام ہے۔ اپنی بدگمانی پر کچھ نادم سے ہوئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر گھر چلے تو طفیل بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے، گھر پہنچ کر عرض کیا ''میں فلاں فلاں قبیلے سے ہوں قریش کے سرداروں کے کہنے پر آپ کے بارے میں سخت بدگمان تھا حتی کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی حرم میں آپ کی زبان مبارک سے چند کلمات سنے ہیں جو مجھے اچھے لگے ہیں آپ مجھے تفصیل سے بتایئے آپ کیا کہتے ہیں؟'' جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اخلاص اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

② حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے مکہ آئے، تو لوگوں نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دیوانے ہوگئے ہیں۔ حضرت ضماد رضی اللہ عنہ جھاڑ پھونک کے ماہر تھے۔ اس ارادے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے کہ ان کا علاج کروں گا تاکہ وہ صحت مند ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا پیش کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کلمہ شہادت ادا فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور اس کے بعد قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کو یہ کلام پاک اتنا پسند آیا کہ دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ سننے کے بعد کہنے لگے "میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے مگر یہ کلام تو سمندر کی تہہ تک پہنچنے والا کلام ہے۔" حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری قوم کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ایک روز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لئے گھر سے نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہو چکے تھے، میں جب حرم پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورہ الحاقہ تلاوت فرما رہے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور سننے لگا۔ قرآن پاک کے پُر اثر کلام پر میں حیران ہو رہا تھا کہ یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے۔ تب فوراً ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ "یہ رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو" (سورہ الحاقہ، آیت 40-41) میں نے اپنے دل میں سوچا اگر یہ شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے۔ اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ "اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے مگر تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو" ﴿تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ "یہ کلام تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے" (سورہ الحاقہ، آیت 42-43) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

ادا کی گئی قرآن مجید کی یہ آیات میرے دل پر اسلام کا نقشِ اولین ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے ننگی تلوار لے کر نکلے، راستے میں اپنی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو الٹے پاؤں بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید کے اوراق چھپا لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہن اور بہنوئی دونوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ بہن کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ندامت محسوس ہوئی، تو کہا اچھا لاؤ دکھاؤ وہ صحیفہ، جو تم پڑھ رہے تھے، بہن نے وضاحت کی کہ تم شرک کی وجہ سے نجس ہو، پہلے غسل کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، صحیفہ سورہ طٰہٰ کی آیات پر مشتمل تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا، تو کہنے لگے ''کیا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے'' حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ تبصرہ سن کر باہر نکل آئے اور کہا ''عمر! مجھے امید ہے اللہ نے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں چن لیا ہے۔ پس اے عمرؓ! آؤ اللہ کی طرف، آؤ اللہ کی طرف۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ دار ارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

④ مدینہ منورہ میں دین اسلام کے اولین خوش نصیب مبلغ حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر قبیلہ بنو عبدالاشہل کے باغ میں کچھ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ بنو عبدالاشہل کے سردار اُسید بن حُضیر آئے اور درشت لہجے میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا ''تم ہمارے آدمیوں کو بے وقوف بنا رہے ہو خیریت چاہتے ہو تو فوراً یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ کبھی اس طرف کا رخ نہ کرنا۔'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑے تحمل اور نرمی سے فرمایا ''میرے بھائی! آپ تشریف رکھیں اور ایک دفعہ میری بات سن لیں، پسند آئے تو مانیں، نہ آئے تو رد کر دیں۔'' حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر اسید بن حضیر کا سارا غصہ جاتا رہا، بیٹھ گئے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسلام کے چند احکام بتانے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت

شروع کی ادھر تلاوت ختم ہوئی ادھر اسید بے اختیار بول اٹھے۔ ''کیسا اچھا دین اور کیسا اعلیٰ کلام ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ''غسل کرکے حق کی شہادت دیں اور نماز پڑھیں۔'' حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قرآن مجید گزشتہ چودہ صدیوں سے پوری دنیا کے انسانوں کو مسلسل نور ہدایت سے منور کر رہا ہے جس طرح یہ پہلوں کے لئے ہدایت تھا اسی طرح پچھلوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ قرآن مجید کے فیوض و برکات میں آج تک کبھی کمی آئی ہے نہ تعطل پیدا ہوا ہے۔ چند مثالیں ماضی قریب کی ملاحظہ فرمائیں۔

① پولینڈ میں ایک یہودی ربّی عالم گھرانے میں (1900ء) پیدا ہونے والے لیوپولڈ نے ویانا یونیورسٹی میں فلسفہ اور آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود لیوپولڈ کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا صحیح مقصد معلوم نہ تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ سچی ذہنی مسرت کیسے اور کہاں سے حاصل کریں؟ بار بار احساس ہوتا کہ ہم کسی اندھے جنگل میں محوسفر ہیں جہاں درندوں کا خوف بھی لاحق ہے اور منزل کا سراغ لگانا بھی نامعلوم۔ میں نے پہلی بار عیسائیت کا مطالعہ کیا اسے سمجھنے کی کوشش کی مگر بہت جلد مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ عیسائیت جسم روح اور عقیدہ وعمل کے درمیان افسوسناک تفریق کی حامل ہے جو اس زمانے کے انسانوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔ 1922ء کے اواخر میں جرمن کے ایک اخبار نے لیوپلوڈ کو مشرق وسطیٰ کا نمائندہ مقرر کر دیا جہاں اسے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ لیوپولڈ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے سامنے اسلام کی ایک ایسی مکمل تصویر آ گئی جس نے مجھے حیرت زدہ اور مدہوش کر دیا، روح اور مادہ کی یکساں اہمیت، عقل کی کار فرمائی، پیغمبر اسلام کی بھرپور روحانی، معاشرتی، سیاسی زندگی اور اسلام کا بین الاقوامی مزاج دیکھ کر اسلام کے لئے میرا استغراق مزید بڑھ گیا۔ ستمبر 1926ء میں ایک شب میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ زمین دوز ٹرین میں سفر کر رہا تھا میرے سامنے کی سیٹ پر ایک جوڑا بیٹھا تھا، لباس اور ہیرے کی انگوٹھیوں سے متمول نظر آ رہا تھا، لیکن چہرے اطمینان اور مسرت سے خالی تھے۔ وہ بہت غمزدہ اور

حرماں نصیب دکھائی دیتے تھے۔ میں نے ڈبے میں نظر گھما کر دیکھا، ہر شخص بظاہر خوشحال لیکن ہر شخص کے چہرے پر ایک مخفی الم کی جھلک موجود تھی۔ میں نے اس احساس کا ذکر اپنی بیوی سے کیا تو اس نے بھی یہ کہہ کر میری تائید کی "واقعی یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ جہنم کی زندگی گزار رہے ہیں۔"

گھر واپس آیا تو میز پر قرآن مجید کا نسخہ رکھا تھا۔ میری نگاہ اچانک اس کے نکلے ہوئے صفحے پر پڑ گئی جس پر یہ آیات لکھی تھیں ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝﴾ ترجمہ: "تم لوگوں کو حصول کثرت کی دوڑ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم لب گور پہنچ جاتے ہو (یہ طرز زندگی) ہرگز درست نہیں۔ عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا پھر سن لو، ہرگز نہیں، عنقریب تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا، ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کا انجام) جانتے (تو کبھی یہ طرز عمل اختیار نہ کرتے) تم جہنم دیکھ کر رہو گے پھر سن لو، کہ تم بالیقین جہنم کو دیکھو گے پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" (سورہ التکاثر) میں ایک لمحہ کے لئے گم سم ہو گیا۔ میرے ہاتھوں میں جنبش تھی میں نے بیگم کو آواز دی اور کہا "دیکھو کیا یہ اس صورت حال کا جواب نہیں جو گزشتہ رات ہم نے ریل میں دیکھی تھی۔" ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب بھی مل گیا اور بہت سے متعلقہ شکوک وشبہات بھی ختم ہو گئے۔ ہم نے سوچا یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے جو چودہ سو سال پہلے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی جس میں ہمارے اس پیچیدہ اور مشینی دور کی ٹھیک ٹھیک تصویر پیش کر دی گئی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن مجید کسی انسان کی تصنیف نہیں ہے۔ انسان لاکھ سمجھدار، حکیم اور دانا سہی، مگر وہ چودہ سو سال قبل اس عذاب کی پیش گوئی نہیں کر سکتا جو بیسویں صدی کے لئے خاص تھا۔ دوسرے ہی روز میں برلن میں مسلمانوں کی انجمن کے صدر کے پاس گیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ یونانی زبان میں "لیو" شیر کو کہتے ہیں، لہٰذا میرا نام محمد اسد تجویز کیا گیا۔

یہ وہی محمد اسد ہیں جو اپنے علم اور عمل کی وجہ سے بعد میں علامہ محمد اسد کہلائے۔ جنہوں نے ایک انتہائی

دقیع اور قابل قدر کتاب "Road to Macca" (جانب بطحا) تصنیف کی جسے پڑھ کر بے شمار لوگوں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔

② ڈاکٹر عبدالرحمن بارکر امریکی ریاست واشنگٹن کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ایک روز اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا تو والد نے کہا "میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا بتا سکتا ہوں میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور مجھے زندگی میں اس کی ضرورت بھی کیا ہے جبکہ ہر آسائش میسر ہے۔"[1] ڈاکٹر بارکر کہتے ہیں: اپنے والد کا یہ جواب سن کر میں نے یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی مقدس کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ان میں سوائے تضادات اور اختلافات کے کچھ نہ پایا۔ اسلام کے بارے میں تاثر یہ تھا کہ یہ وحشیوں، پاگلوں اور جنونیوں کا مذہب ہے، لہٰذا قرآن کا مطالعہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ 1951ء میں مجھے ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا جہاں میری ملاقات ایک مسلم نوجوان سے ہوئی جو مجھے اپنے گھر لے گیا اس نوجوان کے والد نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ان کی باتوں میں مجھے خلوص، صداقت اور محبت محسوس ہوئی۔ نہایت سادہ اور صاف الفاظ میں انہوں نے مجھے اسلام کے متعلق کچھ بنیادی باتیں بتائیں۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ کچھ مدت کے بعد مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بہار کے جنگلوں میں جانا تھا۔ رخصت کرتے ہوئے نوجوان کے والد نے مجھے چند کتابیں دیں جن میں محمد پکتھال کا انگریزی ترجمہ والا قرآن مجید بھی تھا۔ بہار کے جنگلوں میں تنہائی میسر تھی۔ ماحول بھی قدرت کی دلفریبیوں اور رعنائیوں سے معمور تھا۔ خیال آیا قرآن مجید کا مطالعہ ہی کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا تو سورہ کوثر سامنے آ گئی۔ پڑھنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیر و نشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ الفاظ کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا۔ معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی۔ میں پڑھتا چلا گیا اور یوں محسوس کیا کہ آب حیات کے قطرے مرجھائے ہوئے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔ دل چاہتا کہ قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیمات پر ایمان لے آؤں، لیکن مادہ پرست ماحول میں پرورش پائے ہوئے ذہن کا کبر و غرور، شکوک و شبہات پیدا کر رہا تھا۔ دل اور دماغ میں کشمکش شروع ہو گئی۔ بہار

[1] لمحہ بھر کے لئے قرآن مجید کی آیت کریمہ پر غور فرمائیں ﴿ كَلَّآ إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰٓ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰٓ ﴾ ترجمہ "ہرگز نہیں انسان سرکشی اختیار کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔" (سورہ العلق، آیت 6-7)

سے واپس لکھنو آیا تو آتے ہی مولوی صاحب سے ملا، اپنے شکوک وشبہات پیش کیے۔ مولوی صاحب نے نہایت حکیمانہ اور مدلل انداز میں میرے شکوک وشبہات رفع کیے۔ اب قلب وذہن میں ابدی صداقت کو سینے سے لگا لینے کا بے پناہ جذبہ امڈ آیا تھا آنکھیں بے یقینی کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بے تاب ہوگئیں اور زبان پر بے ساختہ کلمہ شہادت جاری ہوگیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

③ ڈاکٹر غرینیہ فرانس میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور فرانسیسی پارلیمنٹ کے رکن بنے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں: ''میری جوانی سمندری سفر میں گزری۔ سمندر کے نظاروں اور سفروں کا شوق ہی گویا میرا مقصد زندگی تھا۔ اس شوق کے علاوہ میرا دوسرا مشغلہ کتابوں کا مطالعہ تھا۔ یہی ذوق مجھے مطالعہ قرآن تک لے آیا۔ ایک روز میں قرآن مجید کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ نظریں سورہ نور کی ایک آیت پر جم گئیں جس میں گمراہ شخص کی مثال سمندری نظارے کے حوالے سے بیان کی گئی تھی ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا﴾ ترجمہ: ''مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا ہو پھر موج کے اوپر ایک دوسری موج چھائی ہوئی اس کے اوپر بادل ہو اس طرح تاریکی پر تاریکی مسلط ہے (اور اس کی حالت یہ ہے کہ) جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 40) جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور انداز بیان سے بے حد متاثر ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اس کتاب کے مصنف (محمدؐ) ضرور ایسے شخص ہوں گے جن کے دن، رات میری طرح سمندروں میں گزرے ہوں گے لیکن اس کے باوجود مجھے حیرت اس بیان کے مختصر مگر جامع اور بلیغ الفاظ اور اسلوب پر تھی گویا بات کہنے والا خود رات کی تاریکی، بادلوں کے گہرے سائے اور موجوں کے طوفان میں ایک جہاز پر کھڑا ہے اور ڈوبتے شخص کی حالت دیکھ رہا ہے، تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمد عربی ﷺ امی شخص تھے اور انہوں نے زندگی بھر سمندری سفر نہیں کیا۔ اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہوگیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ محمد ﷺ کی آواز نہیں بلکہ اس ہستی کی آواز ہے جس نے سمندروں

سمیت کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ میں نے قرآن مجید کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا۔ اب میرے سامنے مسلمان ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، چنانچہ شرح صدر کے ساتھ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

④ برطانیہ میں پیدا ہونے والے کیٹ سٹیونز جو اسلام قبول کرنے کے بعد یوسف اسلام کے نام سے معروف ہوئے، مشہور موسیقار اور پاپ سنگر تھے۔ قرآن مجید سے ان کا رابطہ اپنے بڑے بھائی ڈیوڈ کے ذریعہ ہوا جو مقامات مقدسہ کی غرض سے بیت المقدس گئے اور واپس آ کر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ خرید کر اپنے بھائی کو تحفہ کے طور پر دیا۔ یوسف اسلام کہتے ہیں ''میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا، جوں جوں آگے بڑھتا گیا مایوسی اور اداسی کا پردہ چاک ہوتا گیا۔ رفتہ رفتہ زندگی کا ایک واضح مفہوم میری سمجھ میں آنے لگا میں جس حقیقت کے حصول کے لئے بھٹک رہا تھا وہ قرآن مجید کے مطالعہ سے حاصل ہو گئی۔ شک کے سارے کانٹے ایک ایک کر کے نکل گئے ۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نظر آئے جن کی صرف ایک ہی تصویر قرآن مجید نے پیش کی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے، نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نظر آئے جنہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا، میں ڈیڑھ سال تک قرآن مجید کو بار بار پڑھتا رہا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں اس قرآن کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور یہ قرآن میرے لئے نازل ہوا ہے۔ میں اب تک کسی مسلمان سے نہیں ملا تھا لیکن مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے یا تو جلد ہی مکمل طور پر ایمان لے آنا ہو گا یا موسیقی کے دھندے میں پھنسا رہنا ہو گا۔ یہ کشمکش کا وقت میرے لئے بڑا کٹھن تھا۔ آخر ایک روز کسی نے میرے سامنے لندن کی نئی مسجد کا ذکر کیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا، میرے قدم خود بخود مسجد کی طرف اٹھنے لگے۔ نماز جمعہ کے بعد میں نے قبول اسلام کا اعلان کیا اور یوں مسلمانوں کی عظیم برداری سے میرا تعلق قائم ہو گیا۔ ❶

⑤ محترمہ پولی این امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی عملی زندگی اختیار کی تو ایک روز کسی مسلمان ہمسائی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کے لئے دیا۔ پولی این نے یہ ''کتاب'' لے کر شیلف پر رکھ دی، کبھی کبھار اسے دیکھ لیتی۔ قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات دیکھ کر

❶ مذکورہ چاروں واقعات ڈاکٹر عبدالغنی فاروق کی مؤقر کتاب ''ہم مسلمان کیوں ہوئے'' سے لئے گئے ہیں۔

پولی این کو قرآن مجید سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ پولی این کہتی ہیں کہ ایک روز میں معمول سے زیادہ کام کر کے تھکی سی تھی۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ سورہ مزمل پڑھ رہی تھی جس کے آخر میں دوبارہ یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے ''جب تم تھکے ہو تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔'' ❶ میں تھکی ہوئی تو تھی ہی۔ خیال آیا کہ اب مجھے بھی آرام کرنا چاہئے اور مزید قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔ خود قرآن بھی تو یہی کہہ رہا ہے۔ میں نے قرآن بند کر دیا مگر بستر پر لیٹے لیٹے خیالات کا تانتا بندھ گیا۔ عجیب کتاب ہے کہ اگر تم تھکے ہوئے ہو تو قرآن اتنا پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ تھکاوٹ کے باوجود میں نیند نہ کر سکی ایک ہلچل سی مچ گئی۔ اب قرآن مجید سے ایک کشش سی پیدا ہوگئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ ایک روز میں نے معمول کے مطابق قرآن اٹھایا۔ سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کی۔ درج ذیل آیات پڑھیں ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○﴾ ترجمہ: ''ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا پھر اس مٹی کے ست کو ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اس سے ایک مخلوق پیدا کر دی پس اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔'' (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 12-14) عجیب و غریب طمانیت کی کیفیت محسوس کی۔ یہ تو وہی بات ہے جو سائنس آج کہہ رہی ہے جبکہ محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ بات بتا دی تھی۔ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے اور دوسری جدید مشینیں تو اس وقت نہیں تھیں، اسی وقت دل نے گواہی دے دی کہ محمد ﷺ کی راہنمائی یقیناً کسی بڑی طاقت (یعنی اللہ تعالیٰ) نے کی ہے۔ چنانچہ شرح صدر کے ساتھ میں نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کا اقرار کیا اور امت مسلمہ میں شامل ہوگئی۔

⑥ محترمہ لیلیٰ پولینڈ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں پھر اپنے خاندان کے ہمراہ کینیڈا منتقل

---

❶ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ ترجمہ: ''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔'' (سورہ المزمل، آیت نمبر 20)

ہوگئیں۔ دوران تعلیم لیلیٰ کی ملاقات ایک مسلمان لبنانی طالب علم سے ہوئی دونوں اپنی ملاقاتوں میں مذہب پر بحث کرتے۔ باعث نزاع بات یہ تھی کہ ''اللہ ایک ہے یا تین؟'' لیلیٰ کہتی ہیں کہ لبنانی طالب علم کا یہ جملہ ''اللہ صرف ایک ہے'' ہر وقت میرے ذہن میں گونجتا رہتا تاہم مجھے پورا یقین تھا کہ ایسی سوچ رکھنے والا پاگل ہے۔ دو تین ماہ اسی ادھیڑ بن میں گزر گئے۔ ایک روز میں اپنے گھر والوں کے ساتھ چرچ گئی تو مجھے پہلی بار چرچ والوں کی یہ بات عجیب سی محسوس ہوئی کہ ''اللہ، اس کا بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک بنتے ہیں۔'' ان الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں سوچنے لگی ''اگر اللہ ایک ہے تو اسکے بیٹے اور روح اللہ کا کیا مطلب ہے؟'' یہ تثلیث کا معاملہ تو عقلی اعتبار سے بالکل ہی ناقابل فہم تھا جبکہ ایک مسلمان لبنانی نوجوان کی بات قابل فہم تھی کہ ''اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔'' اسی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا۔ میرے لئے قرآن مجید کا مطالعہ ایک سرور کن تجربہ تھا۔ رات کو جب سارے لوگ اپنے اپنے بستروں میں دبکے ہوتے تو میں قرآن مجید کا مطالعہ شروع کردیتی۔ اسی دوران میں آنکھیں برستی رہتیں اور میں منہ تکیہ پر رکھ کر روتی رہتی۔ میں بہت خوش تھی اور شکر گزار تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم وعرفان سے نوازا تھا ۔ اب میں زیادہ دیر تاریکی اور جہالت سے سمجھوتہ نہیں کرسکتی تھی۔ کرسمس کا موقع آیا تو مزید ضبط کا یارا نہ رہا۔ میں نے اپنے ایمان کا اعلان کردیا۔ توقع کے مطابق مجھے فوراً گھر سے نکال دیا گیا۔ دل اس خیال سے دکھی تھا کہ گھر والے چھوٹ رہے ہیں، لیکن اس خیال سے ذہن سکون سے معمور ہوگیا کہ میں نے اپنے رب کو پالیا ہے۔

⑦ محترمہ سمیہ امریکہ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں ۔ مائیکرو بیالوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ سمیہ کہتی ہیں کہ عیسائیت میں میرے لئے سب سے زیادہ ناقابل فہم بات عقیدہ تثلیث تھی۔ ایک اللہ وہ جو زمین وآسمان کا خالق اور مالک ہے، دوسرا اللہ وہ جس نے ہمارے گناہ معاف کروانے کے لئے قربانی دی، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور تیسرا اللہ روح القدس! پھر کس خدا کی عبادت کریں اور کس سے مانگیں؟ دوران تعلیم سمیہ کی ایک مسلمان لڑکے سے دوستی ہوئی۔ سمیہ نے اپنے دوست سے اس پریشانی کا اظہار کیا تو اس نے سمیہ کو قرآن مجید مطالعہ کے لئے فراہم کردیا۔ سمیہ کہتی

ہیں قرآن مجید کے مطالعہ نے میری زندگی بدل کر رکھ دی، اسے پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعامات کا ذکر تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ وہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دے گا۔ میں قرآن پڑھتے ہوئے بے اختیار رونے لگی۔ میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا مجھے اپنی حماقتوں، نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پالینے پر مسرت بھی ہوئی۔ قرآن مجید کی سائنسی توجیہات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی۔ قرآن مجید نے سائنس کے ہر شعبہ کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی آج سے چودہ سو سال قبل کر دی تھی جبکہ اس وقت ان اصولوں کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، تب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے اور میں نے قبول اسلام کا فیصلہ کر لیا۔ سلامتی ہو حضرت محمد ﷺ پر کہ ان کی زندگی سارے مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

⑧ محترمہ مریم امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم چند مسلمان طالبات سے دوستی ہوگئی۔ محترمہ مریم اپنے ایمان لانے کا واقعہ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں ایک روز اپنی مسلمان سہیلی کو ملنے اس کے گھر گئی اور ساتھ مٹھائی کا تحفہ بھی لے گئی مگر اس نے مٹھائی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ وہ روزے سے تھی۔ میں نے وہ دن اس کے ساتھ بڑے تعجب سے گزارا کہ مسلمان کس طرح بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں اور پھر معمولات کے کام بھی کرتے ہیں۔ ایک روز میری سہیلی نے مجھے افطار پر مدعو کر لیا حالانکہ میں روزے سے نہیں تھی۔ میرے لئے اسلام کو جاننے کا یہ اچھا موقع تھا۔ میں نے ان کے مزاج و اطوار کو قریب سے دیکھا۔ روزہ رکھنے کا سبب بھی معلوم کیا۔ افطار کے بعد وہ سارے لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ امام صاحب نے جب قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو اسے سنتے ہی میرے دل پر ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوگئی مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ امام صاحب اس روز نماز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کر رہے تھے۔ مجھے تلاوت سن کر بڑا سکون اور اطمینان محسوس ہوا بغیر کسی علم کہ میں کیا سن رہی ہوں، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مجھے حق مل گیا ہے۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا اظہار اپنی مسلمان سہیلی سے کیا تو اس نے مجھے مطالعہ کے لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، کچھ کتابیں اور چند کیسٹیں دیں۔ کچھ دنوں

کے بعد میں اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی۔ ❶

امر واقعہ یہ ہے کہ جو بھی شخص ہدایت کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہدایت ضرور نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ ترجمہ: ''وہ لوگ جو ہماری طرف آنے کے لئے جدو جہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے ضرور دکھاتے ہیں۔'' (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 69)

''قرآن مجید کے فضائل'' پر کتاب لکھنے کے دوران مجھے کم از کم دو صد خوش نصیب نومسلم مرد و خواتین کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس دوران دو باتیں میں نے واضح طور پر محسوس کیں۔

اولاً: ہر شخص کی ہدایت کا سبب کسی نہ کسی طرح قرآن مجید ہی بنا۔

ثانیاً: قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کے بعد جو لوگ شعوری طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ان کی زندگیوں میں ایسا زبردست انقلاب برپا ہوا کہ انہوں نے اپنی بقیہ ساری زندگی دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کردی یا کم از کم ان کے اندر دین اسلام کی کوئی نہ کوئی گرانقدر خدمت سرانجام دینے کی شدید تڑپ پیدا ہوگئی۔

امریکہ کے عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے والی خاتون ''بیکی ہاپکنز'' اسلام لانے کے بعد جس جذبے سے سرشار ہوگئیں اس کا اظہار انہوں نے درج ذیل الفاظ میں کیا:

''اگر میں دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا چلا کر انہیں بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات قرآن سے مل گئے ہیں۔ اب میں جانتی ہوں سچائی کیا ہے۔ دنیا کا ہر شخص اس سچائی کے ملنے پر اگر سو سال تک روزانہ سو بار اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی اس کا حق شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ ❷

قرآن مجید عظیم ہے اور ہمیشہ عظیم رہے گا۔ ہر طرح کی حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے کتاب ہدایت نازل فرمائی اور بے حد و حساب درود و سلام اس ہستی پر جس کے ذریعہ قرآن مجید ہم تک پہنچا اور صلاۃ و سلام ان پاکباز ہستیوں پر، جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور دعوت کے مقدس فریضہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

---

❶ خواتین کے اسلام لانے کے مذکورہ بالا چاروں واقعات دوماہی مجلہ ''تحفۂ نسواں'' لاہور، جون جولائی 2004ء سے لئے گئے ہیں۔

❷ تحفۂ نسواں، نومسلمات نمبر، جون جولائی 2004ء صفحہ نمبر 150

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنا ضروری ہے، لہٰذا جو شخص قرآن مجید سمجھ کر نہیں پڑھتا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں دنیاوی کتب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً قانون یا انجینئرنگ کی کتب جو شخص نہیں سمجھتا اسے ان کتب کو پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اس قسم کی مثالیں دیتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن مجید کا معاملہ دنیا کی دیگر تمام کتب سے مختلف ہے۔ قرآن مجید جہاں کتاب ہدایت ہے وہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ادا کئے ہوئے الفاظ بھی ہیں جنہیں خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہی ترتیب دیا ہے۔ اس لئے ان کو محض ادا کرنا یعنی ان کی تلاوت کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾

ترجمہ: ”بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ (کی نازل کردہ) آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے، بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 164) اس آیت مبارکہ میں قرآن مجید کی تلاوت کو واضح طور پر نبوت کا ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ خود رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی) ظاہر ہے یہ اجرو ثواب ہر اس شخص کے لئے ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے خواہ اس کے مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ تیسری بات یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کے لئے، پہلا مرحلہ تو تلاوت ہی ہے جو شخص تلاوت کرے گا وہی ترجمہ اور تفسیر بھی سمجھے گا اور جسے تلاوت نہیں آتی وہ ترجمہ اور تفسیر کیسے سیکھے گا؟ چوتھی بات یہ کہ تمام لوگوں کا ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر ایک جیسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ ہر شخص کے ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر کا درجہ الگ الگ ہے جو شخص جس درجہ میں قرآن مجید سے استفادہ کرسکتا ہے اسے اسی درجہ میں ہی استفادہ کرنا چاہئے اور اس دوران اگلے مرحلہ کی اپنے اندر استعداد پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے، لہٰذا

یہ بات تو طے ہے کہ جو شخص قرآن مجید کا مفہوم سمجھے بغیر محض تلاوت کرتا ہے وہ بے مقصد یا بے فائدہ ہر گز نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ البتہ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھنے کے لئے مسلسل جدو جہد کرتے رہنا چاہئے۔

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے بعض شوقین حضرات قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے سکھانے کے بجائے اس کے ترجمہ اور تفسیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور روزانہ یا ہفتہ وار قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر پڑھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ [1] ہمارے خیال میں یہ طرز عمل درست نہیں اور اپنے آپ کو قرآن مجید کی خیر و برکت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کا تعلق ہے اس کی اہمیت مسلم ہے۔ سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت ﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ میں یہی بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے فرائض نبوت میں قرآن مجید کا ترجمہ، تفسیر اور تشریح سکھانا بھی شامل تھا تاکہ لوگ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق عمل بھی کریں۔ احادیث مبارکہ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کے جو اتنے زیادہ فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنا، اس میں تدبر کرنا، اس کے مسائل اور احکام کو سمجھنا مطلوب ہے۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والا شخص بلاشبہ اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خیر و برکت حاصل کرتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے والے شخص پر تلاوت قرآن کا جو اثر ہوتا ہے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اس فرق کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اشارہ فرمایا ہے ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ ترجمہ: ”حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔“ (سورۃ فاطر، آیت 28)

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے سلسلہ میں ہم یہاں ایک جلیل القدر صحابی، قادر الکلام شاعر اور اپنے قبیلے کے سردار حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ ایک روز قرآن مجید کی تلاوت سن رہے تھے۔ قاری نے سورہ انبیاء کی

[1] ”نور ہدایت“ کے نام سے کسی نامعلوم ادارے نے مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ عربی متن کے بغیر شائع کیا ہے۔ طابع یا ناشر کا نام پتہ کچھ نہیں لکھا گیا۔

جب یہ آیت تلاوت کی ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتَابًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا بھی ذکر ہے پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے؟ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 10)، تو حضرت احنف رضی اللہ عنہ سن کر چونک اٹھے، کہنے لگے ذرا قرآن مجید تو لاؤ، دیکھوں میرا ذکر اللہ تعالیٰ نے کہاں کیا ہے؟

قرآن مجید کا بغور مطالعہ شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے کچھ لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں ملا "وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں، آخر شب استغفار کرتے ہیں ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔" (سورہ ذاریات، آیت 17-19) پھر کچھ ایسے لوگوں کا ذکر آیا جن کے بارے میں ارشاد مبارک ہے "ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔" (سورہ سجدہ، آیت 16) پڑھتے پڑھتے کچھ اور لوگوں کا تذکرہ آیا جن کی شان یہ بیان کی گئی تھی "وہ لوگ خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کرتے ہیں اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔" (سورہ آل عمران، آیت 134) حضرت احنف رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو پہچانتے تھے، کہنے لگے میرے اللہ میں تو ان لوگوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مزید مطالعہ کیا تو کچھ اور لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں ملا "جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے اور شاعر آدمی کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟" (سورہ صافات، آیت 35-36) ایسے بدنصیب لوگوں کا مزید ذکر ان الفاظ میں پایا "جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔" (سورہ زمر، آیت 45) قرآن مجید کا مطالعہ کرتے کرتے حضرت احنف رضی اللہ عنہ کو کچھ ایسے بدقسمت لوگ بھی ملے جن سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا "تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟" وہ جواب دیں گے "ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں) شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں کیا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔" (سورہ مدثر، آیت 42-46)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ اگرچہ اپنے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے لیکن انہیں یہ

اطمینان ضرور تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں اللہ کے باغیوں اور منکروں میں ان کا شمار نہیں، کہنے لگے "میرے اللہ! ایسے لوگوں سے میری پناہ میں ان لوگوں سے بیزار ہوں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ پھر اپنی تلاش شروع کر دی بالآخر اپنا تذکرہ قرآن مجید کی ان آیتوں میں ڈھونڈ نکالا" کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے، اللہ سے امید ہے کہ ان کے حال پر نظر کرم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑی مغفرت والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (سورہ توبہ، آیت 102) ساتھ ہی کچھ دوسرے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا "اللہ کی رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں، جو گمراہ ہیں۔" (سورہ الحجر، آیت 56) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں پڑھیں تو کہنے لگے بس! بس! میں نے اپنے آپ کو پالیا، مجھے قرآن میں اپنا ذکر بھی مل گیا۔ حمد اور تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھ جیسے گنہگاروں کو فراموش نہیں فرمایا۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے، لیکن جب تک قرآن مجید کو سمجھنے کی استعداد پیدا نہ ہو اس وقت تک تلاوت قرآن سے غفلت برتنا یا اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قرآن مجید شفا ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفاء ارشاد فرمایا ہے:

① ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۝﴾ (57:10)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا آ گئی ہے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

② ﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

"اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ قرآن خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

③ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾(44:41)

''اے محمد! کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔'' (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر44)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اولیٰ شفا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی آیت میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے، لیکن سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حٰم السجدہ کی آیات میں قرآن مجید کو مطلق شفا ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفا ہے۔ بہت سی احادیث بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ روحانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر تو گزشتہ صفحات میں ''قرآن مجید سرتا سر ہدایت ہے'' کے عنوان سے ہو چکا ہے۔ اب ان سطور میں ہم جسمانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر کریں گے۔

اگرچہ بعض اہل علم نے قرآنی آیات کے مفہوم اور ذاتی تجربات کے حوالہ سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کو بے شمار امراض کا علاج بتایا ہے جس کی ہم نہ تردید کرتے ہیں نہ تائید، البتہ ہم یہاں صرف ایسے امراض کا ذکر کریں گے جن کا علاج احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

① دل کے امراض کا علاج: دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا تیز دھڑکنا (اختلاج قلب)، پژمردگی اور اضطراب قلب دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنی چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ''آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے۔'' (سورۃ الرعد، آیت نمبر28) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قرآن مجید پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے۔'' (مسلم) لہٰذا قرآن مجید کی بکثرت تلاوت دل کی تمام بیماریوں کے لئے صحت بخش ہے۔

② زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج: زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی صورت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (بخاری) نیز سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے پر اس جگہ کو نمک ملے پانی سے دھویا اور سورۃ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر اس وقت تک دم فرماتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔ (طبرانی)

③ **جنون ، مرگی اور سایہ وغیرہ:** جنون اور مرگی کی بیماری میں روزانہ صبح وشام تین تین بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔(ابوداؤد)

④ **تمام بیماریوں کا علاج:** تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر دم کرنا بھی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم) نیز صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

⑤ **جانکنی کی تکلیف کا علاج:** مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔رسول اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کرتی رہیں۔(بخاری)

⑥ **نظر بد سے بچنے کا علاج:** نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی بعض دعاؤں کے ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے،لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ ﷺ نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔'' (ترمذی) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''پناہ مانگنے کی دعاؤں میں سے سب سے بہتر دعائیں معوذتین ہیں۔'' (ابوداؤد)

⑦ **شیطانی وساوس سے بچنے کا علاج:** شیطانی خیالات اور وساوس سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ابوداؤد) ② آیۃ الکرسی (بخاری) ③ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [1] یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ④ سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین بار تھوکنا چاہئے۔(ابوداؤد) ⑤ معوذتین

[1] سورۃ المؤمنون، آیت 97-98

(ترمذی) ⑥ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (ابوداود) [1]

⑧ **برے خواب کے شر سے بچنے کا علاج:** اگر برا خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار بائیں جانب تھوکیں اور پھر درج ذیل آیت پڑھیں رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [2] یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیں۔ (مسلم) مذکورہ دعا پڑھنے والا شخص برے خواب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

⑨ **جادو سے شفا:** جادو کرنا اور کرانا اگرچہ کفر ہے لیکن گزشتہ چند برسوں سے یہ وبا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اس کے کفریہ عمل ہونے کی کسی کو پرواہ نہیں رہی۔ گناہوں کی کثرت، باہمی عداوت، حسد، بغض، کینہ اور دشمنی وغیرہ اس کے بنیادی اسباب ہیں۔ جادو کا تعلق شیاطین جنات سے ہوتا ہے، لہٰذا جادو کے اثرات زائل کرنے والی آیات تحریر کرنے سے قبل ہم جنات شیاطین کے بارے میں بعض اہم معلومات اختصار کے ساتھ تحریر کرنا چاہتے ہیں۔

جنات آگ سے پیدا کی گئی لطیف مخلوق ہے جو نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔ انسانوں کی طرح جنات بھی ایمان لانے کے مکلف ہیں، لہٰذا آخرت میں ان کے لئے بھی جزا اور سزا ہے۔ ان میں اہل ایمان بھی ہیں جو بلاوجہ انسانوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ بعض صالح اور نیک جنات، انسانوں سے علم دین حاصل کرتے ہیں اور انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں البتہ ان میں سے جو فاسق اور فاجر جنات ہوتے ہیں وہ انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ان فاسق اور فاجر جنات کو عام زبان میں "شیاطین" کہا جاتا ہے۔ جادوگر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے انہی شیاطین جنات سے کام لیتے ہیں۔

جنات کی رہائش عموماً غیر آباد جگہوں، بے آب و گیاہ میدانوں، صحراؤں، جنگلوں، پہاڑوں میں ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات آبادی میں غلیظ جگہوں مثلاً حمام اور غلاظت کے ڈھیر وغیرہ میں بھی جنات رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ایسے مکان، جہاں اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن، نماز اور مسنون دعاؤں کا اہتمام نہ ہو یا جہاں موسیقی اور گانا بجانا ہو یا جہاں عورتوں کی بے حجاب، عریاں یا نیم عریاں تصاویر

---

[1] سورۃ الحدید، آیت 3

[2] سورۃ المؤمنون، آیت 97-98

وغیرہ ہوں، وہاں بھی شیاطین جن رہائش اختیار کرتے ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے تمام اڈوں پر بھی شیاطین جن قیام پذیر ہوتے ہیں۔ جنات میں انسانوں کی طرح مذکر اور مونث پائے جاتے ہیں۔ انسانوں کی طرح ان کے ہاں بھی بیاہ، شادیاں ہوتی ہیں اور افزائش نسل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانوں کی طرح انہیں بھی موت آتی ہے۔

شیاطین جنات کے بعض مرغوب اعمال اور مرغوب چیزیں یہ ہیں ① کفر وشرک اور اس کے مراکز مثلاً مزار اور خانقاہیں ② موسیقی، ناچ گانا اور اس کے مراکز ③ عورت کا تنہا گھر سے نکلنا ④ غیر محرم مرد اور عورت کا خلوت اختیار کرنا۔ ⑤ غیر محرم مردوں، عورتوں کی مخلوط مجالس۔ یاد رہے کہ جادو کا علاج کرنے والے اہل علم کے نزدیک عورتوں کے کھلے بال، سرخ ہونٹ اور لمبے ناخن شیاطین جنات کے عورتوں کی طرف فوری راغب ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ ⑥ لڑائی اور جھگڑا خصوصاً میاں بیوی کے درمیان ⑦ انسانوں کے اموال میں شرکت کرنا (یعنی حرام مال کمانے اور ناجائز خرچ کرنے کی راہ پر لگانا) ⑧ انسانوں کی اولاد میں شرکت کرنا (یعنی انسانوں کو کفر وشرک اور دیگر فسق و فجور کے کاموں میں مبتلا کرنا) ⑨ انسانوں کے کھانے پینے میں شرکت کرنا (بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے) ⑩ نجاست والی اشیاء مثلاً حیض یا نفاس کا خون اور نجاست والی جگہیں مثلاً حمام ⑪ نومولود کو تکلیف پہنچانا ⑫ حاملہ خواتین کو تکلیف پہنچانا ⑬ میاں بیوی کے جنسی تعلقات میں شرکت کرنا۔ (مسنون دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو بعض غیر معمولی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً تیز رفتاری سے حرکت کرنا، فضا میں (ایک حد تک) بلندی میں پرواز کرنا، مختلف شکلیں بدلنا، انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرنا، انسانی خیالات وافکار پر اثر انداز ہونا یعنی وساوس پیدا کرنا، انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں شیاطین کو بہت زیادہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ فوقیت عطا فرمائی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مقابلہ میں نصرت اور پناہ طلب کر سکتے ہیں۔ نصرت اور پناہ طلب

کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نصرت اور پناہ عطا فرماتے ہیں۔

جادو کا اثر زائل کرنا دراصل شیطان جن کو مغلوب کرنا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور پناہ کے بغیر ممکن نہیں، لہٰذا جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے درج ذیل قرآنی سورتیں اور آیات پڑھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نصرت اور پناہ طلب کرنی چاہئے:[1]

① تعوذ، (ابوداؤد)

② بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

③ سورہ الفاتحہ (ابوداؤد)

④ سورہ البقرہ (مسلم، ترمذی)

⑤ سورہ البقرہ کی آخری دو آیات (بخاری)

⑥ آیۃ الکرسی (بخاری)

⑦ سورہ الاخلاص (ابوداؤد، نسائی)

⑧ سورہ الفلق، سورہ الناس (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی)

قارئین کرام! ہمارا ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے مذکورہ سورتوں اور آیات کے جو فضائل اور فوائد بتائے ہیں وہ اتنے ہی یقینی ہیں جتنی کہ ہماری موت یقینی ہے۔ ادویات سے بیماریوں کا علاج تو محض ایک جائز وسیلہ ہے اصل بات تو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ اس بات کا مشاہدہ ہر آدمی کرتا ہے کہ ایک دوا سے مریض کو صحت حاصل ہوتی ہے لیکن دوسری بار وہی دوا اسی مرض اور اسی مریض کے لئے بے اثر ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا امر ہوتا ہے وہ دوا شفا دیتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا امر نہیں ہوتا تو شفاء حاصل نہیں ہوتی، لہٰذا بنیادی بات تو یہ ایمان ہے کہ ﴿إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝﴾ ترجمہ: ''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 80)

آج ہر گھر کے ہر فرد کی سب سے بڑی بیماری ذہنی پریشانی، بے قراری، اضطراب اور ڈپریشن ہے۔

[1] قرآنی سورتوں اور آیات کے علاوہ شیاطین کے شر و فتن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم السنۃ، کتاب الدعا...... ''پناہ مانگنے کی دعائیں''

بعض لوگ اس کا علاج خواب آور گولیوں میں تلاش کرتے ہیں، بعض لوگ موسیقی اور گانے بجانے میں تلاش کرتے ہیں، بعض شراب و شباب میں اس کا علاج تلاش کرتے ہیں حالانکہ یہ مرض ایسا ہے جس کا علاج دنیا کے کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں...... سکون قلب...... وہ نعمت ہے جو صرف آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اس کے نزول کا سبب صرف قرآن مجید ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ پُرسکون اور قناعت کی زندگی وہ بوریہ نشین اور فاقہ کش لوگ بسر کرتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیاوی آرام وآسائش قربان کرکے اللہ کے دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں؟ پس جو لوگ دنیا میں اطمینان، سکون، قناعت، آسودگی، خوشحالی اور حقیقی مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت، سماعت، تعلیم اور تدریس کا ماحول پیدا کریں۔ والدین خود صبح اٹھ کر نماز فجر ادا کریں اور پھر باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، گھر میں اچھے قراء کی کیسٹیں باقاعدگی سے روزانہ کسی نہ کسی وقت لگا کر خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کا تعلق جتنا گہرا ہوتا جائے گا، اسی قدر آپ قلبی اور ذہنی سکون محسوس کرنے لگیں گے۔ غیر محسوس طریقے سے دیگر روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بھی آپ کو شفا حاصل ہوتی چلی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید سرتاسر رحمت ہے:

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر رحمت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”اور یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔“ (سورہ النمل، آیت نمبر 77)

ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”قرآن مجید ہدایت اور رحمت ہے، نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 3)

ہر انسان اس دنیا میں باعزت، مطمئن اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی ہر انسان عذاب سے بچنے اور آرام کی نیند سونے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ برزخ کے بعد قیامت کے روز جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے بھی ہر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ دنیا، برزخ اور آخرت تینوں جگہ ہم عزت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ وہ رحمت جس کے ہم قدم قدم پر محتاج ہیں، اسی قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ آیئے لمحہ بھر کے لئے غور کریں کہ قرآن مجید کس طرح دنیا، برزخ اور آخرت میں ہمارے لئے باعث رحمت ہے۔

ا۔ **دنیاوی زندگی** : گزشتہ صفحات میں ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ قرآن مجید انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ قرآن مجید کا ہدایت ہونا بھی رحمت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید شفا ہے اور قرآن مجید کا شفا ہونا بھی رحمت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اہل ایمان کے لئے دنیاوی زندگی میں کس طرح باعث رحمت ثابت ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **گمراہیوں سے حفاظت**: جو شخص قرآن مجید کی تعلیمات پر مضبوطی سے جما رہے گا وہ ہر دور میں گمراہیوں سے محفوظ رہے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا نہ (آخرت میں) نامراد ہوگا۔ (سورہ طٰہٰ، آیت 123) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں، اسے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ ہو گے نہ ہلاک ہو گے۔'' (طبرانی)

② **زندگی کے فتنوں سے حفاظت**: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔'' (مسلم) یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔'' (مسلم) سورہ کہف کی آیات اگر اس عظیم فتنہ سے محفوظ رکھیں گی تو امید کرنی چاہئے کہ اس سے کم درجہ کے دیگر سارے فتنوں سے بدرجہ اولیٰ محفوظ رکھیں گی۔ ان شاء اللہ!

③ **آفات سماوی سے حفاظت**: آفات سماوی، آندھی، طوفان، بیماریاں، زلزلے، سیلاب، قحط سالی، خسف (آبادیوں کا زمین میں دھنس جانا) مسخ (شکلیں بدلنا) سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر

میں تھے۔ اچانک ہمیں زبردست تاریکی اور آندھی نے آلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگنی شروع کردی اور فرمایا ''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورت نہیں۔'' (ابوداؤد)

④ **ناگھانی مصائب سے حفاظت**: میدان جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے ''سی'' کی آواز نکلی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم ﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾ پڑھ لیتے تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے۔'' (نسائی)

⑤ **رزق کی فراوانی**: ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اگر انہوں نے توراۃ، انجیل اور ان کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی، کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 66)

⑥ **سیاسی عروج اور غلبہ**: قرآن مجید کے احکام پر پابندی کرنے اور اس کی تعلیمات کی پابندی کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ سیاسی غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑦ **رات کے شرور وفتن اور خطرات سے تحفظ**: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص رات کو سونے سے قبل آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔'' (بخاری) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو شخص سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اس کے لئے ہر تکلیف، شر اور خطرے سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔'' (بخاری)

⑧ **حاجات کا پورا ہونا**: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔'' (مسلم) نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم)

⑨ **خیر و برکت کا حصول**: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس کا پڑھنا

باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔" (مسلم) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾ ترجمہ: "اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم لوگ رحم کیے جاؤ۔" (سورہ انعام، آیت 155)

⑩ **مصائب و آلام اور رنج و غم سے نجات:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج وغم سے محفوظ رہے گا۔" (ابوداود) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص اللہ تعالیٰ سے (تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کے ذریعہ) قرآن مجید کو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنانے، نیز رنج وغم دور کرنے کی درخواست کرے گا اللہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون عطا فرمائیں گے اور اس کے رنج وغم بھی دور فرما دیں گے۔" (مسند احمد)

غور فرمایئے! قرآن مجید کی عمومی تلاوت اور چند مخصوص سورتوں یا آیات کا اہتمام انسان کو کتنے مصائب و آلام، ہموم وغموم اور شرور وفتن سے محفوظ کر کے دنیا میں عزت و آرام اور خیر و برکت کی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید دنیا کے شرور وفتن اور مصائب و آلام سے محفوظ ترین پناہ گاہ ہے۔ کشمکش خیر وشر میں مضبوط ترین ڈھال ہے۔ زندگی کے تپتے صحرا میں ٹھنڈا اور گھنا سایہ ہے جو اسے اپنائے گا سرتاسر رحمت پائے گا اور جو اسے ترک کرے گا یقیناً محروم رحمت ہوگا۔

(ب) **برزخی زندگی:** برزخی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اتنا ہی محتاج ہے جتنا اس دنیا میں بلکہ اس کی نسبت کہیں زیادہ محتاج ہے وہاں بھی یہ رحمت قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جب میت کی قبر میں تدفین کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے "منکر نکیر" آتے ہیں اور وہ درج ذیل تین سوال پوچھتے ہیں:

① ((مَنْ رَّبُّكَ ؟)) یعنی تیرا رب کون ہے؟

② ((مَنْ نَبِيُّكَ ؟)) یعنی تیرا نبی کون ہے؟

③ ((مَا دِيْنُكَ ؟)) یعنی تیرا دین کون سا ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((رَبِّیَ اللّٰہِ)) یعنی میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ)) یعنی محمد ﷺ رسول اللہ، میرے نبی ہیں۔ تیسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((دِیْنِیَ الْاِسْلَامِ)) یعنی میرا دین اسلام ہے۔

تینوں سوالوں کے جواب دینے کے بعد فرشتے مومن آدمی سے پوچھتے ہیں ((وَ مَا یُدْرِیْکَ؟)) یعنی "تجھے ان سوالوں کا جواب کیسے معلوم ہوا؟" مومن آدمی کہتا ہے ((قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ)) یعنی "میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔" (احمد، ابوداؤد)

پس قبر میں منکر نکیر کے سوالوں میں کامیابی صرف اسی کو حاصل ہوگی جو قرآن مجید پر ایمان لایا اسے پڑھا، سمجھا اور اس پر عمل کیا اور یوں قرآن مجید برزخ میں بھی اہل ایمان کے لئے رحمت ثابت ہوگا۔ لحہ بھر کے لئے تصور کیجئے جب مومن آدمی فرشتوں کے جواب میں یہ کہے گا "میں قرآن مجید پر ایمان لایا، اس کی تصدیق کی اور اس کی تلاوت کی" تو قبر میں اس کی مسرت اور خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

اگر مومن آدمی سے دنیا میں کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہوگا جس پر قبر میں عذاب ہوسکتا ہے تو اس کے لئے بھی قرآن مجید پر ایمان، قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل باعث رحمت ثابت ہوگا اور قرآن مجید عذاب کے فرشتوں کے سامنے رکاوٹ بن جائے گا۔ سورہ ملک کے بارے میں تو آپ ﷺ کا خاص طور پر ارشاد مبارک ہے کہ "یہ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔" (حاکم) اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ "تلاوت قرآن مومن آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل ہے۔" ارشاد نبوی ﷺ ہے "آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور ہٹا دیتی ہے۔ جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ، خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔" (طبرانی) اور یوں برزخ میں بھی قرآن مجید مومن آدمی کے لئے بہت بڑی رحمت ثابت ہوتا ہے۔

(ج) **اخروی زندگی**: دنیاوی اور برزخی زندگی کی طرح اخروی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ میدان حشر ہو یا

میزان، صراط ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ بن کر آئے گا۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(1) **مغفرت کے لئے سفارش:** رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔" (احمد) اپنی امت کی مغفرت کروانے کے سلسلے میں آپ ﷺ نے بعض سورتوں کا خاص طور پر تذکرہ بھی فرمایا ہے۔ جیسے سورۃ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے "سورۃ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسلسل) استغفار کرتی رہتی ہے حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) سورۃ البقرۃ اور آل عمران کے بارے میں آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا "یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔" (مسلم) قرآن مجید اور دیگر سورتوں کا اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنا یا جھگڑنا اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر سے ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ یقیناً قبول فرمائے گے۔ فسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

(2) **قاری کے لئے قرآن مجید کے تین مطالبات:** قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت اور بخشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل تین باتوں کا مطالبہ کرے گا۔ (1) یا اللہ اسے (عزت کا) لباس عطا فرما۔ چنانچہ قرآن مجید کی سفارش پر قاری کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ (2) قرآن مجید دوبارہ قاری کے لئے یہی درخواست کرے گا، چنانچہ دوسری مرتبہ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا (3) قاری کے لئے قرآن مجید تیسرا مطالبہ یہ کرے گا "یا اللہ! اس سے راضی ہو جا" (ترمذی) اور قرآن مجید کا یہ مطالبہ بھی قبول کیا جائے گا۔

(3) **معزز فرشتوں کی رفاقت:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا قاری (قیامت کے روز) نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔" (مسلم)

(4) **بلند درجات:** جنت میں قاری کے درجہ کا تعین اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا اور درجات چڑھتا جا تیرا مقام وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔" (ترمذی)

(5) **والدین کی تکریم:** قاری کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے روز

علومِ سائنس سے عام آدمی کی دلچسپی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جدید سائنس کے حوالے سے قرآنی آیات کی تفسیر اور تشریح پر اب بہت سے کتب بھی تحریر کی جا چکی ہیں۔ قرآن مجید اور جدید سائنس پر اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ہم علم وحی اور علم سائنس کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان دونوں علوم کے سرچشمے الگ الگ ہیں۔ ان کے مقاصد اور اہداف بھی الگ الگ ہیں اور ان علوم سے مستفید ہونے کے بعد ذہنوں پر مرتب ہونے والے اثرات اور نتائج بھی الگ الگ ہیں۔ دونوں علوم کا باہمی تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	علم وحی	علم سائنس
1	علم وحی کا سرچشمہ علیم وخبیر ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں۔	علم سائنس کا سرچشمہ ناقص اور محدود انسانی عقل ہے۔
2	علم وحی ایمان بالغیب کا متقاضی ہے۔	علم سائنس ایمان بالاسباب کا متقاضی ہے۔
3	علم وحی قطعی اور یقینی علم ہے۔	علم سائنس ظنی اور غیر یقینی علم ہے۔
4	علم وحی کامل علم ہے۔	علم سائنس نامکمل اور ناقص علم ہے۔
5	علم وحی کے بیان کردہ قوانین اور حقائق قیامت تک کے لئے غیر متبدل ہیں۔	علم سائنس کے قوانین میں رد و بدل کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے۔
6	علم وحی مادی اور روحانی ترقی دونوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔	علم سائنس صرف مادی ترقی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔
7	علم وحی اللہ کی معرفت اور قربت پیدا کرتا ہے۔	علم سائنس کبھی اللہ کی معرفت اور کبھی اللہ سے دوری یا انکار کا باعث بنتا ہے۔
8	علم وحی دنیاوی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو اہم قرار دیتا ہے۔	علم سائنس کی تمام تر توجہ دنیاوی زندگی پر ہے جس میں آخرت کا کوئی تصور نہیں۔
9	علم وحی کے قوانین عقل کے مطابق بھی ہیں اور عقل سے ماوراء بھی۔	علم سائنس کے تمام قوانین عقل کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔

10	علم وحی ایمان اور یقین میں اضافہ کرتا ہے۔	علم سائنس ضعف ایمان اور عقل پرستی میں اضافہ کرتا ہے۔

جدول کو ایک نظر دیکھنے سے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ نظریاتی طور پر علم وحی اور علم سائنس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم وحی خالص ایمان بالغیب کا تقاضا کرتا ہے جبکہ علم سائنس خالص عالم اسباب کا نام ہے۔ تاہم قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ اس میں جو ابدی حقائق بیان کئے گئے ہیں صدیوں کی طویل تحقیق کے بعد آج سائنس بھی ان کی تائید کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں

① انسان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ﴾ ترجمہ: "اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں کے اندر ایک کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔" (سورۃ الزمر، آیت 6) آیت کریمہ میں بیان کئے گئے تین پردوں سے مراد ماں کا پیٹ، رحم اور وہ جھلی ہے جس میں بچہ محفوظ رہتا ہے۔ جدید سائنس نے تحقیق کے اس عمل کی تصدیق کی ہے۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ﴾ ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں۔" (سورۃ یٰسین، آیت 36) سائنس نے تحقیق کے بعد نہ صرف نباتات میں نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے بلکہ بعض دوسری اشیاء میں بھی نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ مثلاً ایٹم میں پروٹون (مثبت چارج) اور الیکٹرون (نیوٹرل یعنی جس پر کوئی چارج نہیں ہوتا) کا وجود۔

③ سورۃ الحجر میں ارشاد مبارک ہے ﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ﴾ ترجمہ: "اور ہم نے بوجھل کرنے والی ہواؤں کو بھیجا پھر آسمان سے پانی برسایا اور اسی پانی سے ہم تم کو سیراب کرتے ہیں۔ اس پانی کو (زمین میں) ذخیرہ کرنے والے بھی تم نہیں۔" (بلکہ ہم ہیں۔) (سورۃ الحجر، آیت 22)

نے جتنا کی انسان کا آسمان پر چڑھنا مشکل ہے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قرآن حکیم نے خلائی تسخیر کے لئے انسان میں تحریک پیدا کی۔ اس آیت میں آسمان کی طرف چڑھنے کی طرف اشارہ ہے جسے ہمارے قدیم مفسرین نے نظر انداز کیا تھا کہ سائنس نے ہمیں واضح کیا۔ خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس وقت جو ناقابل یقین حد تک پیش رفت ہوئی ہے اسے بھی قرآن حکیم نے نہایت خوبصورتی سے واضح کر دیا تھا۔" ❶

یہ تفسیر کسی ایسے آدمی کے لئے تو قابل قبول ہو سکتی ہے جو قرآن مجید کو سائنس سمیت دیگر تمام علوم کا منبع سمجھتا ہو، لیکن جو شخص قرآن مجید کو بنی نوع انسان کے لئے منزل من اللہ کتاب ہدایت سمجھتا ہے وہ اس قسم کی مضحکہ خیز اور سیاق و سباق سے بے ربط تفسیر کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟

(4) سورہ الرحمن کی آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○﴾ ترجمہ "اے گروہ جن و انس! اگر تم زمین و آسمان کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔" آیت کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جن و انس کو اپنی گرفت سے ڈرا رہے ہیں اور ساتھ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں تم اللہ تعالیٰ سے بچ کر فرار نہیں ہو سکتے اور اگر کسی کے جی میں ایسا گھمنڈ ہے تو وہ پورا کر دیکھے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں "اے گروہ جن و انس تم دونوں زمین کی حدود سے نہیں نکل سکتے پھر یہ بھی فرمایا کہ تم نکل سکتے ہو مگر سلطان کے ذریعے۔ راقم الحروف کی ناچیز دانست میں یہاں "سلطان" سے مراد خلائی ٹیکنالوجی ہے جو کہ موجودہ دور میں "راکٹ" ہی ہو سکتا ہے جس کی مدد سے انسان زمین سے نکل کر چاند کی حدود میں داخل ہوا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلا کی تسخیر کی نوید سنائی تھی۔ افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اس پر توجہ نہ دی اور مغربی اقوام نے خلائی تسخیر کر کے مسلمانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔" ❷

---

❶ [illegible] ص 204
❷ [illegible] ص 207

پریشانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ سائنس دانوں اور عقل پرستوں کے لئے فرشتوں اور جنات کا وجود ہمیشہ سے ہی ایک لاینحل مسئلہ رہا ہے۔ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف بھی بہت ساری عملی مجبوریوں سے گزرنے کے بعد فرماتے ہیں "جنات اور فرشتوں کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا مزید انتظار کرنا ہوگا۔" 0

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فرشتوں اور جنات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کافی نہیں سائنس کا فتویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور جب تک سائنس اس قسم کا کوئی فتویٰ دینے کے قابل نہیں ہوتی تب تک اپنے دین اور ایمان سے فارغ ہو کر بیٹھئے؟

جب قرآن مجید کو سائنس کی کتاب سمجھ کر پڑھا جائے گا اور اس کی آیات کی تشریح سائنس کے قوانین اور اصولوں کی روشنی میں کی جائے گی تو اس کا نتیجہ سراسر گمراہی ہوگا۔

علاوہ ازیں آزادانہ طور پر سائنس کا مطالعہ مومن آدمی کے لئے اس اعتبار سے بھی باعث ہلاکت ہے کہ مومن آدمی کی زندگی کے بیشتر معاملات مادی اسباب کی بجائے ایمان بالغیب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ علم سائنس کا تمام تر انحصار اسباب پر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائنس کا طالب علم عملی زندگی میں ہمیشہ اسباب کی دنیا میں چکر لگاتا رہتا ہے اور مسبب الاسباب سے بالکل غافل رہتا ہے۔ سمندری طوفان (سونامی) آتا ہے تو علم سائنس یہ بتاتا ہے کہ ارضی سسٹم کے ناقص ہونے کی وجہ سے تباہی ہوئی ہے اگر یہ سسٹم ٹھیک ہوتا تو تباہی نہ آتی، بیماریاں پھیلتی ہیں تو علم سائنس فوراً یہ سوچ پیدا کر دیتا ہے کہ فلاں وائرس پھیلا ہے اگر یہ نہ پھیلتا تو بیماری نہ پھیلتی، مکانات گرتے ہیں تو علم سائنس انسان کی توجہ فوراً اس طرف مبذول کراتا ہے کہ ناقص تعمیر کی وجہ سے مکانات گرے ہیں اگر تعمیر ناقص نہ ہوتی تو نقصان نہ ہوتا، گویا علم سائنس کی رو سے مصائب و آلام کی اصل وجہ انسانوں کی ناقص منصوبہ بندی یا ناقص کارکردگی ہے اور اس کا علاج منصوبہ بندی یا کارکردگی کو بہتر بنانا ہے جبکہ علم وحی ایسے مواقع پر ہمیں اس قانون الٰہی سے خبردار کرتا ہے ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ ترجمہ: (لوگوں کی نافرمانیوں کے باعث) آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم (اس دنیا میں کسی نہ کسی) چھوٹے عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے تاکہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔ (سورہ السجدہ، آیت 21) گویا علم وحی کی رو سے مصائب و آلام کی اصل

0 [illegible]

ہدایت پر قائم رہنے کا حل یہی ہے اور اس کا حل اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر دکھ اور مصیبت کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، لیکن تمام اسباب اللہ سبحانہ خود ہی کے امر اور حکم کے محتاج ہیں لہٰذا ہم کو انسان کو اسباب سے پہلے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ علم سائنس انسان کو مسبب الاسباب سے غافل کر کے اسباب کی دنیا میں الجھائے رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے دنیا میں بھی انسان کو چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سائنس کی تعلیم ہمیں اپنے بچوں کو ضرور دلوانی چاہئے ہم اس کے خلاف نہیں لیکن والدین پر واجب ہے کہ ہم سائنس پڑھانے سے پہلے یا کم از کم اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث کی اتنی تعلیم ضرور دلوائیں کہ علم وحی پر ان کا ایمان اس قدر راسخ ہو جائے کہ دنیا کا کوئی دوسرا علم ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے اور وہ مرتے دم تک اپنے رب کے ساتھ کئے ہوئے اس عہد پر قائم رہیں۔ ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور رسول کی پیروی کی ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجئے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت 53)

قرآن مجید سے دوری کے بعض اسباب:

انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید ہی سب سے بڑا ذریعہ ہے اس لئے انسان کے ازلی دشمن شیطان نے اسے قرآن مجید سے دور رکھنے کے لئے بے شمار کاوشیں شروع کر رکھی ہیں اور ان کے لئے بڑے خوبصورت اور خوشنما وسائل بھی مہیا کر رکھے ہیں۔ گو چاہنے اسباب تو بے شمار ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اجتماعی اسباب کے علاوہ ہر فرد کے لئے بعض انفرادی اسباب بھی ہوں تاہم یہاں ہم بعض اہم اسباب کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بعض اوقات انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مریض محسوس نہیں کرتا اور مرض کا احساس اسے اس وقت ہوتا ہے جب مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے دوری کے اسباب کی نشاندہی کا مقصد یہی ہے کہ اگر کوئی شخص غیر محسوس طریقے سے یا لاشعوری طور پر ان امراض میں مبتلا ہے یا ان میں سے کسی ایک مرض میں مبتلا ہے تو وہ مرض کے لاعلاج ہونے سے پہلے پہلے

اس پر توجہ دے سکے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید سے دوری کے اہم اسباب درج ذیل ہیں

① **فضائل قرآن سے لاعلمی**

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری برکتیں اور بھلائیاں سمیٹ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں ہماری جھولی میں ڈال دی ہیں۔ قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کے لئے باعث سکینت، باعث رحمت، باعث ہدایت، باعث شفا ہے۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مہیا کرنے والا ہے۔ زمینی اور آسمانی آفات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔ انسانی زندگی کی کون سی حاجت اور مشکل ایسی ہے جس کا حل قرآن مجید نے پیش نہ کیا ہو، کون سا درد ایسا ہے جس کا درماں نہ بتایا ہو، کون سا روگ ایسا ہے جس کا علاج نہ بتایا ہو، کون سا سوال ایسا ہے جس کا جواب نہ دیا ہو؟ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث رحمت اور باعث نجات ہوگا۔ برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث شفاعت، بلندی درجات اور باعث عزوافتخار ہوگا۔ انسان اپنی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے پہلے قدم قدم پر جتنا قرآن مجید کا محتاج ہے اتنا کسی دوسری چیز کا محتاج نہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی کم وبیش نوے فیصد اکثریت قرآن مجید کے فضائل سے ناآشنا ہے۔ عوام الناس کے ذہنوں میں قرآن مجید کا تصور بس اس حد تک ہے کہ یہ ہماری مقدس کتاب ہے جسے چھونے سے قبل وضو کرنا واجب ہے، پکڑتے ہی اسے چومنا اور آنکھوں سے لگانا ضروری ہے، گھر کے خوبصورت جزدان میں خوشبو لگا کر کسی اونچی جگہ رکھنا لازمی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کو ہدیہ دینا، گھر سے رخصت کرتے ہوئے بیٹیوں کو اس کے سایہ سے گزارنا، لڑائی جھگڑے کے موقع پر قسم اور گواہی کے لئے استعمال کرنا، جنات دور کرنے کے لئے اس کی سورتوں کا عمل کرنا، حصول شفا کے لئے اس کے تعویذ بنانا، ضرورت پڑنے پر اس سے فال نکالنا، ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرنا ہی اس کے اصل مقاصد ہیں جن کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت اور مزاج میں یہ بات رکھی ہے کہ جس چیز کی وہ قدر وقیمت جانتا ہے اس کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ ایک ان پڑھ کاشتکار جانتا ہے کہ بہترین فصل

اس کے بہترین مستقبل کی ضامن ہے۔ لہٰذا وہ شدید سردی کی راتوں میں اٹھ کر اپنے کھیتوں میں کام کرتا ہے گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنی جان ہلکان کرتا ہے۔ اسی طرح تاجر کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے حاصل ہونے والا نفع اس کے لئے کتنی قدر و قیمت رکھتا ہے لہٰذا وہ دوران مستقل بیدار رہ کر جو وہ چاہتے اپنی تجارت کی نذر کر دیتا ہے۔ طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری کی ڈگری کی یہ قدر و قیمت ہے اس لئے ہر ذہین طالب علم ڈاکٹر یا انجینئر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض اوقات والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود یا وسائل کی کمی کے باوجود سمجھدار طلباء محنت مزدوری کر کے بھی ڈگری حاصل کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ کاشتکار، صنعتکار، تاجر اور طالب علم اپنے اپنے کام میں اپنی جان اس لئے کھپا دیتے ہیں کہ اس کام سے حاصل ہونے والے نتائج اور فوائد سے وہ پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں۔ قرآن مجید سے ہماری غفلت اور بے پرواہی کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم اس کی تلاوت، تحفیظ، تعلیم اور تدریس کے فوائد اور فضائل سے آگاہ نہیں۔ قرآن مجید سے ہمارا معاملہ اس آدمی جیسا ہے جو ہیروں اور جواہرات کی تلاش میں ساری دنیا کی خاک چھانتا پھرے، حالانکہ ہیرے اور جواہرات کا خزانہ اس کے اپنے گھر میں موجود ہو۔

کاش ہم یہ جان سکیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرما کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ کاش ہم جان سکیں کہ قرآن مجید سے غفلت برت کر ہم اپنے آپ پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں۔ جو لوگ آج اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی نہیں اتاریں گے یقیناً وہ قیامت کے روز حسرت و یاس سے اپنے ہاتھوں کو کاٹتے ہوئے کہیں گے ﴿سبحان ربنا انا کنا ظالمین﴾ ترجمہ: ”پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے۔“ (سورۃ القلم، آیت 29)

② والدین کی عدم توجہی

پیدائش کے وقت بچے کا ذہن ایک سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے والدین اس پر جو نقش و نگار بناتے ہیں اس کے اثرات عمر بھر بچے کے ذہن پر موجود رہتے ہیں کہا جاتا ہے ”العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر“ یعنی بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر پر نشان کی مانند ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے

④ فیشن پرستی

ٹی وی پر آنے والے لوگ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لئے نت نئے فیشن اختیار کرتے ہیں اور وہی رنگ ڈھنگ ساتھ ساتھ ناظرین بھی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور یوں اسلامی اقدار ملیامیٹ ہو رہی ہیں اور جاہلانہ اقدار معاشرے پر چھاتی چلی جا رہی ہیں۔ ٹی وی پر آنے سے پہلے کسی بھی خاتون کا حجاب کے بغیر گھر سے نکلنا سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ٹی وی آنے کے بعد پہلے حجاب ختم ہوا پھر سر سے چادر غائب ہوئی، پھر سر سے دوپٹہ گیا پھر دوپٹے سے بنی ہوئی رسی گلے سے غائب ہوئی پھر نصف آستین والی قمیصوں کا رواج ہوا اب بغیر آستین کے قمیصوں کا رواج عام ہے۔ فیشن پرستی کے دیوانی بازو، سینہ، پیٹ والی چھوٹی شرٹ اب گلی گلی، محلہ محلہ میں موجود ہیں حالانکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والی اور خود بہکنے والی ایسی عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گی۔" (مسلم)

⑤ حیا سوزی

بالغ اور نابالغ اولاد کا اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی پر بے ہودہ مرد و زن کا آزادانہ میل جول دیکھنا، عشق و محبت پر مبنی ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، شہوانی جذبات کو بھڑکانے والے نیم عریاں مرد و زن کے نیم عریاں اور اخلاق سوز مناظر دیکھنا بچوں میں موجود طبعی شرم و حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ ٹی وی سے پہلے لڑکیاں تو کیا لڑکوں کو بھی اپنے رشتہ مناکحت کے سلسلے میں والدین کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی لیکن ٹی وی آنے کے بعد اب لڑکیاں بھی کھلے عام والدین کے سامنے بے تکلف اظہار کرتی ہیں کہ میں فلاں سے نہیں فلاں سے شادی کروں گی۔ اگر والدین بھی "ذرا سختی" کا راستہ اختیار کرنے کی غلطی کر بیٹھیں تو بیٹیاں اپنے آشنا کے ساتھ فرار ہو کر عدالتوں سے نکاح کی ڈگری حاصل کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتیں۔

ظاہر ہے جب بالغ بیٹیاں اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر "تکلف برطرف ہم تو سرِ بازار ناچیں گے" کی تعلیم پر عمل کریں گی تو پھر انہیں رشتہ مناکحت میں اپنی مرضی پوری کرنے سے روکنے کی جرأت کون کرے گا؟

کھیت، مویشی، بھیڑ بکریاں، گائے، اونٹ اور پرندے وغیرہ۔ غور فرمایئے! دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل انسان ایسا بھی ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے تو کبھی زمین و آسمان نہیں دیکھے یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے یا بھیڑ بکریاں اور گائے، اونٹ نہیں دیکھے یا دودھ اور شہد سے ناواقف ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ جائیے کہیں بھی آپ کو کوئی ایک آیت ایسی نہیں ملے گی جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہو اور وہ عام آدمی کی عقل اور فہم سے بالا ہو۔ نزول قرآن کے وقت کفار مکہ نے بے شمار اعتراضات کئے لیکن یہ اعتراض کبھی نہ کر سکے کہ یہ کتاب ہماری سمجھ سے بالاتر ہے یا اسے تو صرف ہمارے خاص پڑھے لکھے لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد بالکل برحق اور سچ ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ ترجمہ: ''ہم نے اس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان بنا دیا ہے پھر ہے کوئی جو اس پر غور کرے؟'' (سورہ قمر، آیت نمبر 17) دراصل قرآن مجید کے مشکل ہونے کا پروپیگنڈہ صرف دین خانقاہی کے علمبرداروں نے کر رکھا ہے جن کے ''دین'' کی ساری تعلیمات قرآنی تعلیمات کے برعکس ہیں۔

بزرگوں کے فوت ہونے کے بعد قبر میں ان کے زندہ ہونے کا عقیدہ، اپنے مریدوں کی دعا اور پکار سننے کا عقیدہ اور انہیں فیض پہنچانے کا عقیدہ، ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کا عقیدہ، مشکلات اور مصائب میں ان کی مدد کرنے کا عقیدہ، اللہ کے ہاں سفارش کرنے اور اپنے مریدوں کو بخشوانے کا عقیدہ، بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے ان کے مزاروں سے خاک شفاء حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، ان کے نام کی نذریں نیازیں دینا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو بوسہ دینا، قبروں کے آگے جھکنا اور سجدے کرنا، قبروں کو غسل دینا اور ان کے ایصال ثواب کے لئے برسیاں منانا، عرس لگانا، میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کرنا، مردوں کے لئے رسم قل، رسم سوئم، ساتواں، دسواں وغیرہ منانا، قرآن خوانی کرنا، سید عبدالقادر جیلانی ؒ کے نام کی گیارھویں دینا، یہ تمام افعال ایسے ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے دین خانقاہی کے علمبردار قرآن مجید کو ایک مشکل کتاب کہہ کر لوگوں کو اس کی تعلیمات سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ نظام خانقاہی کے علمبردار خوب جانتے ہیں کہ جیسے جیسے قرآن مجید کی تعلیمات عام ہوں گی دین خانقاہی کا سارا کاروبار اپنے آپ زمین بوس ہوتا نظر آئے گا۔

آخر میں ہم یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض مقامات واقعی تشریح طلب ہیں لیکن کسی کتاب میں مشکل مقامات آنے کی وجہ سے اس کتاب کو سرے سے ہاتھ ہی نہ لگانے کا طرزِ عمل کیا معقول ہو سکتا ہے؟ اگر کسی طالب علم کو فزکس یا کیمسٹری کے بعض فارمولے سمجھ میں نہ آئیں تو کیا اسے فزکس یا کیمسٹری پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے یا یہ فارمولے کسی اچھے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے؟ ہر ہوشمند آدمی یہی جواب دے گا کہ اسے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اسی طرح اگر قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا حکم سمجھ میں نہ آئے تو اسے کسی عالم دین سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ محض مشکل کتاب کے بہانے قرآن مجید کو زندگی بھر ہاتھ ہی نہ لگانا یا اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرنا تو محض شیطانی فریب ہے اگر کوئی شخص خدانخواستہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو اسے فوراً اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کا راستہ یقیناً آسان بنا دیں گے۔ ﴿وقال ربکم ادعونی استجب لکم﴾ ترجمہ: "اور تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" (سورہ المومن آیت نمبر 60)

ہمارا نظام تعلیم

انگریزوں نے ہمارے لئے جو نظام تعلیم وضع کیا تھا اس کا ہدف یہ تھا کہ برصغیر کے مسلمان کافر نہ بن سکیں تو کم از کم مسلمان بھی نہ رہیں۔ انگریز اپنے اس ہدف میں صد فیصد کامیاب رہے۔ افسوس کہ انگریزوں کے جانے کے بعد وہی نظام تعلیم ہوبہو قائم رہا۔ تعلیمی کتب خواہ تاریخ کی ہوں یا جغرافیہ کی، سیاست کی ہوں یا معیشت کی، سائنس کی ہوں یا فلسفہ کی، ان میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی، اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا امر جیسے الفاظ نہ پہلے تھے نہ آج ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے بے دین اور خدا ناآشنا افراد انگریز کے دور میں تیار ہوتے تھے ویسے ہی بے دین اور خدا ناآشنا افراد اب تیار ہو رہے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد اگر کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ صرف یہ کہ جو طالب علم خود عربی زبان پڑھنے کا شوق رکھتا ہو اس کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ عربی پڑھ سکے، لیکن قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کیلئے عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر سلیبس میں شامل کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ اسلامیات کو لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل تو کیا گیا ہے، لیکن اس کا سلیبس ایسا مرتب کیا گیا ہے

(قیامت کے روز) لکھنے والے معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔" (مسلم) حدیث شریف کے الفاظ قابلِ غور ہیں کہ بہتر تلاوت کا ماہر تو وہی بنے گا جس نے بچپن میں ہی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لی اور اٹک اٹک کر وہی پڑھے گا جو بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہ کر سکا اور بڑی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو دو اجر کی نوید سنا کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے یعنی جہاں دوسرے لوگوں کو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی وہاں اٹک اٹک کر پڑھنے والے کو ایک ایک حرف پر بیس بیس نیکیاں ملیں گی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "علم سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔" (طبرانی) اس حدیث شریف میں علم سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ صحابہ کرام ؓ مختلف عمروں میں یہاں تک کہ بڑی عمر میں ایمان لاتے تو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگ جاتے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔" (ترمذی، ابن ماجہ) اس حدیث شریف میں بھی اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ مسلمان کو موت سے پہلے پہلے جب بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہئے اور اس میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کہا جاتا ہے "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ" یعنی "ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔"

جب قرآن مجید کا علم حاصل کرنے میں کسی آدمی کو جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے خواہ اس وقت وہ کتنی عمر پچپن ساٹھ ہی کیوں نہ ہو، کیا معلوم کہ کس کی نیت اور ارادہ کو مرنے پر حق تعالیٰ گذشتہ زندگی کے سب گناہ معاف فرما دیں۔ رسول اکرم ﷺ نے پچھلی امتوں کے ایک آدمی کا قصہ بیان فرمایا: "جس نے ننانوے قتل کئے اس نے توبہ کے لئے ایک درویش سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا "تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی۔" اس آدمی نے درویش کو بھی قتل کر دیا۔ پھر ایک عالم سے پوچھا تو اس نے کہا "تمہاری توبہ تبھی ہو سکتی ہے جب تم گناہوں کی بستی سے ہجرت کر کے نیک لوگوں کی بستی میں چلے جاؤ۔" اس آدمی کو ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی موت آ گئی۔ مرتے وقت اس آدمی نے سینے کے بل گھسٹنا شروع کر دیا (تاکہ نیک لوگوں کی بستی کے جتنا بھی قریب ہو سکے ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے)

کرتی ہیں تاکہ کارکن ان کا خصوصی مطالعہ کریں۔ اگر یہ مطالعہ روزمرہ تلاوت قرآن کا متبادل نہ بنے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اگر یہ روزمرہ کی تلاوت کی جگہ ہو تو یہ ہرگز مطلوب نہیں۔ قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھا اور سمجھا جائے اور روزانہ باقاعدہ پڑھا جائے۔ کوئی دوسرا عمل اس کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

(6) قرآن مجید کو پکڑنے کے لیے وضو کی شرط

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے چونکہ ہر آدمی کے لیے ہر وقت باوضو رہنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ بہت سے لوگوں کے لیے بعض بیماریوں کی وجہ سے نماز کے مختصر وقت کے لیے بھی باوضو رہنا مشکل ہوتا ہے اس لیے خواہش کے باوجود کئی لوگ تلاوت قرآن سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر زبانی تلاوت کا تعلق ہے اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ ایک آدمی وضو کے بغیر زبانی تلاوت کر سکتا ہے البتہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنے کے بارے میں اہل علم کی دو رائے ہیں۔ پہلی یہ کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں اور دوسری رائے یہ ہے کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا جائز ہے۔ پہلے موقف کے حق میں سورۃ الواقعہ کی آیت پیش کی جاتی ہے ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ ترجمہ "اسے نہیں چھوتے مگر پاک لوگ۔" (سورۃ الواقعہ آیت نمبر 79) اس آیت کے علاوہ کوئی اور واضح آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونے سے منع فرمایا گیا ہو یا قرآن مجید کو چھونے کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہو جہاں تک سورۃ الواقعہ کی اس آیت مبارکہ کا تعلق ہے اس سے پہلی دو آیات اس طرح ہیں ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝﴾ ترجمہ "بے شک قرآن بڑی عزت والا ہے، ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔" (سورۃ الواقعہ آیت نمبر 77 تا 78) مذکورہ آیت کی تشریح میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ رحمۃ اللہ نے درج ذیل حاشیہ تحریر فرمایا ہے "اکثر مفسرین کے نزدیک لا یمسہ میں "ہ" کی ضمیر لوح محفوظ کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے۔ بعض نے اس ضمیر کو قرآن مجید کے لیے مانا ہے اور استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کو بے وضو چھونا

آوازیں تو ہر وقت سنی جاتی ہیں لیکن قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کہیں سے سنائی نہیں دیتی۔ الا ماشاء اللہ۔

انفرادی اور اجتماعی طور پر قرآن مجید سے اس اعراض کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ ارض مقدس فلسطین، کشمیر، افغانستان، عراق ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ افغانستان، عراق، گوانتاناموبے، امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر بے پناہ تشدد اور ظلم ہو رہا ہے۔ مختلف بہانوں سے مسلمانوں کی مقدس کتاب کی جگہ جگہ بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ زنانہ کپڑوں، جرابوں اور جوتوں پر قرآنی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی کی جاتی ہے، ڈنمارک قرآن مجید کی بے حرمتی، فاحشہ عورت کی پیٹھ پر سورة النور کی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، مقدس اوراق پر پیشاب کر کے قرآن مجید کی بے حرمتی اور حال ہی میں آنے والی خبر نے تو پوری امت مسلمہ کے سینے چھلنی کر دیے ہیں۔ گوانتاناموبے کے عقوبت خانے میں امریکی جنرل فوجی مرکز نگرانی میں قرآن مجید کا مقدس نسخہ بیت الخلاء میں ٹشو پیپر کے طور پر رکھ دیا گیا اور ازاں بعد مکمل نسخہ بیت الخلاء میں بہا دیا گیا۔ ❶ لیکن افسوس کسی مسلمان حکمران کو اس پر احتجاج کرنے یا اس کی مذمت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ ذلت اور رسوائی نتیجہ ہے قرآن مجید سے اعراض کا!

قرآن مجید کے ساتھ گہرے تعلق کی وجہ سے کہاں وہ شان و شوکت، عزت اور عظمت کہ ایک مسلمان کی میت کا احترام کرنے پر کفار مجبور تھے اور کہاں قرآن مجید سے اعراض کے نتیجہ میں آج یہ ذلت و رسوائی کہ ڈیڑھ ارب سے زائد آزاد اسلامی امت اپنی مقدس کتاب کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں۔ ﴿يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا﴾ ترجمہ: "اے کاش! اس سے پہلے میں مر چکا ہوتا اور میرا نام و نشان تک نہ رہتا۔" (سورہ مریم، آیت نمبر 23)

(ب) برزخی زندگی میں سزا

قرآن مجید سے اعراض کی سزا دنیا کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ اس کی سزا برزخ میں بھی ملتی ہے۔ جو شخص قرآن مجید سے غافل رہا اور قرآن مجید نہ پڑھا وہ قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائے گا اور فرشتے اسے ڈانٹ کر پوچھیں گے ((لا دریت و لا تلیت)) "تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کی۔" اس کے بعد فرشتے میت کو لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع

❶ [illegible] 2005

کرنا اور ان کا مذاق اڑانا کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔

"فضائل قرآن" مرتب کرتے وقت خیال یہ تھا کہ قرآن مجید کی وہ آیات اور احکام جن کو کفار نے نشانۂ تضحیک بنا رکھا ہے، کو بھی شامل اشاعت کیا جائے گا لیکن مسودہ مکمل ہونے کے بعد کتاب کی ضخامت اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا، لہٰذا اب اگلی کتاب "تعلیمات قرآن" ہوگی جس میں انسانی حقوق، حقوق نسواں، خاندانی نظام، شرعی حدود، تعدد ازدواج، حجاب، [illegible] اور جہاد جیسے موضوعات پر مشتمل آیات کی تفسیر و تخریج ہوگی۔ ان شاء اللہ!

"فضائل قرآن" مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنی مقدس کتاب کے حقیقی فضائل اور فیوض و برکات سے آگاہ ہوں اور قرآن مجید کے ساتھ وہی تعلق قائم کریں جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔ تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کو حرز جان بنائیں، اس کی تعلیم اور تدریس کو اپنی زندگی کا مشن سمجھیں اور عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

کتاب میں ہر اچھی بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق کا نتیجہ ہے جبکہ خامیاں اور غلطیاں میرے نفس کے شر کے باعث ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا ہے کہ وہ کتاب کے اچھے پہلوؤں کو شرف قبولیت سے نوازے، عوام الناس کے لیے نفع بخش بنائے اور اس کے برے پہلوؤں کو اپنے احسان اور کرم سے معاف فرمائے، مجھے اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حسب سابق احادیث کے انتخاب میں صحت احادیث کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، ان شاء اللہ! صحت حدیث کے معاملے میں زیادہ تر الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔ حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے ہیں۔

سعودی عرب میں تفہیم السنہ کے ناشر مکتبہ بیت السلام کے مدیر محترم حافظ عابد الٰہی صاحب (فرزند ارجمند حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ) ہیں۔ کتاب و سنت کی دعوت اور اشاعت کے سلسلے میں بہت ہی متحرک اور فعال شخصیت ہیں۔ حدیث شریف سے محبت کی وجہ سے "تفہیم السنہ" کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں ان کا اور مکتبہ بیت السلام کے دیگر کارکنان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین!

واجب الاحترام علماء کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب کی تیاری میں میری معاونت اور مشاورت فرماتے ہیں اور ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت میں قدم بقدم میرے معاون اور مددگار ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ تفہیم السنہ کو مولف، ناشر، تقسیم کنندگان معاونین اور قارئین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور روز آخر اللہ تعالیٰ کی رضا و بخشش کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وصلی اللہ علی نبینا محمد ﷺ وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
29 جمادی الاولیٰ 1426ھ
الریاض سعودی عرب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَ غَمِّیْ

(رواہ احمد)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"یا اللہ! قرآن مجید کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنا دے نیز میری مصیبت دور کرنے اور میرا رنج و غم ختم کرنے کا ذریعہ بنا دے۔"

(اسے احمد نے روایت کیا ہے)

مَعْنَى الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ

قرآن کریم کا معنی

مسئلہ 1 قرآن کا مطلب ہے پڑھنا۔

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝﴾ (75:17-18)

"بے شک اس قرآن کو یاد کرانا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے بعد آپ پڑھیں۔" (سورہ القیمہ، آیت نمبر 17-18)

وضاحت علماء نے قرآن کے معانی میں اختلاف کیا ہے، مختصراً چار اقوال یہ ہیں:

1. قرآن: قرآن لفظ اسی طرح ایک نام ہے جس طرح تورات اور انجیل نام ہیں۔ (امام شافعی رحمہ اللہ)
2. قرآن: قرن سے مشتق ہے۔ قرن کا مطلب ہے "ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔" قرآن کی سورتیں، آیات اور حروف باہم ملی ہوئی ہیں اس لئے اسے قرآن کہا گیا ہے۔ (امام اشعری رحمہ اللہ)
3. قرآن: قرء سے مشتق ہے۔ قرء کا مطلب ہے "اکٹھا یا جمع کرنا" قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں سابقہ کتب کی تعلیمات کو جمع کیا گیا ہے۔ (علامہ زجاج رحمہ اللہ)
4. قرآن: قرأ سے مشتق ہے۔ قرأ کا مطلب ہے اسے پڑھا جانا۔ "قرآن" کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ بار بار پڑھا جاتا ہے۔ (علامہ لحیانی رحمہ اللہ) یہی چوتھا قول اہل علم کے نزدیک پسندیدہ ہو گیا ہے۔ ❶

+++

❶ علوم القرآن از ڈاکٹر صبحی صالح، مترجم غلام احمد حریری رحمہ اللہ

اَسْمَاءُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْد

قرآن مجید کے نام

مسئلہ قرآن مجید کے آٹھ نام درج ذیل ہیں:

① اَلْقُرْآنُ

﴿ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○ ﴾(2-1:55)

"وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔" (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 1-2)

② اَلْكِتَابُ (لکھا گیا)

﴿ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ○ ﴾(2-1:2)

"الم، یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 1-2)

③ اَلْفُرْقَانُ (فرق کرنے والا)

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○ ﴾(1:25)

"بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ سارے جہان والوں کے لئے خبردار کرنے والا ہو۔" (سورہ الفرقان، آیت نمبر 1)

④ اَلذِّكْرُ (نصیحت)

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ ﴾(9:15)

"بے شک یہ ذکر ہم نے ہی نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" (سورہ حجر، آیت نمبر 9)

⑤ اَلتَّنْزِيْلُ (نازل شدہ)

"بے شک وہ قرآن بلند مرتبہ والا ہے۔" (سورۃ الواقعۃ، آیت نمبر 77)

③ عظیم (عظمت والا)

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝﴾ (87:15)

"ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والی سات (آیات) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔" (سورۃ الحجر، آیت نمبر 87)

وضاحت: بار بار دہرائی جانے والی سات آیات سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔

④ عزیز (بے مثال اور نادر)

﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝﴾ (41:41)

"اور بے شک یہ قرآن ایک بے مثال اور نادر کتاب ہے۔" (سورۃ حم السجدۃ، آیت نمبر 41)

⑤ نور (روشنی)

﴿قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝﴾ (15:5)

"اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کھلی کتاب آچکی ہے۔" (سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 15)

⑥ موعظۃ (ایسی نصیحت جس میں ڈرایا جائے)

⑦ شفاء (شفاء)

⑧ ھدی (ہدایت)

⑨ رحمۃ (رحمت)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (57:10)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے اس میں دلوں کے امراض کی شفاء ہے، ہدایت اور رحمت ہے اہل ایمان کے لئے۔" (سورۃ یونس، آیت نمبر 57)

⑩ مبارک (برکت والا)

⑯ مُهَيْمِنٌ (حفاظت کرنے والا)

﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴾ (5:48)

"اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی حفاظت کرنے والی ہے، لہٰذا تم اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔" (سورہ مائدہ آیت نمبر 48)

❀ ❀ ❀

تَــاثِیْــرُ الْقُــرْآنِ

قرآن مجید کی تاثیر

مسئلہ ۸ اگر قرآن مجید پہاڑ جیسی عظیم مخلوق پر نازل کیا جاتا تو وہ بھی خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ﴾(21:59)

"اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔" (سورۃ الحشر، آیت نمبر 21)

مسئلہ ۹ قرآنی آیات سن کر بعض حق پسند غیر مسلموں کی آنکھوں میں بھی آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾(83:5)

"اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس کے رسول کی طرف نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔" (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 83)

مسئلہ ۱۰ قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

﴿وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾(22:34-35)

"اے محمد ﷺ! بشارت دے دو عاجزی اختیار کرنے والے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر

﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝﴾ (17: 107-109)

"اے محمد (ﷺ)! ان سے کہہ دو، تم اسے مانو یا نہ مانو، جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں 'پاک ہے ہمارا رب، اس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا' اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر ان کا خشوع و خضوع اور بڑھ جاتا ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 107 تا 109)

مسئلہ 17 قرآن مجید کی بعض سورتوں نے رسول اکرم ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ شِبْتَ، قَالَ: ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18 سورہ نجم کی تلاوت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت کیا تو مسلمانوں کے علاوہ مشرکین مکہ بھی عالم بے خودی میں سجدہ میں گر گئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

---

① ابواب تفسير القرآن، باب سورة الواقعة، رقم الحديث 3297

② كتاب التفسير، سورة النجم، باب فاسجدوا لله واعبدوا، رقم الحديث 4862

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ سارے مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 قریشی سردار عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ سے مذاکرات کرنے آیا لیکن سورۂ فصلت کی آیات سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ کچھ کہے سنے بغیر ہی واپس پلٹ گیا اور سرداران قریش سے کہا" واللہ! قرآن شاعری ہے نہ کہانت۔"

عن محمد بن كعب رضي الله عنه قال ان عتبة بن ربيعة و كان سيدا حليما قال ذات يوم وهو جالس في نادى قريش و رسول الله ﷺ جالس وحده في المسجد يا معشر قريش "الا اقوم الى محمد ﷺ فاكلمه واعرض عليه امورا لعله يقبل بعضها فنعطيه اياها ويكف عنا وذلك حين اسلم حمزة رضي الله عنه ورأوا اصحاب رسول الله ﷺ يزيدون ويكثرون فقالوا بلى يا ابا الوليد" فقم اليه و كلمه فقام عتبة حتى جلس الى رسول الله ﷺ فقال: يا ابن اخي انك منا حيث قد علمت من الشطر في العشيرة والمكان في النسب وانك قد اتيت قومك بامر عظيم فرقت جماعتهم وسفهت به احلامهم وعبت به آلهتهم ودينهم، وكفرت به من مضى من آبائهم فاسمع مني حتى اعرض عليك امورا تنظر فيها لعلك تقبل منها بعضها قال فقال له رسول الله ﷺ ((يا ابا الوليد! اسمع)) قال يا ابن اخي ان كنت انما تريد بما جئت به من هذا الامر مالا، جمعنا لك من اموالنا حتى تكون اكثرنا مالا وان كنت تريد به شرفا، سودناك علينا حتى لا نقطع امرا دونك، وان كنت تريد به ملكا ملكناك علينا ،وان كان هذا الذي يأتيك رئيا تراه لا تستطيع رده عن نفسك ،طلبنا لك الطب وبذلنا فيه اموالنا حتى نبرئك منه فانه ربما غلب التابع على الرجل حتى يتداوى منه او كما قال له حتى اذا فرغ عتبة قال له النبي ﷺ ((افرغت يا ابا الوليد؟)) قال نعم قال ((اسمع مني)) ، قال افعل، فقال رسول الله ﷺ ﴿حم ○ تنزيل من الرحمن الرحيم ○ كتاب فصلت آياته قرآنا عربيا لقوم يعلمون ○﴾ فمضى

مقصد مال اکٹھا کرنا ہے تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ اگر تم اس دعوت کے ذریعے عزت و شرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیتے ہیں تمہارے بغیر ہم کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کریں گے اگر تم بادشاہ بننا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اگر یہ جن بھوت ہو تمہارے پاس آتا ہے جسے تم دیکھتے ہو اور اپنے آپ سے دور نہیں کر سکتے اس کا اثر ہے تو ہم اس کا علاج کرواتے ہیں اور اس کے لئے اتنا مال خرچ کریں گے کہ تم بالکل تندرست ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو) کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ جن بھوت آدمی پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کا علاج کروانا پڑتا ہے" عتبہ اپنی بات کرتا رہا جب وہ اپنی بات ختم کر چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا اب ذرا میری بات بھی سن لو" رسول اکرم ﷺ نے سورہ فصلت (حم السجدہ) کی تلاوت شروع کی ﴿حم ○ تنزيل من الرحمن الرحيم ○ كتاب فصلت آياته قرآنا عربيا لقوم يعلمون ○﴾ (3-1:41) (ترجمہ) "حم، یہ قرآن مجید رحمان اور رحیم ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں یہ عربی زبان میں قرآن ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو علم رکھتے ہیں" رسول اکرم ﷺ جب سورہ فصلت کی آیت تلاوت فرما رہے تھے عتبہ چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے ٹیک کر سنتا رہا جب آپ ﷺ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور فرمایا "ابو ولید! میری بات تم نے سن لی؟" عتبہ نے کہا "ہاں سن لی" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اب تم جانو اور تمہارا کام" عتبہ اٹھا اور اہل مجلس کے پاس آیا مشرکین نے عتبہ کو دیکھ کر آپس میں کہا "ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ابو ولید ہمارے پاس اس چہرے سے نہیں آ رہا جو لے کر گیا تھا۔" جب عتبہ آ کر بیٹھ گیا تو لوگوں نے پوچھا "اے ابو ولید! ادھر کی خبر سناؤ" عتبہ نے کہا "ادھر کی خبر یہ ہے کہ واللہ میں نے ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا اللہ کی قسم! وہ کلام نہ تو شعر ہے نہ جادو نہ کہانت میری مانو تو اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اس سے الگ تھلگ ہو جاؤ اس کلام کے ذریعے کوئی زبردست معرکہ برپا ہوگا اگر اسے عربوں نے مار ڈالا تو تمہارا مقصد دوسروں کے ذریعے حاصل ہو جائے گا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور تمہارے لئے اس کا وجود زیادہ باعث سعادت ہوگا۔" مشرکین نے کہا "ابو ولید! واللہ تم پر بھی اس کی زبان کا جادو چل گیا ہے۔" عتبہ نے کہا "یہ میری رائے ہے اب تم جو چاہو کرو۔" یہ واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ 15 قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی شہد اور گھی جیسی ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رجلا أتى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله ﷺ إني أرى الليلة في المنام ظلة تنطف السمن والعسل فأرى الناس يتكففون منها بأيديهم فالمستكثر والمستقل قال أبو بكر رضي الله عنه يا رسول الله ﷺ بأبي أنت والله لتدعني فلأعبرنها قال رسول الله ﷺ اعبرها قال أبو بكر رضي الله عنه أما الظلة فظلة الإسلام وأما الذي ينطف من السمن والعسل فالقرآن حلاوته ولينه وأما ما يتكفف الناس من ذلك فالمستكثر من القرآن والمستقل. رواه مسلم[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے اپنے ہاتھوں کے چپ میں لے رہے ہیں کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان! واللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھا بتاؤ۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا "بادل تو اسلام ہے اور بادل سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ہے اور کم و زیادہ حاصل کرنے سے مراد قرآن مجید کم یا زیادہ یاد کرنا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] كتاب الرؤيا، باب في تأويل الرؤيا، رقم الحديث 5928

فَضْلُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید کے فضائل

مسئلہ 17 قرآن مجید کے نزول کی رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کا ثواب ہزار ماہ (یا 83 سال) کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ ﴾ (3-1:97)

"بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔" (سورۃ القدر، آیت نمبر 1 تا 3)

مسئلہ 18 قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور اس پر عمل جہاد کبیر ہے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ ﴾ (52:25)

"(اے محمد!) کافروں کی باتیں نہ مانو اور اس قرآن کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کبیر کرو۔" (سورۃ الفرقان، آیت نمبر 52)

مسئلہ 19 اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ﴾ (231:2)

"اور یاد کرو اس نعمت کو جو اس نے تم کو عطا کی اور اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس نے کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت (یعنی حدیث) سے جو تم پر نازل کیا ہے یاد رکھو۔" (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 231)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۥ وَهُدًى وَّ

مسئلہ 28 قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اور اپنے پیروکاروں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ ((القرآن شافع مشفع و ما حل مصدق من جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ و من جعلہ خلف ظہرہ ساقہ الی النار)) رواہ ابن حبان ❶ (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی (پڑھنے والوں کے حق میں) جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 قیامت کے روز قرآن مجید ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ القرآن حجۃ لک او علیک رواہ مسلم ❷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 قرآن مجید کا علم تمام علوم کا مجموعہ ہے۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال : من اراد العلم فلیثور القرآن فان فیہ علم الاولین والآخرین رواہ الطبرانی ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اسے قرآن میں غور و فکر کرنا

---

❶ ابن حبان، جلد 1، ص 331

❷ كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، رقم الحديث 534

❸ مجمع الزوائد، كتاب التفسير، باب سورة الواقعة، رقم الحديث 11667

چاہیے اس لئے کہ قرآن مجید میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 31 قرآن مجید کفار اور مشرکین کے لئے بھی رحمت اور مغفرت کا پیغام ہے۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان اناسا من اهل الشرک كانوا قد قتلوا واكثروا وزنوا واكثروا فاتوا محمدا ﷺ فقالوا ان الذي تقول وتدعوا اليه لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا كفارة فنزل ﴿والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما ۝ يضعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه مهانا ۝ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئك يبدل الله سياتهم حسنت وكان الله غفورا رحيما ۝﴾ (70-68:25) ونزل ﴿قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله﴾ (53:39) رواه البخاري❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت سے قتل کئے اور کثرت سے زنا کے مرتکب بھی ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ تو بہت اچھی ہے۔ آپ ہمیں آگاہ فرمائیں کہ جو گناہ ہم نے (زمانہ جاہلیت میں) کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہو جائیں گے؟" اس پر (سورہ فرقان کی) آیت نازل ہوئی ﴿والذين لا يدعون﴾ ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کئے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا مگر جو شخص توبہ کر لے، ایمان لائے اور عمل صالح کرنے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔" (آیت نمبر 70-68) اور (سورہ زمر کی) یہ آیت نازل ہوئی "کہو، اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (آیت 53) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب التفسیر، سورۃ الزمر، باب قوله يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم، رقم الحديث 4810

عَنْ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((أَبْشِرُوْا فَإِنَّ ہٰذَا الْقُرْآنَ طَرَفُہٗ بِیَدِ اللّٰہِ وَ طَرَفُہٗ بِأَیْدِیْکُمْ فَتَمَسَّکُوْا بِہٖ فَإِنَّکُمْ لَنْ تَہْلِکُوْا وَ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ أَبَدًا)) رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ ①

(صحیح)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یقیناً اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اس کے بعد کبھی ہلاک ہوگے نہ گمراہ ہوگے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 قرآن مجید ابدی معجزہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ إِلَّا أُعْطِیَ مِنَ الْآیَاتِ مَا مِثْلُہٗ آمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَ إِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ أُوْتِیْتُ وَحْیًا أَوْحَاہُ اللّٰہُ إِلَیَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَکُوْنَ أَکْثَرَہُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانے کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہٰذا) مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

✧✧✧

① صحیح الجامع الصغیر للألبانی، الجزء الأول، رقم الحدیث 34
② کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحی
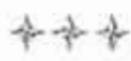
فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْد

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

مسئلہ 36 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں انہیں درج ذیل پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

① اس تجارت میں انہیں خسارہ نہیں ہوتا۔
② وعدے کے مطابق انہیں پورا پورا اجر وثواب دیا جاتا ہے۔
③ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اجر وثواب میں اضافہ بھی فرماتے ہیں۔
④ ان کے گناہ بھی معاف کئے جاتے ہیں۔
⑤ ان کے دیگر نیک اعمال کی قدر کی جاتی ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ ﴾ (35:29-30)

''جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو پورا پورا اجر عطا فرمائے گا، اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا، بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 30:29)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بھی کسی آدمی کو دکھ اور غم پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے "یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے، میرے معاملہ میں تیرا ہر فیصلہ عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ فرما رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔" (جب کوئی آدمی یہ دعا مانگے) تو اللہ عزوجل اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کے غم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم یہ دعا یاد کرلیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کرلے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے الٓمّٓ سے مراد ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا سب سے بہتر مومن ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن 2327/3

وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال میٹھے لیموں کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے گنہگار آدمی کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے گنہگار کی مثال اندرائن (کڑوے پھل کا نام) کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 قرآن مجید پر عمل کرنے والا مومن قابل رشک ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (1) وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور (2) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 بکثرت تلاوت کرنے والے پر رشک کرنے والا مومن بھی قابل رشک ہے۔

مسئلہ 43 قاری قرآن پر رشک کرنا بھی قابل اجر و ثواب ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام، رقم الحدیث 5020

❷ کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث 5025

مسئلہ 47 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔
② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔
③ فرشتے ان کے گرد و پیش آ کر احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔
④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 تلاوت قرآن قاری کے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھے تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں وہ ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کرنا اسلام کی رہبانیت ہے۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن کرتا رہ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 49 قرآن مجید کی تلاوت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ[2] (حسن)

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث 555

[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني الجزء الخامس رقم الحديث 2342

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے اسے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔" اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ؟)) قُلْنَا : نَعَمْ قَالَ : ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس جائے تو تین موٹی موٹی خوب صحت مند اونٹنیاں پائے؟" ہم نے عرض کیا "ہاں! یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قرآن مجید کی تین آیتوں کی اپنی نماز میں تلاوت کرنا ان تین اونٹنیوں سے بھی بہتر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 نماز تہجد میں قرآن مجید کی دس آیات پڑھنے کا اجر و ثواب دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأْ وَارْقَ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدَ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے رات (کے قیام) میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لئے اجر کا ڈھیر ہے اور یہ ڈھیر دنیا و

---

❶ كتاب الصلاة، صلوة المسافرين، باب فضل القراءة القرآن في صلاته، رقم الحديث 1872

❷ ترغيب الترهيب للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 634

مافیہا سے بہتر ہے اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائیں گے" قرآن مجید اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھتا جا حتی کہ آخری آیت مکمل کرے۔" اللہ عزوجل بندے سے فرمائیں گے" اپنا ہاتھ (میری نعمت) پکڑنے کے لئے کھول۔" بندہ ہاتھ کھول کر عرض کرے گا" اے میرے رب! (آپ اپنی عطا اور فضل کے بارے میں) تو ہی بہتر جانتا ہے۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے" اچھا! ایک ہاتھ میں جنت کی نعمت پکڑلو اور دوسرے ہاتھ میں باقی ساری نعمتیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 52 رات کو سو آیات پڑھنے والے کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ❶ (حسن)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے رات کو سو آیات پڑھیں اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔" اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 روزانہ دس آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں غافلوں میں شمار نہیں ہوتا۔

مسئلہ 54 روزانہ سو آیات تلاوت کرنے والا فرماں برداروں میں شمار ہوتا ہے۔

مسئلہ 55 روزانہ ہزار آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا خزانہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ)) . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے (روزانہ)

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث 644

❷ كتاب الصلاة، ابواب قراءة القرآن وتحزيبه، باب تحزيب القرآن [1246/1]

دس آیات کا اہتمام کیا وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا، جس نے (روزانہ) سو آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے (روزانہ) ہزار آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اس کا نام خزانے پانے والوں میں لکھا جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 قرآن مجید کی تلاوت اور تفہیم قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ((و یأتیہ ملکان فیجلسانہ ، فیقولان لہ : من ربک ؟ فیقول ربی اللہ ، فیقولان لہ ما دینک ؟ فیقول دینی الاسلام فیقولان لہ ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم ؟ قال فیقول ھو رسول اللہ فیقولان وما یدریک ؟ فیقول قرأت کتاب اللہ فآمنت بہ و صدقت)) رواہ ابوداؤد ❶ (صحیح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قبر میں (مومن آدمی کے پاس) دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے ''میرا رب اللہ ہے۔'' پھر وہ پوچھتے ہیں ''تیرا دین کون سا ہے؟'' وہ کہتا ہے ''میرا دین اسلام ہے۔'' پھر وہ پوچھتے ہیں ''تمہارے درمیان جو شخص (نبی بنا کر) بھیجا گیا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے ''وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔'' فرشتے پوچھتے ہیں ''تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟'' وہ آدمی کہتا ہے ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 قرآن مجید کی تلاوت قبر میں میت کو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ((یؤتی الرجل فی قبرہ فاذا اتی من قبل رأسہ دفعتہ تلاوۃ القرآن واذا اتی من قبل یدیہ دفعتہ الصدقۃ واذا اتی من قبل رجلیہ دفعتہ مشیہ الی المساجد)) رواہ الطبرانی ❷ (حسن)

---

❶ کتاب السنۃ، باب فی المسألۃ فی القبر و عذاب القبر، رقم الحدیث (3979/3)

❷ [illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

آدَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوت قرآن مجید کے آداب

مسئلہ 59 قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

﴿فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (98:16)

"اور قرآن پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔" (سورۃ النحل، آیت 98)

مسئلہ 60 قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر آرام اور سکون سے پڑھنا چاہئے۔

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا ○﴾ (4:73)

"اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔" (سورۃ مزمل، آیت نمبر 4)

مسئلہ 61 دوران تلاوت آنسو بہانا مستحب ہے۔

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○﴾ (109:17)

"(اور علم والے جب یہ قرآن سنتے ہیں تو) منہ کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور اس سے ان کے خشوع میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 109)

مسئلہ 62 دوران تلاوت ایک ہی آیت بار بار دہرانا جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل میں ایک ہی آیت کو صبح تک دہراتے رہے۔ وہ آیت یہ ہے ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ ترجمہ: "یا اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرمادے تو تو یقیناً زبردست

---

[1] کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ اللیل، رقم الحدیث 1110/1

حکمت والا ہے۔" (سورہ ہود، آیت نمبر 118) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کا خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا سنتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی آواز سے قرآن مجید (کی تلاوت کو) خوب صورت بناؤ۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 سواری پر تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 65 تکلف کے بغیر قدرتی لہجے میں تلاوت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 66 جو شخص دوران تلاوت ترجیع (آواز میں لرزش پیدا کرنا) کر سکے اسے ترجیع کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِیَ تَسِیْرُ بِهٖ وَهُوَ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ اَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَیِّنَةً یَقْرَاُ وَهُوَ یُرَجِّعُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر سواری کے دوران سورہ فتح یا سورہ الفتح میں سے کچھ پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ نرمی کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو دہرا رہے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب فضائل القرآن، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم الحدیث 1845
[2] کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن 971/1
[3] کتاب فضائل القرآن، باب الترجیع، رقم الحدیث 5047

مسئلہ 67 آہستہ آہستہ یا دل میں قرآن مجید پڑھنا اونچی آواز میں قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اونچی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خرچ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفیہ خرچ کرنے والا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 68 مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت اتنی آواز سے کرنی چاہئے جس سے دوسرے لوگوں کو خلل نہ پڑے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک (تلاوت کے ذریعے) اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی دوسرے کو تکلیف نہ دے اور قراءت میں اپنی آواز دوسرے کی آواز سے اونچی نہ کرے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 69 دوران تلاوت قاری پر خشیت اور رقت طاری رہنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت اچھی آواز میں پڑھنے والا شخص وہ ہے جسے تم سنو تو ایسے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابواب فضائل القرآن [illegible] باب رقم 20 رقم الحدیث 2331/3

[2] صحیح الجامع الصغیر للالبانی [illegible] رقم الحدیث 2636

[3] کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب فی حسن الصوت بالقرآن (1101/1)

مسئلہ 70 دوران تلاوت خوف کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا، رحمت کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنا اور تسبیح والی آیات پر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا مستحب ہے۔

عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا مر بآیة خوف تعوذ و اذا مر بآیة رحمة سال و اذا مر فیھا تنزیہ اللہ سبح. رواہ احمد❶ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (دوران تلاوت) جب خوف کی آیت سے گزرتے تو (اعوذ باللہ کہہ کر) اللہ سے پناہ طلب کرتے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آیت سے گزرتے تو (اسئل اللہ کہہ کر) اللہ کی رحمت کا سوال کرتے اور جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی والی آیت سے گزرتے تو (سبحان اللہ کہہ کر) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان فرماتے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71 ''شد'' اور ''مد'' والے حروف کو لمبا کر کے پڑھنا چاہئے۔

عن قتادة رضی اللہ عنہ قال سئل عن انس رضی اللہ عنہ کیف کانت قراءة النبی ﷺ؟ فقال کانت مدا ثم قرء ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴾ یمد بسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم رواہ البخاری❷

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ''آپ ﷺ کھینچ کر تلاوت کرتے تھے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جس میں بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھا، رحمن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72 دوران تلاوت جمائی آئے تو تلاوت روک کر اپنے ہاتھ سے منہ بند کر کے جمائی لینا چاہئے۔ جمائی ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرنی چاہئے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا تثاوب احدکم فلیمسک

---

❶ صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الرابع رقم الحدیث 4658

❷ کتاب فضائل القرآن باب مد القراءة رقم الحدیث 5045

بِيَدِهِ عَلٰى فِيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہئے کیوں کہ اس وقت شیطان اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم عام ہے جس میں تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 73 دوران تلاوت چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا، یا چھینک لینے والے کے لئے یرحمک اللہ کہنا، یا سلام کہنے والے کو جواب دینا جائز ہے۔

عَنْ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَقَالَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ رضی اللہ عنہ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتَ ؟)) قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، دوران نماز مجھے چھینک آئی تو میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى (ترجمہ: ''حمد اللہ کے لئے ہے، بہت زیادہ حمد، پاکیزہ حمد جس کے اندر برکت ہے ایسی حمد جسے ہمارا رب پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے'') پڑھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف منہ پھیرا تو پوچھا ''دوران نماز کس نے بات کی تھی؟'' کسی نے جواب نہ دیا، دوسری بار پھر پوچھا پھر کسی نے جواب نہیں دیا۔ تیسری بار پوچھا تو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا کہا تھا؟'' رفاعہ رضی اللہ عنہ نے پھر وہی کلمات دہرائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات

---

[1] کتاب الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، رقم الحديث 7492

[2] ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، رقم الحديث 331/1

کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارے ساتھ فرشتے تیزی سے آگے بڑھے اور ان کلمات کو آسمان پر لے جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ چلتے پھرتے یا دوران سفر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ ۷۵ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرنی چاہئے جب تک شوق اور رغبت رہے۔

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس میں لگے رہیں جب دل اکتا جائے تو چھوڑ دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنا درست نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ چالیس دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ : ((اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] (صحیح)

---

[1] کتاب فضائل القرآن، باب اقرءوا القرآن ما ائتلفت قلوبكم، رقم الحديث 5060

[2] أبواب القراءات، باب في كم اقرأ القرآن، باب رقم 4، رقم الحديث (2393/[illegible])

[3] أبواب القراءات، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف (2349/3)

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابو رزین رحمہ اللہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا غلاف پکڑ کر لے آتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 حالت جنابت میں قرآن مجید پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

مسئلہ 81 قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کوئی وقت ممنوع نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 قرآن مجید کو گانوں کے انداز میں پڑھنا منع ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ سِتًّا: إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ، وَسَفْكَ الدَّمِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ❷ (صحیح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں (1) بیوقوفوں کی حکومت سے (2) خون ریزی سے (3) حکم کی بیع سے (4) قطع رحمی سے (5) نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنے سے اور (6) پولیس کی کثرت سے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible]

تلاوت قرآن سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

(1) تلاوت قرآن کے لئے قبلہ رخ ہونا۔

---

❶ کتاب الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا

❷ صحيح الجامع الصغير وزيادته للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 214

② تلاوت قرآن کے لئے وضو کرنا۔

③ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کرنا۔

④ تلاوت قرآن مجید سے پہلے مسواک کرنا۔

⑤ ختم قرآن مجید کے دن روزہ رکھنا۔

⑥ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تلاوت شدہ قرآن کسی زندہ یا مردہ آدمی کو بخشنا۔

⑦ فوت شدہ آدمی کے لئے اکٹھے ہو کر تلاوت کرنا اور اسے ثواب پہنچانا۔

⑧ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کا قرآن مجید ختم کرنا۔

⑨ میت اٹھانے سے پہلے ورثاء کی طرف سے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔

⑩ ختم قرآن پر درج ذیل دعا مانگنا۔

اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَنُوْرًا وَهُدًى وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

''اے اللہ! مجھے میری قبر کی وحشت سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ مجھ پر قرآن عظیم کے ذریعے رحم فرما اور قرآن کریم کو میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ جو میں قرآن سے بھول گیا وہ یاد کرا دے اور جو میں نہیں جانتا وہ مجھے سکھا دے۔ مجھے رات اور دن کی تمام گھڑیوں میں اس کی تلاوت کی توفیق عنایت فرما اور اے رب العالمین! اس کو میرے لئے قیامت کے روز حجت بنا دے۔''

وضاحت : [illegible]

❊❊❊

اَحْكَامُ سَجْدَةِ التِّلَاوَة

سجدہ تلاوت کے احکام

مسئلہ ۸۶ سجدہ تلاوت کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْكِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب ابن آدم سجدہ تلاوت کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے ''افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے، مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اب میرے لئے جہنم ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۷ قراءت کے دوران سجدہ کی آیت آئے، تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَیَقْرَاُ سُوْرَةً فِیْهَا سَجْدَةٌ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۸ سجدہ تلاوت کے لئے باوضو ہونا افضل ہے، ضروری نہیں۔

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رحمہ اللہ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَنْزِلُ عَنْ رَاحِلَتِہٖ فَیُہَرِیْقُ الْمَاءَ ثُمَّ یَرْکَبُ فَیَقْرَأُ السَّجْدَۃَ فَیَسْجُدُ وَمَا یَتَوَضَّأُ۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ❶

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اترتے، استنجی کرتے اور سوار ہو جاتے، سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو وضو کے بغیر سجدہ کر لیتے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 86 سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْہَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ❷

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ یَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد) کہا ”لوگو! ہم نے آیت سجدہ تلاوت کی جس نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 87 سواری پر سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 88 سوار اپنے ہاتھ پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَۃً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّہُمْ مِنْہُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ الرَّاکِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِہٖ

---

❶ [illegible]

❷ [illegible]

❸ [illegible]

رواہ ابوداؤد❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال ایک آیت سجدہ تلاوت کی تو سارے لوگوں نے سجدہ تلاوت کیا ان میں سے کچھ لوگ سوار تھے کچھ پیدل تھے۔ جن پر سجدہ کیا اور سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي ﷺ يقول في سجود القرآن بالليل ((سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته)) رواه الترمذي ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے "میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ ۹۸ سجدہ تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۹۹ سجدہ تلاوت کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر سلام پھیرنا سنت سے ثابت نہیں۔

* * *

❶ [illegible]

❷ [illegible]

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ
قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت

مسئلہ 92 قرآن مجید کا علم سیکھنے والا شخص دوسرے تمام علوم سیکھنے والے لوگوں سے افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عثمان ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: قرآن مجید سیکھنے سے مراد اس کے تمام علوم ہیں، قراءت، تجوید، ترجمہ، تفسیر اور تحلیل وغیرہ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 93 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے سفر کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 قرآن مجید سیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

---

❶ کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحدیث 5027

❷ کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، رقم الحدیث 6853

جاتے ہیں فرشتے طالب علم سے محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ جو علم وہ طالب علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس علم سے محبت کرتے ہیں۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۶ قرآن مجید سیکھنے کے لئے مسجد (یا مدرسہ) جانے والے کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یَتَعَلَّمَ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمَهُ کَانَ لَهُ کَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صرف اس لئے مسجد گیا تاکہ نیکی سیکھے یا نیکی سکھائے اس کے لئے ایک مکمل حج کا ثواب ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ قرآن مجید کی دس آیات سیکھنا دنیا کے ہر نفع بخش سودے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرَیْتُ مَقْسَمَ بَنِیْ فُلَانٍ فَرَبِحْتُ فِیْهِ کَذَا وَ کَذَا قَالَ ((اَلَا اُنَبِّئُکَ بِمَا هُوَ اَکْثَرُ رِبْحًا ؟)) قَالَ وَهَلْ یُوْجَدُ ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ تَعَلَّمَ عَشْرَ آیَاتٍ)) فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَتَعَلَّمَ عَشْرَ آیَاتٍ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں قبیلے سے سودا خریدا ہے اور اس میں مجھے اتنا زیادہ فائدہ ہوا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تجھے اس سے زیادہ نفع بخش سودا نہ بتاؤں؟'' آدمی نے عرض کیا ''کیا ایسا سودا بھی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص قرآن مجید کی دس آیات سیکھتا ہے وہ اس سے زیادہ نفع پاتا ہے۔'' وہ آدمی گیا اور قرآن مجید کی دس آیات سیکھیں اور واپس آکر نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] الترغیب والترهیب للشیخ الالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 145

[2] مجمع الزوائد لتحقیق عبداللہ محمد الدرویش، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة الواقعة، رقم الحدیث 11165

مسئلہ 98 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مسئلہ 99 رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کا علم سیکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ((سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاقْنُوهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے پاس لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے جب انہیں دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے مبارک باد دینا اور انہیں تلقین کرنا (یعنی علم سکھانا)۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 قرآن مجید سیکھنے والوں کی وجہ سے ہی دنیا میں خیر و برکت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ، وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے وہ محبت کرے، یا علم سیکھنے والے یا عالم کے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 101 قرآن مجید کا علم حاصل کرنا دوسری تمام عبادات سے افضل ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ❸ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے علم کی کثرت، عبادت کی کثرت سے زیادہ عزیز ہے اور تم میں سے بہتر دین اس کا ہے جس میں پرہیزگاری ہے۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

---

❶ كتاب السنة، باب الوصاة بطلبة العلم، رقم الحديث (201/1)

❷ صحيح سنن ابن ماجة للالباني، ابواب الزهد، باب مثل الدنيا (3320/2)

❸ صحيح الجامع الصغير، للالباني، الجزء الرابع، رقم الحديث 4090

مسئلہ 103 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز استغفار کرتی ہے۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ((من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتھا رضا لطالب العلم وان طالب العلم یستغفر لہ من فی السماء والارض حتی الحیتان فی الماء)) رواہ ابن ماجۃ ❶ (صحیح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص علم کی خاطر سفر طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے گھر سے نکلنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 105 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 106 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والا رسول اکرم ﷺ کی وراثت سے اپنا حصہ پاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 48 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم رقم الحدیث (182/1)

فَضْلُ تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْد

قرآن مجید سکھانے کی فضیلت

مسئلہ 107 قرآن مجید کا علم سکھانے والا شخص دیگر تمام علوم سکھانے والوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 قرآن پاک کا علم سکھانے والے انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی چودھویں کے چاند کو ستاروں پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی وراثت چھوڑتے ہیں جس نے (جتنا) علم حاصل کیا اس نے اتنا ہی انبیاء علیہم السلام کی وراثت سے زیادہ حصہ پایا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 قرآن مجید سکھانے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

---

1. كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث 5027
2. كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث (182/1)

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 110 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هُمْ؟ قَالَ ((هُمْ اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ ہیں قرآن والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 قرآن مجید کا علم سکھانے والوں کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِهِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ اَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے میری اس مسجد میں آئے اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے (دنیوی) مقصد کے لئے آئے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کی نظر دوسرے کے مال پر ہو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب السنة باب فضل من تعلم القرآن وعلمه رقم الحديث (178/1)

❷ كتاب السنة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم رقم الحديث (186/1)

مسئلہ 112 قرآن سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسئلہ 113 قرآن سکھانے والوں کے لئے فرشتے اور زمین و آسمان کی دیگر تمام مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹیاں اور مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عالم اور دوسرا عابد تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر حاصل ہے۔“ پھر ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز زمین و آسمان کی ساری مخلوق حتیٰ کہ بلوں میں چیونٹیاں اور (پانی میں) مچھلیاں تک ان کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 قرآن مجید کی دو آیات کسی کو سکھا دینا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِیَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِیْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟)) فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: ((اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] كتاب العلم باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة

[2] كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، رقم الحديث 1873

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ”تم میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (مدینہ منورہ کے دو بازاروں کا نام ہے) جائے اور وہاں سے اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں (بلا قیمت) بغیر گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟“ ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ہم سب چاہتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو پھر مسجد میں جاؤ اور کسی کو قرآن مجید کی دو آیتیں سکھا دو یا خود پڑھ لو تو وہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی تین آیتیں تین اونٹنیوں سے، چار آیات چار اونٹنیوں سے اسی طرح جتنی آیات ہوں گی اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اساتذہ کو ان کے شاگردوں کے نیک اعمال کا ثواب بھی ملتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ➊ (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کے لئے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 قرآن مجید کا علم سکھانے والے کے اجر و ثواب کا سلسلہ اس کے مرنے کی بعد بھی اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کے شاگرد علم پھیلاتے رہیں اور اس پر عمل کرتے رہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

➊ صحیح سنن ابن ماجہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم الحدیث (196/1)

فَضْلُ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت

مسئلہ 118 جس شخص کو جتنا زیادہ قرآن یاد ہوگا جنت میں اس کے درجات اتنے ہی زیادہ بلند ہوں گے۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((یُقَالُ یعنی لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فإن منزلک عند آخر آیة تقرأ بها)) رواہ الترمذی [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا اور (درجات) چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا درجہ وہاں ہے جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 133، 132 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 120 زبانی قرآن مجید یاد کرنے والا قیامت کے روز معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر 2379/3

اَلْاَمْرُ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ لِمَنْ حَفِظَهُ

یاد شدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم

مسئلہ 101 زبانی یاد شدہ قرآن مجید کو مسلسل یاد رکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اونٹ کی نسبت قرآن اپنے بندھن سے جلدی نکل جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا ، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پاؤں سے بندھے ہوئے اونٹ کی، اگر اس کا مالک اس کی نگرانی کرے تو موجود رہتا ہے اور اگر کھلا چھوڑ دے تو نکل جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 102 قرآن مجید کی حفاظت کے لئے دن رات قرآن مجید پڑھتے رہنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب قرآن یاد کرنے والا کھڑا

---

[1] کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضائل القرآن، باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1844
[2] کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1839
[3] کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث 1840

کس نے اور دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 123 اگر کوئی شخص آیت بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے ''میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔''

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ((بئسما للرجل أن یقول نسیت سورۃ کیت وکیت أو نسیت آیۃ کیت وکیت بل ھو نُسِّی)) رواہ مسلم[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی آدمی کے لئے یوں کہنا بہت برا ہے کہ میں قرآن آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہئے میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی ﷺ یستمع قراءۃ رجل فی المسجد فقال ((رحمہ اللہ لقد أذکرنی آیۃ کنت أنسیتھا)) رواہ مسلم[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی تلاوت سن رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھول گیا تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 124 غفلت کی وجہ سے قرآن مجید یاد کر کے بھلا دینے کی سزا۔

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ فی الرؤیا قال ((أما الذی یثلغ رأسہ بالحجر فإنہ الرجل یأخذ القرآن فیرفضہ وینام عن الصلاۃ المکتوبۃ)) رواہ البخاری[3]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب الأمر بتعھد القرآن، رقم الحدیث 1843
2. کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب الأمر بتعھد القرآن، رقم الحدیث 1838
3. کتاب الجمعۃ، ابواب التھجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الرأس، رقم الحدیث 1143

فَضْلُ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَ اِسْمَاعِهِ

قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت

مسئلہ 125 توجہ اور خاموشی سے قرآن مجید کی تلاوت سننے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (204:7)

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" (سورہ اعراف، آیت نمبر 204)

مسئلہ 126 قرآن مجید کی تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔

﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝﴾ (78:17)

"فجر کی نماز میں قرآن سننے کے لئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 78)

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ؓ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: ((وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

---

[1] كتاب فضائل القرآن، باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن، رقم الحديث 5018

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچے چنانچہ اسے اپنے پاس اٹھا لیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو ایک سائبان نظر آیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ اسے مسلسل دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ غائب ہو گیا صبح ہوئی تو حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہو، اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہو۔" (یہ تمہاری سعادت کی بات ہے جو پیش آئی ہے) حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل ہی نہ دے وہ گھوڑے کے بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی (اور اسے اپنے پاس کر لیا) پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو مجھے سائبان نظر آیا جس میں چراغوں جیسی کوئی چیز روشن تھی میں (گھر سے) باہر نکلا (تاکہ اچھی طرح اسے دیکھ سکوں) لیکن وہ غائب ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تو جانتا ہے وہ کیا تھا؟" حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "نہیں!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ فرشتے تھے جو تمہاری (اچھی) آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑھیں اور وہ سنیں۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ قَالَ: وَسَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَبَكٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے

---

❶ كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضائل القرآن، باب قراءة القرآن على اهل الفضل على المفضول، رقم الحديث 1865

مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ البینۃ تلاوت کروں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (یہ سن کر خوشی سے) رونے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے قاری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استاد تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کے لئے انہیں ہی امام مقرر فرمایا تھا۔

مسئلہ 128 دوسروں سے قرآن مجید سننا آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 273 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 129 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت اچھی قراءت کرنے والے صحابہ سے قرآن مجید سنتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 289 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 130 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت کا ذکر رسول اکرم ﷺ سے کیا تو دونوں کھڑے ہو کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے رہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 131 ایک صحابی کی تلاوت آپ ﷺ غور سے سن رہے تھے۔ آپ ﷺ کو ایک بھولی ہوئی آیت یاد آ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✲✲✲

فَضْلُ الْوَالِدَيْنِ لِتَعْلِيمِ وَلَدِهَا

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت

مسئلہ 132 اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا وما فیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔

مسئلہ 133 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاجپوشی کی جائے گی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں جنت میں ہمیشہ رہنے کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجِیْءُ الْقُرْآنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ : هَلْ تَعْرِفُنِیْ ؟ اَنَا الَّذِیْ کُنْتُ اُسْهِرُ لَیْلَکَ وَاُظْمِیْ هَوَاجِرَکَ وَاِنَّ کُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهٖ وَاَنَا لَکَ الْیَوْمَ مِنْ وَرَاءِ کُلِّ تَاجِرٍ فَیُعْطَی الْمُلْکَ بِیَمِیْنِهٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ وَیُکْسٰی وَالِدَاهُ حُلَّتَیْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَیَقُوْلَانِ : یَا رَبِّ ! اَنّٰی لَنَا هٰذَا ؟ فَیُقَالُ : بِتَعْلِیْمِ وَلَدِکُمَا الْقُرْآنَ — وَاِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ یُقَالُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ : اِقْرَاْ وَارْقَ فِی الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ مَعَکَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا اور پوچھے گا "مجھے پہچانتے ہو؟" میں ہی وہ

---

[1] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی الجزء السادس القسم الثانی رقم الحدیث 2829

فَضَائِلُ بَعْضِ السُّوَرِ الْقُرْآنِيَّةِ

بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

① فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ کی فضیلت

مسئلہ 134 سورہ فاتحہ جیسی فضیلت رکھنے والی سورہ امت محمدیہ ﷺ سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی۔

مسئلہ 135 سورہ فاتحہ کا دوسرا نام قرآن عظیم ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ ، وَ لَا فِي الْإِنْجِيْلِ ، وَلَا فِي الزَّبُوْرِ ، وَ لَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَ إِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابی بن کعب ﷺ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، سورہ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی ، نہ انجیل میں ، نہ زبور میں ، یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہوں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ فاتحہ کے مختلف نام جو قرآن مجید یا احادیث [illegible] ① ام القرآن ② سبع مثانی (جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے) ③ قرآن عظیم ④ [illegible] ⑤ [illegible] [illegible]

مسئلہ 136 سورہ فاتحہ سارے قرآن مجید کا نچوڑ ہے۔

---

❶ ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی فضل فاتحة الكتاب رقم الحديث (2311/3)

عن ابی سعید بن المعلی ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ ((اُمُّ الْقُرْآنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِی وَ الْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ)) رواه البخاری❶

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ام القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) ہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 117 سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

مسئلہ 118 سورہ فاتحہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

عن ابی هریرة ﷺ قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول ((قال الله تعالی : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَیْنِی وَ بَیْنَ عَبْدِی نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾ قَالَ اللّٰهُ : حَمِدَنِی عَبْدِی ، وَاِذَا قَالَ ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ﴾ قَالَ اللّٰهُ : اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِی ، فَاِذَا قَالَ ﴿ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ ﴾ قَالَ : مَجَّدَنِی عَبْدِی وَ قَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِی ، فَاِذَا قَالَ ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ ﴾ قَالَ : هٰذَا بَیْنِی وَ بَیْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ ، فَاِذَا قَالَ ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ ﴾ قَالَ : هٰذَا لِعَبْدِی وَ لِعَبْدِی مَا سَأَلَ)) رواه مسلم❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے لہٰذا میرا بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری تعریف کی۔'' جب بندہ کہتا ہے ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری ثناء کی۔'' اور ایک مرتبہ یوں فرماتا ہے'' بندے نے اپنے کام

❶ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل فاتحة الکتاب ، رقم الحدیث [illegible]

❷ کتاب الصلاة ، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة ، رقم الحدیث 678

میری تعریف کی ہے۔" اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مالک یوم الدین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔" اور جب بندہ کہتا ہے ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاملہ ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔" جب بندہ کہتا ہے ﴿اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "اس بندے کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اس کے علاوہ جس چیز کا سوال کرے گا وہ بھی اسے دوں گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 تمام جسمانی عوارض کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا کا باعث ہے۔ ان شاء اللہ!

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی "اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں، کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟" ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا حالانکہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے، لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا ساتھ ہی دودھ بھی پلایا۔ جب دم کرنے والا واپس لوٹ آیا تو ہم نے اس سے پوچھا "کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے" یا یوں کہا "کیا تو دم کرتا ہے؟" اس نے کہا "نہیں! میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھی اور پھونک ماردی۔" بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے نبی اکرم

---

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحۃ الکتاب، رقم الحدیث 5007

ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 140 جادو، جنون، مرگی اور سایہ جیسی بیماریوں میں صبح و شام تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا : إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحیح)

حضرت خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ (وہ دوران سفر) وہ ایک قوم سے گزرے تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا "تم اس آدمی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت لے کر آئے ہو، لہٰذا ہمارے آدمی کو دم کر دو۔" پھر وہ ایک آدمی کو لائے جو دیوانہ تھا اور رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ صحابی نے تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ صحابی جب سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے تو معمولی سی تھوک منہ میں جمع کرتے اس پر پھونک مار دیتے۔ تین دن کے بعد وہ آدمی ہشاش بشاش ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہو۔ ان لوگوں نے صحابی کو اس کا کچھ معاوضہ دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھاؤ، میری عمر جس کے اختیار میں ہے اس کی قسم! بعض لوگ جھوٹے دم کر کے معاوضہ لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کر کے معاوضہ لیا ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 سورۂ فاتحہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نور ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

---

❶ کتاب الطب، باب فی کسب الاطباء، رقم الحدیث (2918/2)

② فَضْلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی فضیلت

مسئلہ 142 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے اس گھر میں شیطان جن داخل نہیں ہوسکتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ ، وَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ الْبَقَرَةُ لاَ یَدْخُلُهُ الشَّیْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 سورہ بقرہ کی تلاوت اور سماعت جادو کا بہترین علاج ہے۔

مسئلہ 144 کوئی جادوگر سورہ بقرہ پر غالب نہیں آسکتا۔

مسئلہ 145 سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے سے گھر میں خیر و برکت رہتی ہے۔

مسئلہ 146 سورہ بقرہ کی تلاوت ترک کرنے سے گھر خیر و برکت سے محروم ہوجاتا ہے۔

مسئلہ 147 قیامت کے روز سورہ بقرہ اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ ، فَاِنَّهُ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهِ ، اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَاِنَّهُمَا تَأْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَ لاَ تَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة و آية الكرسي

[2] كتاب صلاة المسافرين، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم الحديث 1874

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا (خصوصاً) دو روشن سورتوں کی تلاوت کرو، سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران قیامت کے روز اس طرح قطار میں آئیں گی جیسے دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورہ بقرہ (ضرور) پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 سورہ بقرہ قرآن مجید کی چوٹی ہے۔

مسئلہ 149 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ سَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورہ بقرہ ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت "قرآنی آیات کی فضیلت" کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ فَضْلُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ
سورہ آل عمران کی فضیلت

مسئلہ 150 قیامت کے روز سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران، قرآن مجید کی قیادت کرتی ہوئی آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔

---

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني، الجزء الثاني، رقم الحديث 588

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلِ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ ، مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ ، قَالَ : ((كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ ، بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قیامت کے روز قرآن مجید لایا جائے گا اور جو لوگ قرآن پر عمل کرتے تھے وہ بھی لائے جائیں گے۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آگے آگے ہوں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں جنہیں میں آج تک نہیں بھولا ① وہ دونوں سورتیں بادل کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گی یا ② دو کالے رنگ کی چھتریاں ہوں گی جن میں روشنی چھن رہی ہوگی یا ③ وہ قطار بند پرندوں کی ہوں گی اور وہ اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دو سری حدیث مسئلہ نمبر 147 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

④ فَضْلُ سُوْرَةِ هُوْدٍ

سورہ ہود کی فضیلت

مسئلہ 151 سورہ ہود، سورہ الواقعہ، سورہ المرسلات، سورہ النبا، اور سورہ التکویر میں بیان کئے گئے واقعات فکر آخرت پیدا کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ!

---

❶ كتاب صلاة المسافرين ، أبواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة ، رقم الحديث 1876

❷ أبواب تفسير القرآن ، باب و من سورة الواقعة

[illegible]

مسئلہ 194 سورہ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کرنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من قرأ سورة الكهف كما انزلت كانت له نورا يوم القيامة من مقامه الى مكة ومن قرأ عشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يضره رواه الطبراني ❶ (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے سورہ کہف اس طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگی۔ مکہ سے لے کر اس کی جائے قیام تک۔ اور جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں پھر دجال نکلا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible]

مسئلہ 195 جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کرنے والے کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کیا جاتا ہے۔

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال «من قرأ سورة الكهف في يوم الجمعة اضاء له من النور ما بين الجمعتين» رواه الحاكم والبيهقي ❷ (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے۔" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني الجزء السادس القسم الاول رقم الحديث 2651

❷ صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء الخامس رقم الحديث 6346

وضاحت : [illegible]

[illegible]

⑦ فضل سورة السجدة

سورہ سجدہ کی فضیلت

مسئلہ 156 رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ السجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 163 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 157 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑧ فضل سورة الزمر

سورہ الزمر کی فضیلت

مسئلہ 158 رات سونے سے پہلے رسول اکرم ﷺ سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑨ فضل سورة الفتح

سورہ فتح کی فضیلت

مسئلہ 150 سورۃ الفتح آپ ﷺ کو دنیا و ما فیہا کی ہر نعمت سے زیادہ محبوب تھی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلاً فَسَأَلَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ . قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي ، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، قَالَ : فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ « لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ » ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پوچھا، پھر بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ تیسری بار پوچھا تب بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں سوچا) "تجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین بار بڑی عاجزی سے سوال کیا لیکن تینوں بار آپ ﷺ نے تجھے کوئی جواب نہیں دیا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنا اونٹ تیز کیا اور لوگوں سے آگے نکل گیا لیکن اس بات سے ڈر رہا تھا کہ میرے ہی متعلق قرآن مجید نازل نہ ہو جائے اتنے میں ایک پکارنے والے نے زور سے (میرا نام) پکارا۔ میں نے دل میں سوچا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل ہونے کا خدشہ ثابت ہو گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "آج رات مجھ پر ایک سورۃ نازل کی گئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

❶ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورۃ الفتح ، رقم الحدیث 5012

⑩ فَضْلُ سُوْرَةِ الْوَاقِعَة

سورہ واقعہ کی فضیلت

مسئلہ ١٦٠ سورہ واقعہ میں بیان کئے گئے قیامت کے ہولناک واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑪ فَضْلُ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

سورہ جمعہ کی فضیلت

مسئلہ ١٦١ رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑫ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُنَافِقُوْن

سورہ منافقون کی فضیلت

مسئلہ ١٦٢ رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

⑪ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُلْکِ

سورہ الملک کی فضیلت

مسئلہ 163 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لاَ یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ ﴿ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ ﴾ وَ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی تلاوت نہ فرما لیتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ الم تنزیل کا دوسرا نام سورہ سجدہ ہے۔

مسئلہ 164 سورہ ملک کی روزانہ تلاوت عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُوْرَةُ تَبٰرَکَ هِیَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ﴾ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 سورہ ملک قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلاَثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهُ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک

---

❶ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورۃ الملک (2315/3)

❷ سلسلۃ احادیث الصحیحۃ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1140

❸ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورۃ الملک ، رقم الحدیث (2316/3)

سورۃ ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورۃ ﴿تبارک الذی بیدہ الملک﴾ ہے۔'' اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی اور اسے جنت میں داخل کروا دیا جائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ اِلاَّ ثَلاَثُوْنَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتّٰى اَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَ هِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک تیس آیات والی سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کروا دیا جائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 سورہ ملک خود پڑھنی چاہئے اپنے بیوی بچوں، حتی کہ اپنے ہمسایوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ اَلاَ اُتْحِفُكَ بِحَدِيْثٍ تَفْرَحُ بِهَا ؟ قَالَ : بَلٰى ، قَالَ : اِقْرَاْ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ عَلِّمْهَا اَهْلَكَ وَ جَمِيْعَ وَلَدِكَ وَ صِبْيَانَ بَيْتِكَ وَ جِيْرَانَكَ فَاِنَّهَا الْمُنْجِيَةُ وَالْمُجَادِلَةُ تُجَادِلُ اَوْ تُخَاصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّهَا لِقَارِئِهَا وَ تَطْلُبُ لَهُ اَنْ يُنْجِيَهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ يُنْجِيْ بِهَا صَاحِبَهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک آدمی سے کہا ''کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث ہدیہ کروں جس سے تو خوش ہو جائے؟'' اس آدمی نے کہا ''کیوں نہیں، ضرور۔'' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا ''سورہ تبارک الذی بیدہ الملک خود بھی پڑھو، اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پڑھنا سکھاؤ اس لئے کہ وہ (قیامت کے روز عذاب سے) نجات دلانے والی اور جھگڑا کرنے والی ہے۔ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اپنے رب سے جھگڑا کرے

---

[1] صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3538

[2] ابن کثیر، تفسیر سورۃ الملک

کی اور اس کے لیے جہنم کے عذاب سے نجات طلب کرے گی ۔ یہ سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بھی بچائے گی ۔ اسے ابن شیبہ نے نقل کیا ہے۔

❁ ❁ ❁

⑭ فَضْلُ سُوْرَةِ الدَّهْرِ

سورہ دھر کی فضیلت

مسئلہ 168 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورہ السجدہ اور سورہ الدھر تلاوت فرمایا کرتے ۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة الم تنزيل السجدة و هل اتى على الانسان حين من الدهر و ان النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين . رواه مسلم ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرماتے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

❁ ❁ ❁

⑮ فَضْلُ الْمُسَبِّحَاتِ

مسبحات کی فضیلت

مسئلہ 169 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ۔

عن عرباض بن سارية رضي الله عنه انه حدثه ان النبي ﷺ كان يقرأ المسبحات قبل ان يرقد و يقول ((ان فيهن اية خير من الف اية)) رواه الترمذي ❷ (صحيح)

---

❶ كتاب الجمعة، باب ما يقرء في يوم الجمعة، رقم الحديث 2031

❷ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء [illegible] [2333/3]

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے: "ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اضافت: [illegible] مسبحات سے مراد وہ سورتیں ہیں جو سبح یا یسبح سے شروع ہوتی ہیں [illegible] الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن، الاعلیٰ۔
[illegible]

⊛ ⊛ ⊛

⑯ فضل سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

سورہ المرسلات کی فضیلت

مسئلہ ١٦٠ سورہ المرسلات میں بیان کئے گئے قیامت کے واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊛ ⊛ ⊛

⑰ فضل سُوْرَةُ النَّبَاء

سورہ النباء کی فضیلت

مسئلہ ١٦١ سورہ النباء کی تلاوت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊛ ⊛ ⊛

⑱ فضل سُوْرَةُ التَّكْوِير

سورہ التکویر کی فضیلت

مسئلہ 172 سورہ التکویر کی تلاوت کرنے والا کھلی آنکھوں سے قیامت کی مناظر دیکھتا ہے۔

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : «من سره أن ينظر إلى يوم القيامة كأنه رأي عين فليقرأ ﴿إذا الشمس كورت﴾ و ﴿إذا السماء انفطرت﴾ و ﴿إذا السماء انشقت﴾» رواه الترمذي ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنی آنکھوں سے قیامت کا منظر دیکھنا پسند کرتا ہے اسے سورہ التکویر، سورہ الانفطار اور سورہ الانشقاق کی تلاوت کرنی چاہئے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۞۞۞

⑲ فضل سورة الانفطار

سورہ الانفطار کی فضیلت

مسئلہ 173 قیامت کی یاد تازہ کرنے کے لئے سورہ الانفطار کی تلاوت کرنی چاہئے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

⑳ فضل سورة الانشقاق

سورہ الانشقاق کی فضیلت

---

❶ ابواب تفسير القرآن ، باب ومن سورة اذا الشمس كورت

مسئلہ 174 سورہ الانشقاق کی تلاوت آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

㉑ فَضَائِلُ سُوْرَةِ الْاَعْلٰى

سورہ الاعلیٰ کی فضیلت

مسئلہ 175 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ فِي الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ وَ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نعمان بن بشیر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ اکٹھے آتے تب بھی دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

㉒ فَضْلُ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

سورہ الغاشیہ کی فضیلت

---

❶ کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، رقم الحدیث 2028

مسئلہ 177 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 175 کے تحت ملاحظہ ہو۔

❁❁❁

㉑ فضائل سورة الكافرون

سورۃ الکافرون کی فضیلت

مسئلہ 178 ایک مرتبہ سورۃ الکافرون پڑھنے کا ثواب ایک چوتھائی قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ تعدل نصف القرآن و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تعدل ثلث القرآن و ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تعدل ربع القرآن. رواه الترمذي❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سورۃ الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورۃ الاخلاص ایک تہائی کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2318

[illegible]

مسئلہ 179 سورۃ الکافرون، مومن کو شرک سے بری کرنے والی سورت ہے۔

---

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ الکافرون، رقم الحدیث (2318/3)

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِيْ ، فَقَالَ ((اِقْرَأْ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز بتائیے جو میں سوتے وقت پڑھوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھو یہ شرک سے بری کرنے والی سورہ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 فجر کی دو سنتوں میں سورہ الاخلاص اور سورہ الکافرون پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَتِ السُّوْرَتَانِ يُقْرَأُ بِهِمَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی بہترین سورتیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ہیں۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا زہریلے جانور کے کاٹنے کا بہترین علاج ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَ لَا غَيْرَهُ)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَ مِلْحٍ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَ يَقْرَأُ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❸ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دوران نماز نبی اکرم ﷺ کو بچھو نے کاٹ لیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”اللہ لعنت کرے بچھو پر یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔“ پھر آپ ﷺ نے

---

❶ ابواب الدعوات ، باب [illegible] القرآن عند المنام ، رقم الحديث (2709/3)
❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 1480
❸ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 548

پانی اور نمک منگوایا اور (اسے) دونوں (یعنی) اور نماز کا ٹنے کی جگہ پر ملا اور ساتھ سورۃ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 182 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْإِخْلَاصِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ احد تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

(21) فَضْلُ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص کی فضیلت۔

---

❶ كتاب الحج، باب ما جاء ما يقرأ في ركعتي الطواف

❷ صحيح سنن النسائي، للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 1640

مسئلہ 184 سورہ اخلاص پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ بعث رجلا على سرية و كان يقرأ لأصحابه في صلاتهم فيختم بـ﴿قل هو الله أحد﴾ فلما رجعوا ذكر ذلك لرسول الله ﷺ فقال ((سلوه لأي شيء يصنع ذلك)) فسألوه فقال لأنها صفة الرحمن فأنا أحب أن أقرأ بها فقال رسول الله ﷺ ((أخبروه أن الله يحبه)) رواه مسلم ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا وہ صاحب جب نماز پڑھاتے تو اپنی قراءت سورہ اخلاص پر ختم کرتے، جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس سے دریافت کرو وہ ایسا کیوں کرتا رہا؟“ لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا ”یہ سورہ رحمن کی صفت بیان کرتی ہے لہٰذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔“ (یہ جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے آگاہ کر دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مسئلہ 186 رسول اکرم ﷺ نے روزانہ رات سونے سے پہلے سورہ اخلاص پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال ((أيعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن؟)) قالوا و كيف يقرأ ثلث القرآن؟ قال ((﴿قل هو الله أحد﴾ تعدل ثلث القرآن)) رواه مسلم ②

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تمہارے لئے ممکن نہیں کہ روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ایک تہائی قرآن ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سورہ اخلاص ﴿قل هو الله احد﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

① کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ ﴿قل هو الله احد﴾ رقم الحدیث 1347

② کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ ﴿قل هو الله احد﴾ رقم الحدیث 1344

مسئلہ 147 سورہ اخلاص سے محبت اور اس کی کثرت تلاوت جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال اقبلت مع النبي ﷺ فسمع رجلا يقرأ ﴿قل هو الله احد﴾ فقال رسول الله ﷺ ((وجبت)) قلت وما وجبت؟ قال ((الجنة)) رواه الترمذي ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ﴿قل ھو اللہ احد﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کے لئے واجب ہوگئی۔'' میں نے عرض کیا ''کیا واجب ہوگئی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كان رجل من الانصار يؤمهم في مسجد قباء فكان كلما افتتح سورة يقرأ لهم في الصلاة يقرأ بها افتتح بـ ﴿قل هو الله احد﴾ حتى يفرغ منها ثم يقرأ بسورة اخرى معها وكان يصنع ذلك في كل ركعة فكلمه اصحابه فقالوا انك تقرأ بهذه السورة ثم لا ترى انها تجزئك حتى تقرأ بسورة اخرى فاما ان تقرأ بها واما ان تدعها وتقرأ بسورة اخرى قال ما انا بتاركها ان احببتم ان اؤمكم بها فعلت وان كرهتم تركتكم وكانوا يرونه افضلهم وكرهوا ان يؤمهم غيره فلما اتاهم النبي ﷺ اخبروه الخبر فقال ((يا فلان ما يمنعك مما يأمر به اصحابك؟ وما يحملك ان تقرأ هذه السورة في كل ركعة؟)) فقال يا رسول الله ﷺ اني احبها فقال رسول الله ﷺ ((ان حبها ادخلك الجنة)) رواه الترمذي ❷ (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مسجد قبا میں لوگوں کی امامت کراتا تھا وہ جب بھی نماز میں کسی سورہ کی تلاوت کرتا تو پہلے ﴿قل ھو اللہ احد﴾ پڑھتا اس کے بعد کوئی دوسری سورہ تلاوت کرتا ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا لوگوں نے اسے کہا ''تم پہلے سورہ اخلاص پڑھتے ہو پھر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سورہ تمہارے لئے کافی نہیں اور کوئی دوسری سورہ بھی ساتھ پڑھتے ہو تمہیں چاہئے کہ یا تو سورہ اخلاص ہی پڑھو یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورہ پڑھ لو۔'' اس نے کہا ''میں سورہ اخلاص تو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم پسند کرتے

❶ ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء في سورة الاخلاص ، رقم الحديث (2322/3)
❷ ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء في سورة الاخلاص ، رقم الحديث (2323/3)

ہو تو میں تمہاری امامت کرتا ہوں اور ناپسند کرتے ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ لوگ اس شخص کو اپنے درمیان سب سے زیادہ افضل سمجھتے تھے، لہٰذا انہوں نے کسی دوسرے کو امام بنانا پسند نہ کیا۔ جب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ”تو نے اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانی اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیوں کرتے رہے؟“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 188 دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔

عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ ((من قرأ ﴿قل هو الله احد﴾ حتى يختمها عشر مرات بنى الله له بيتا في الجنة)) رواه احمد ❶ (صحيح)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ﴿قل ھو اللہ احد﴾ ختم تک دس بار پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ الاخلاص پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله ﷺ ((يوشك الناس يتساءلون بينهم حتى يقول قائلهم هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله عز وجل؟ فاذا قالوا ذلك فقولوا الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ثم ليتفل احدكم عن يساره ثلاثا وليستعذ من الشيطان)) رواه ابوداؤد ❷ (حسن)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”ایک وقت آئے گا لوگ ایک دوسرے سے (بہت زیادہ) سوال کریں گے حتی کہ ایک کہنے والا کہے گا

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة، للالباني، الجزء الثاني، رقم الحديث 589

❷ كتاب السنة، باب في الجهمية

''اچھا مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے ، اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے ؟'' جب لوگ ایسی بات کریں تو کہنا ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ ''اللہ ایک ہے ، اللہ بے نیاز ہے ، نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ۔'' پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوک کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے ۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ 190 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 182 کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ 191 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ ، دوسری میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ 192 نماز فجر کی پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور دوسری میں یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا مسنون ہے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 180 کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

㉙ فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَلَقِ

سورہ الفلق کی فضیلت

مسئلہ 193 سورہ الفلق اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ ((لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ (اونٹنی پر) سوار تھے ۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا'' مجھے سورہ ہود او

❶ کتاب الاستعاذة ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین (5027/3)

سورہ یوسف پڑھتے ہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کے نزدیک سورہ فلق سے بہتر سورہ تم کوئی نہیں پڑھ سکتے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

(26) فضلُ مُعوّذتَين ❶

معوذتین کی فضیلت

مسئلہ 194 اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

مسئلہ 195 معوذتین آفاتِ سماوی مثلاً طوفان، زلزلہ، سیلاب، قحط سالی، آندھی اور ژالہ باری وغیرہ سے بھی اللہ کی پناہ مہیا کرتی ہیں۔

عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: بينا انا اسير مع رسول الله ﷺ بين الجحفة والابواء، اذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة، فجعل رسول الله ﷺ يتعوذ بـ ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ويقول: ((يا عقبة! تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما)) رواه ابو داود❷ (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جحفہ (جگہ کا نام) اور ابواء (جگہ کا نام) کے درمیان ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں آندھی اور شدید تاریکی نے آلیا۔ رسول اکرم ﷺ نے معوذتین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی شروع کر دی اور فرمایا "اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان سے بہتر کوئی سورت نہیں۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عن ابن عابس الجهني رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال له: ((الا اخبرك بافضل ما يتعوذ به المتعوذون؟)) قال: بلى يا رسول الله! قال: ((﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ هاتين السورتين)) رواه النسائي❸ (صحيح)

---

❶ معوذتین سے مراد قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ہیں۔
❷ مشكوة المصابيح، للالباني، كتاب فضائل القرآن، الفصل الثاني، رقم الحديث 2162
❸ كتاب الاستعاذة، باب ما جاء في سورتي المعوذتين، باب 1 (5020/3)

حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا "کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟" صحابی نے عرض کیا "کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸ رسول اکرم ﷺ نے سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد معوذتین پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ)) فَاَقْرَاَنِيْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِيْ فَقَالَ ((كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ؟ اِقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَ قُمْتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے دو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو ان سب سورتوں سے بہتر ہیں جنہیں لوگ پڑھتے ہیں؟" پھر آپ ﷺ نے مجھے ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھائی۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جن میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا "اے عقبہ! ان سورتوں کی بہت کچھ پائے اور پائیں گے؟" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "جب بھی سوئے تو یہ دونوں سورتیں پڑھو اور جب جاگو تب بھی یہ دونوں سورتیں پڑھو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹ رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ[2] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الاستعاذة، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین، رقم الحدیث 5434

[2] سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی، الجزء السادس، القسم الثانی، رقم الحدیث 1523

مسئلہ 198 انسانوں کی نظر بد اور جن شیاطین کے اثرات مثلاً جادو، سایہ جنون، وساوس، حسد اور شیطانی خیالات وغیرہ سے بچنے کے لئے معوذتین سے بڑھ کر موثر کوئی دعا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوَاهُمَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں ترک کردیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 199 رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی، جسے پڑھنے کے بعد رسول اکرم ﷺ مکمل طور پر جادو کے اثر سے آزاد ہوگئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 200 معوذتین جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے سب سے بہتر اور موثر دم ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 201 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف آسان ہوگی۔ ان شاء اللہ!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُثُ ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے

---

❶ ابواب الطب ، باب ما جاء في الرقية بالمعوذتين (1681/2)

❷ كتاب فضائل القرآن ، باب فضل المعوذات 5016

اوپر پھونکتے جب (مرض الموت میں) آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 معوذتین فضیلت اور اجر و ثواب کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ؟ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم نے غور کیا آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی آیات نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

㉗ فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ ، سُوْرَةِ الْفَلَقِ ، سُوْرَةِ النَّاسِ

سورہ اخلاص ، سورہ الفلق اور سورہ الناس کی فضیلت

مسئلہ 203 تورات ، زبور ، انجیل حتی کہ قرآن مجید میں بھی سورہ اخلاص ، سورہ الفلق اور سورہ الناس جیسے فضائل کی کوئی دوسری سورت نہیں۔

مسئلہ 204 رسول اکرم ﷺ نے صحابی کو روزانہ رات سوتے وقت سورہ اخلاص ، الفلق اور سورہ الناس پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَ اَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ اعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) قَالَ : ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ! اَمْلِكْ لِسَانَكَ وَ ابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ)) قَالَ : ثُمَّ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ! اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَا

❶ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة المعوذتين ، رقم الحديث 1348

أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الزَّبُورِ وَ لَا فِي الْإِنْجِيلِ وَ لَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهُنَّ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيهَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اے عقبہ! جو قطع رحمی کرے اس سے تو صلہ رحمی کر جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔“ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”عقبہ! اپنی زبان کو روک، اپنے گناہوں پر آنسو بہا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہ۔“ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی سورتیں نہ سکھاؤں کہ ان جیسی سورتیں نہ تورات میں نازل ہوئی ہیں نہ زبور میں نہ انجیل میں اور نہ قرآن میں۔ سن! تجھ پر کوئی ایسی رات نہ گزرنے پائے جس میں تو یہ سورتیں نہ پڑھے ① قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ② قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ③ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205 صبح شام تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ سورہ الفلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھنا تمام بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

عَنْ خُبَيْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَ ظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتُمْ ؟)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا. فَقَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا . ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا أَقُولُ؟ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَ حِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ[2] (حسن)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو تلاش کر لیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ ﷺ نے فرمایا ”کہو۔“ میں نے جواب

---

[1] سلسلۃ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، الجزء السادس، القسم الثانی، رقم الحدیث 2861

[2] ابواب النوم، باب ما یقول اذا اصبح، رقم الحدیث (4241/3)

فَضْـــــلُ بَعْضِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِیَّـــةِ

بعض قرآنی آیات کی فضیلت

① فضلُ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾ (1:1-7)

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 218 جس کھانے کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کھایا جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے۔

﴿ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ ﴾ (78:55)

"تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بڑی برکت والا ہے۔" (سورہ الرحمن، آیت نمبر 78)

عَنْ وَحْشِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ؟ قَالُوْا نَعَمْ! قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ یُبَارَكْ لَكُمْ فِیْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا "ہاں! یارسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "کھانا اکٹھے کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے میں برکت ڈال دیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الاطعمة، باب الاجتماع علی الطعام، رقم الحدیث (2657/2)

مسئلہ 209 جس کھانے سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور برکت اٹھالی جاتی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے پر شیطان (اپنا حصہ) حاصل ہو جاتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 210 رات سونے سے قبل دروازے بند کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے تو شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔

مسئلہ 211 جس چیز پر ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے شیطان اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(رات سونے سے قبل) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر بند کئے گئے دروازے شیطان کھول نہیں سکتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 جو کام ''بسم اللہ'' پڑھ کر کئے جائیں وہ شیاطین جنات کے شر ورو فتن سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ 213 سونے سے پہلے، گھر کے دروازے بند کرنے سے پہلے، روشنی بجھانے سے پہلے اور برتن ڈھانپنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ اَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا

---

❶ كتاب الاطعمة باب التسمية على الطعام رقم الحديث (3201/2)

❷ كتاب الاشربة باب تغطية الاناء رقم الحديث 5623

صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَحَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو گھروں میں روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان اور جن پھیل جاتے ہیں عشاء سے کچھ دیر بعد بچوں کو چھوڑ دو اور گھر کا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو چراغ بسم اللہ کہہ کر بجھاؤ، پانی کا برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھانپو اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی ڈھکن نہ ہو تو کوئی چیز آڑی رکھ دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مسئلہ 215 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے سے شیطان الگ ہو جاتا ہے اور آدمی شیطان کے شرور و فتن سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) قَالَ يُقَالُ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ وَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ترجمہ "اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں ہے۔" اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے سارے کاموں میں تیری رہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا

---

❶ کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ (3280)

❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 4249

اور محفوظ کیا گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 216 ''بسم اللہ'' کہنے سے جن شیاطین بنی آدم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ستر ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله رواه الترمذي ❶ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم (مرد و عورت) کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 بسم اللہ پڑھنے سے انسان شیطان کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه انه سمع النبي ﷺ يقول ((اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عزوجل عند دخوله وعند طعامه ، قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء)) رواه مسلم ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اور کھانا کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے ''یہاں تمہارے لئے نہ ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے'' اور جب آدمی اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے ''تمہیں یہاں ٹھکانہ مل گیا'' اور جب آدمی کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے ''تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 ہمبستری سے قبل بسم اللہ پڑھنے والے میاں بیوی کی اولاد کو اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ لو ان احدهم اذا اراد ان ياتي اهله قال ((بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا)) فانه ان يقدر بينهما ولد في ذلك لم يضره شيطان ابدا. متفق عليه ❸

❶ [illegible] الحديث (496/1)

❷ كتاب الاشربة ، باب آداب الطعام والشراب ، رقم الحديث 5262

❸ مختصر صحيح مسلم للالباني ، رقم الحديث 828

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس اولاد سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس ہم بستری کے دوران ان کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 "بسم اللہ" پڑھنے سے شیطان ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ قَالَ : كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهُ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ بِقُوَّتِيْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحیح)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اچانک گدھے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا "ہلاک ہو شیطان!" آپ ﷺ نے فرمایا "ایسے نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو اس سے شیطان کی تعظیم ہوگی اور وہ اکڑ کر گھر کے برابر (یعنی خوشی سے پھول کر کپا) ہو جائے گا اور وہ کہے گا کہ میرے پاس اسے گرانے کی طاقت ہے اگر بسم اللہ پڑھو گے تو اس سے شیطان حقیر اور ذلیل ہو گا حتی کہ مکھی کے برابر ہو جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 ناگہانی آفت آنے پر "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَ فِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ : أَنَا ، فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتّٰى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ ، فَقَالَ : حَسِّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ❷ (حسن)

---

❶ كتاب الأدب، باب لا يقال خبثت نفسي، رقم الحديث، باب رقم 85، (4168/3)

❷ كتاب الجهاد، باب ما يقول من يطعنه العدو، رقم الحديث (2951/2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غزوہ احد کے روز نبی اکرم ﷺ بارہ انصاریوں کے ساتھ الگ تھلگ رہ گئے۔ ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مشرکوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف پلٹتے ہوئے فرمایا ”ان لوگوں سے کون نمٹے گا؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں!“ چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تنہا گیارہ آدمیوں کے برابر قتال کیا حتی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر (مشرک کی تلوار کی) ایسی ضرب لگی جس سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کے منہ سے ”سی“ کی آواز نکلی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے حتی کہ لوگ بھی دیکھتے۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو (ناکام) پھیر دیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فضل ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾(2:156)

”اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 221 مصیبت اور پریشانی کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

﴿ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ ﴾(2:155-157)

”اور خوشخبری دے دیجئے صبر کرنے والوں کو جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ان کے رب کی طرف سے ان پر بڑا فضل اور بڑی رحمت ہوگی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 155 تا 157)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

---

❶ كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة، رقم الحديث 2126

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ اللہ عزوجل کے حکم کردہ کلمات ((انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا)) ترجمہ: "ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلہ میں ثواب عطا فرما اور اس (محروم شدہ) سے بہتر چیز عطا فرما۔" کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز عطا فرماتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

③ فضل ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ - (163:2)

" وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ " کہنے کی فضیلت

مسئلہ 222 وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے گی وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ① وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ "اور تمہارا الٰہ تو بس ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 163) ② اور سورہ آل عمران کی ابتدائی آیت یعنی الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ "الف لام میم، کوئی الٰہ نہیں مگر وہ زندہ و اور تھامنے والا ہے۔" (سورہ آل عمران، آیت نمبر 1 تا 2) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "اسم اعظم کے واسطے سے جو دعا کی جائے گی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔" (ابن ماجہ)

⊙⊙⊙

❶ کتاب جامع الدعوات، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء والصلاۃ، باب 65 (2764/3)

④ فضل ﴿ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و ...﴾ (201:2)

" ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و ... " کہنے کی فضیلت

مسئلہ ۱۱٦ سورہ بقرہ کی مذکورہ دعا بکثرت مانگنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان اکثر دعاء النبی ﷺ ﴿اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار﴾ (201:2) متفق علیہ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی " یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ " (سورہ بقرہ، آیت نمبر 201) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فضل آیۃ الکرسی (255:2)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

مسئلہ ۱۱۷ آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیات میں سے اعلیٰ اور افضل آیت ہے۔

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ ((یا ابا المنذر! اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم؟)) قال: قلت اللہ و رسولہ اعلم! قال: ((یا ابا المنذر! اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم؟)) قال: قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم، قال: فضرب فی صدری و قال ((لیھنک العلم ابا المنذر!)) رواہ مسلم [2]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کتاب اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟ " میں نے عرض کیا " اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ " آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا " اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب

---

[1] کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ، رقم الحدیث 6389

[2] کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکہف و آیۃ الکرسی، رقم الحدیث 1885

اللہ عنہ سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟" میں نے عرض کیا "اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" (آیۃ الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر (شاباش دینے کے لئے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا "ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَ ھُمْ فِیْ صُفَّۃِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَسَاَلَہٗ اِنْسَانٌ اَیُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ)) (2:255) رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُد[1]

حضرت ابن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صفہ (مسجد نبوی سے متصل مہاجرین کی رہائش گاہ) میں تشریف لائے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ بڑی اور عظمت والی آیت کون سی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (سورہ بقرہ آیت نمبر 255) (مراد پوری آیت الکرسی ہے) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو چوری، ڈاکے اور دیگر نقصانات سے اس کی حفاظت کرتا ہے نیز شیطان کی بری حرکتوں، مثلاً وساوس، جادو اور خوف وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِحِفْظِ زَکَاۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَ قُلْتُ : وَاللّٰہِ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ، قَالَ : اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِیَالٌ وَ لِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ ، قَالَ : فَخَلَّیْتُ عَنْہُ ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ ؟)) قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَ عِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ ، قَالَ ((اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُہٗ)) فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ، قَالَ : دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَ عَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ ، فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ! مَا فَعَلَ

---

[1] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 972

أسيرك؟» قلت: يا رسول الله ﷺ اشكا حاجة شديدة و عيالا فرحمته فخليت سبيله. قال: «أما إنه قد كذبك و سيعود» فرصدته الثالثة فجعل يحثو من الطعام فأخذته، فقلت: لأرفعنك إلى رسول الله ﷺ و هذا آخر ثلاث مرات إنك تزعم لا تعود ثم تعود. قال: دعني أعلمك كلمات ينفعك الله بها. قلت: ما هن؟ قال: إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ حتى تختم الآية فإنك لن يزال عليك من الله حافظ و لا يقربنك شيطان حتى تصبح، فخليت سبيله، فأصبحت، فقال لي رسول الله ﷺ «ما فعل أسيرك البارحة؟» قلت: يا رسول الله ﷺ زعم أنه يعلمني كلمات ينفعني الله بها فخليت سبيله، قال: «ما هي؟» قلت: قال لي: إذا أويت إلى فراشك، فاقرأ آية الكرسي من أولها حتى تختم الآية ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ و قال لي: لن يزال عليك من الله حافظ و لا يقربك شيطان حتى تصبح، و كانوا أحرص شيء على الخير. فقال النبي ﷺ «أما إنه قد صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاث ليال يا أبا هريرة؟» قال: لا، قال: «ذاك شيطان» رواه البخاري ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے صدقہ فطر کی حفاظت کے لئے نگران مقرر فرمایا (اس دوران میں) ایک شخص آیا اور اس نے غلے سے لپیں بھر بھر کر نکالنی شروع کر دیں، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ”میں تجھے ہر صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔“ وہ کہنے لگا ”میں محتاج آدمی ہوں، بال بچے دار ہوں اور سخت حاجتمند ہوں۔“ (لہذا معاف کر دو) چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ”ابوہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید حاجت کا اظہار کیا اور بال بچوں کا شکوہ کیا، میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خبردار رہنا، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔“ مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلے میں سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں غریب ہوں، عیالدار ہوں،

---

❶ كتاب الوكالة، باب اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا ... رقم الحديث 2311

الصدقة، فجئنا نصيب من طعامك. قال: فما يجيرنا منكم؟ قال: تقرأ آية الكرسي من سورة البقرة ﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قال: نعم. قال: إذا قرأتها غدوة أجرت منا حتى تمسي وإذا قرأتها حين تمسي أجرت منا حتى تصبح. قال أبي: فغدوت إلى رسول الله ﷺ فأخبرته بذلك فقال: ((صدق الخبيث)) رواه الحاكم ❶ (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کھجوروں کے گودام تھے۔ (ایک روز) انہوں نے کھجوروں میں کچھ کمی محسوس کی تو رات کو نگرانی کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک بالغ لڑکے کی عمر جیسا لڑکا آیا اور آکر سلام کہا۔ ابی بن کعب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا "جن ہو یا انسان؟" اس نے جواب دیا "جن ہوں۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا "اچھا اپنا ہاتھ دکھاؤ۔" ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دیکھا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح کا تھا کتے جیسے بال بھی تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے (تعجب سے) کہا "کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟" اس نے جواب دیا "(ہاں اور) جنوں کو معلوم ہے کہ ان میں میرے جیسا طاقتور کوئی نہیں۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا "یہاں کیسے آئے ہو؟" جن نے کہا "ہمیں پتہ چلا تھا کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو، لہٰذا تمہارے کھانے سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا "ہمیں (یعنی انسانوں کو) کون سی چیز تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟" جن نے پوچھا "کیا سورۃ بقرہ کی آیۃ الکرسی یعنی ﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ پڑھتے ہو؟" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں پڑھ سکتا ہوں۔" جن نے کہا "جب تو صبح کے وقت اسے پڑھے گا تو شام تک ہم سے پناہ میں آجائے گا اور جب شام کو پڑھے گا تو صبح تک پناہ میں آجائے گا۔" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "خبیث نے سچ کہا۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ((من قرأ آية الكرسي في دبر كل صلاة لم يحل بينه وبين دخول الجنة إلا الموت)) رواه النسائي في عمل اليوم والليلة ❷

(صحيح)

---

❶ تحقيق أبي عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش، الجزء الثاني، رقم الحديث 2108

❷ كتاب الحروف والقراءات، باب 1، رقم الحديث (3381/2)

رکھتی ہیں۔

مسئلہ 230 جس گھر میں مسلسل تین رات سورہ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھی جائیں، شیاطین اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیات اتاریں جن پر سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے اگر یہ آیات مسلسل تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 231 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک روز جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے ایک دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اور اپنا سر اٹھایا اور (نبی اکرم ﷺ کو) بتایا "یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا

---

❶ أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة (2311/3)

❷ كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، رقم الحديث 1877

سے دو نور ملے ہیں آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے ① فاتحۃ الکتاب اور ② سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑦ فضل ﴿اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (2:3)

"اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 212 اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 22 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

⑧ فضل ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...﴾ (3:190- 200)

سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت

مسئلہ 213 قیام اللیل کے لئے اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

⑨ فضل ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ...﴾ (21:87)

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 214 لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر جو دعا

مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَ هُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ [لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(87:21)] فَاِنَّهٗ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی "تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو (ہر عیب سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں۔" کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔" (سورہ انبیاء، آیت نمبر 87) اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

◉◉◉

⑪ فضل ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ...﴾(3:57)

"هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ ۲۱۴ شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو سورہ حدید کی درج ذیل آیت تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْئًا فَقُلْ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾(3:57) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب تو اپنے دل میں کھٹکا محسوس کرے تو یہ آیت تلاوت کر هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ "وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر اور باطن ہے وہی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔" (سورہ الحدید، آیت نمبر 3) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

◉◉◉

❶ صحیح سنن الترمذی، للألبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2785

❷ ابواب النوم، باب فی رد الوسوسة (4262/3)

فَضْلُ بَعْضِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَةِ
بعض قرآنی کلمات کے فضائل

① فَضْلُ ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾[1] (35:37)
"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 236 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا علم (یقین) ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 237 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار قیامت کے روز شفاعت کا باعث ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ اَوْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچے دل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا) سچی جان سے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 238 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کثرت سے وظیفہ اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ ہے۔

---

[1] (19:49)
[2] کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ، رقم الحدیث 136
[3] کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، رقم الحدیث 99

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بندہ سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سب سے افضل ذکر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الشُّکْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین شکر الحمد للہ ہے۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 240 ایک مرتبہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ علیه السلام لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ﷺ ! اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ اَنَّهَا قِیْعَانٌ وَ اَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچانا اور انہیں بتانا جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا شیریں ہے اس کی جگہ خالی ہے اور اس میں درخت اگانا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2839

❷ سلسلة الاحادیث الصحیحة، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1497

❸ ابواب الدعوات، باب فی ان غراس الجنة سبحان الله والحمد لله (2755/3)

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 241 موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ. رواہ ابو داؤد ❶ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لا الٰہ الا اللہ ہوں گے وہ جنت میں جائے گا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فضل سبحان اللہ (22:21)

"سبحان اللہ" کہنے کی فضیلت ❷

مسئلہ 242 سو بار "سبحان اللہ" کہنے سے ایک ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

عن سعد رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ ﷺ فقال ((ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ)) فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال ((یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ ویحط عنہ الف خطیئۃ)) رواہ مسلم ❸

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو؟" کسی صحابی نے عرض کیا "(یا رسول اللہ ﷺ!) ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر کوئی شخص سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 243 "سبحان اللہ" کا ایک مختصر وظیفہ جو اجر و ثواب میں طویل وظیفوں سے

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 3673
❷ [illegible] 68:26 ، 8:27 [illegible]
❸ کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم الحدیث 6853

افضل ہے۔

عَنْ جُوَیْرِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَہِیَ فِیْ مَسْجِدِہَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَہِیَ جَالِسَۃٌ ، فَقَالَ ((مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْہَا)) قَالَتْ نَعَمْ ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْہُنَّ [سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ])) رَوَاہُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جویریہ rضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا) نماز کی جگہ پر بیٹھی (وظیفہ کر رہی) تھیں۔ رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک (اپنے مصلے پر) بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جویریہ! جب سے میں (مسجد) گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وظیفہ کر رہی) ہو؟“ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفے کیا جائے تو وہ (چاروں کلمے) بھاری ہو جائیں، وہ کلمے یہ ہیں ((سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ)) ”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ)) ”اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ)) ”اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ)) ”اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس تعداد کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ“ کے ساتھ ”سُبْحَانَ اللّٰہِ“ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَ

❶ کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، رقم الحدیث 6915

الارض والصلاة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها)) رواه مسلم ❶

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''طہارت نصف ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ (کو نیکیوں سے) بھر دیتا ہے، نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صدقہ دلیل اور صبر روشنی ہے، قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا، ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے وہ (نیکی کر کے) آزاد کرا لیتا ہے (یا گناہ کر کے) ہلاک کر لیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 245 ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

③ فضل ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (45:6)

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنے کی فضیلت ❷

مسئلہ 246 ایک دفعہ الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 247 سُبْحَانَ اللّٰهِ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 248 اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سب سے بہتر کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 239 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 120

❷ مزید مقامات پر آیات ملاحظہ ہوں (45:6)،(43:7)،(10:10)،(39:14)

مسئلہ 249 نابالغ اولاد کی وفات پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدي؟ فيقولون نعم! فيقول قبضتم ثمرة فؤاده؟ فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد. رواه احمد والترمذي ① (صحيح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں "کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟" فرشتے کہتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟" فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میرے بندے نے کیا کہا؟" فرشتے کہتے ہیں "اس نے الحمد للہ کہا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔" اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 250 ایک مرتبہ الحمد للہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

④ فضل ﴿ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (78:55)

"ذو الجلال والاکرام" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 251 دعا مانگنے سے پہلے "ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" کہنا قبولیت دعا کا باعث ہے۔

عن انس رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال الظوا بيا ذا الجلال والاكرام

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 814

رواہ الترمذی[1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "دعا کرتے ہوئے یاذا الجلال والاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فضل ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (173:3)

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 252 شدید رنج و غم اور مصیبت میں یہ کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کر دیتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ قالها ابراهيم عليه السلام حين القي في النار و قالها محمد ﷺ حين قالوا ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا و قالوا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (173:3) رواہ البخاری[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت انہوں نے ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ کہا اور محمد ﷺ نے بھی اس وقت ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ کہا جب (بعض) لوگوں نے اہل ایمان سے کہا "بے شک لوگوں نے تمہارے خلاف ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو۔" یہ سن کر ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (سورہ آل عمران آیت نمبر 173) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible] حسبنا اللہ و نعم الوکیل [illegible]

[1] سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2797

[2] کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم﴾ رقم الحدیث 4563

اَلْقُرْآنُ شِفَــــــاءٌ

قرآن مجید شفاء ہے

مسئلہ 253 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت نفاق، حسد، بغض، لالچ، بخل، شکوک وشبہات اور وساوس جیسی بیماریوں سے شفا بخشتی ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ (10:57)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت آچکی ہے جس میں دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے اور وہ نصیحت اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (17:82)

"ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ﴾ (41:44)

"(اے محمد ﷺ!) کہو! یہ قرآن اہل ایمان کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔" (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 44)

مسئلہ 254 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت، دل کی پریشانی، اضطراب، خوف، گھبراہٹ اور بے چینی جیسی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾ (13:28)

ترجمہ: سن رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (سورہ الرعد، آیت نمبر 28)

مسئلہ 255 وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی دائیں جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 189 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 256 انسانوں کی نظر بد اور شیاطین جنات کے شر و رفتن سے بچنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 198 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 257 سورہ بقرہ کی تلاوت جادو سے محفوظ رہنے اور جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 258 سورہ بقرہ کی تلاوت (یا سماعت) جنات شیاطین کے اثرات ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 259 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر رکھتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 229 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 260 معوذتین کا دم جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے بہت ہی موثر علاج ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَأْمَنُهُ

آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی زرد ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ گرہ شدہ دھاگے نکال لائے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ... اور معوذتین کی آیات پڑھنے کی ہدایت کی آپ ﷺ آیت پڑھتے جاتے اور گرہ کھلتی جاتی حتی کہ ساری گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ بالکل شفایاب ہو گئے دوسری روایت میں ہے کہ گویا آپ ﷺ باندھے گئے تھے اور (معوذتین پڑھنے کے بعد) آزاد ہو گئے ہیں اس واقعہ کے بعد وہ شخص (جادو کرنے والا) آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اس کی موت تک اس سے بدلہ لیا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 261 بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" کہنا بنی آدم کو شرمگاہ کے فتنوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 262 جنون اور مرگی جیسی بیماریوں میں صبح و شام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 140 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 263 زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج سورہ فاتحہ کے دم سے کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 139 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 264 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا بھی زہریلے جانور کے کاٹے کا اکسیر علاج ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 265 برے خواب کے شر سے بچنے کے لئے تعوذ کی آیت پڑھنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا

الْسُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جو شخص ایسا خواب دیکھے جس میں وہ کوئی بری چیز محسوس کرے تو (جاگنے کے بعد) تین بار بائیں جانب تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو برا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اسے چاہئے کہ برا خواب کسی کو نہ بتائے اور اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسے خوش ہونا چاہئے اور اپنے خیر خواہ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانا چاہئے۔" (تاکہ کوئی حسد نہ کرے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قرآن مجید میں تعوذ کی آیت درج ذیل ہے۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ "اے میرے رب! میں شیطان کی وسوسہ اندازی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔"
② ذکر کردہ روایت کے علاوہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ لینا بھی درست ہے۔

مسئلہ 266 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف میں کمی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 201 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

① کتاب الرؤیا ، باب فی کون الرؤیا من اللہ ، رقم الحدیث 5902

اَلْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

قرآن مجید اور محمد رسول اللہ ﷺ

مسئلہ 207 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 208 دوران ہجرت سراقہ بن جعشم کے تعاقب کے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ... حَتّٰى أَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِيْ إِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا ؟ فَخَرَجَ الَّذِيْ أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عائشہ ؓ سے (واقعہ) ہجرت روایت ہے کہ دوران ہجرت سراقہ بن جعشم اپنے تعاقب کا واقعہ بیان

---

[1] کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ (799/1)

[2] کتاب المناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی ﷺ و اصحابہ الی المدینۃ 3906

کرتے ہوئے جاتا ہے) میں نے گھوڑا لیا اس پر سوار ہوا اور سرپٹ دوڑانے لگا حتیٰ کہ میں ان کے (یعنی نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے قریب پہنچ گیا اچانک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا۔ میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے تیر لیا اور فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ فال میری مرضی کے برعکس تھی لہٰذا میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی خلاف ورزی کرنے لگا پھر میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی رسول اکرم ﷺ (تلاوت میں) مشغول تھے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار (بے چینی سے) ادھر ادھر دیکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 269 دوران سفر بھی آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 270 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل، سورہ السجدہ، سورہ الزمر، سورہ ملک، مسبحات، سورہ اخلاص، سورہ الفلق، سورہ الناس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : احادیث مسئلہ نمبر 205/169/163/152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 271 رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں ہر سال قرآن مجید جبرئیل امین علیہ السلام کو سنایا کرتے تھے، سال وفات آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن مجید سنایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَ كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن

---

① مشکوۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2099

پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 272 قیام اللیل کے دوران میں آپ ﷺ سورۂ مائدہ کی ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے حتی کہ فجر ہوگئی۔

عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قام النبی ﷺ حتی اذا اصبح بآية والآية ﴿ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزيز الحكيم﴾ (5:118) رواه النسائی ① (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی وہ آیت یہ تھی ﴿ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزيز الحكيم﴾ (118:5) ترجمہ: ”اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔“ (سورۂ مائدہ، آیت 118) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 273 آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال لی النبی ﷺ ((اقرأ علیّ)) قلت: اقرأ علیک و علیک انزل؟ قال ((فانی احب ان اسمعه من غیری)) فقرأت علیه سورة النساء حتی بلغت ﴿فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد و جئنا بك على هؤلاء شهيدا﴾ (4:41) قال: ((امسک)) فاذا عيناه تذرفان. رواه البخاری ②

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ”مجھے قرآن سناؤ۔“ میں نے عرض کیا ”کیا میں آپ کو سناؤں، حالانکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں دوسروں سے قرآن مجید سننا پسند کرتا ہوں۔“ میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی۔

---

① كتاب الافتتاح، باب ترديد الآية 1/996

② كتاب التفسير، باب فكيف اذا جئنا من كل امة ... رقم الحديث 4582

جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ (41:4) (ترجمہ ”کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اس امت پر گواہی دینے کے لئے آپ کو لائیں گے۔“ (سورہ نساء، آیت 41) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حسبنا اللہ اب بس کرو۔“ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 رسول اکرم ﷺ تلاوت قرآن میں سب سے زیادہ خوش الحان تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت براء بن عازب ﷺ کہتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ تین پڑھتے ہوئے سنا ہے میں نے ایسا خوش الحان کسی کو نہیں پایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 صحابہ کرام ﷺ کی خوبصورت آوازوں میں تلاوت قرآن سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے اور صحابہ کرام ﷺ کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 287-292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 276 قیامت کے ذکر والی سورتوں نے آپ ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کردیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں لمبی قراءت فرماتے حتی کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج جاتے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هٰذَا

---

[1] كتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء، رقم الحديث 1039

ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی آپ ﷺ نے اتنی لمبی قراءت فرمائی کہ میں نے ایک بری حرکت کرنے کا ارادہ کیا حضرت ابووائل نے پوچھا "عبداللہ رضی اللہ عنہ کس بات کا ارادہ کیا؟" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 280 رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو کم عمر ہونے کے باوجود محض اس لئے طائف کا گورنر بنایا کہ انہیں وفد کے باقی ارکان میں سے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا اَصْغَرُ السِّتَّةِ الَّذِیْنَ وَفَدُوْا عَلَیْہِ مِنْ ثَقِیْفٍ وَذٰلِکَ اَنِّیْ کُنْتُ قَرَاْتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْقُرْآنَ یَنْفَلِتُ مِنِّیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ یَا شَیْطَانُ اُخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا اُرِیْدُ حِفْظَہٗ. رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (طائف کا) گورنر مقرر فرمایا حالانکہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ثقیف کے چھ افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے سورہ البقرہ و آل عمران یاد تھی میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن بھول جاتا ہے۔" آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "اے شیطان! عثمان کے دل سے نکل جا۔" اس کے بعد جب بھی میں نے کوئی چیز یاد کرنا چاہی کبھی نہیں بھولی۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 رسول اکرم ﷺ نے یمن کے دونوں حصوں کا گورنر دو ایسے صحابہ کو بنایا جو قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

◇◇◇

[1] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 2918

اَلْقُرْآنُ وَالصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم

قرآن مجید اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مسئلہ ۲۸۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر رقت آمیز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے کہ مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

مسئلہ ۲۸۳ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو بے اختیار بہنے لگتے۔

مسئلہ ۲۸۴ تلاوت قرآن کی خاطر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافر کی امان واپس کردی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ ؟ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ : اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ ، اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ، فَاَنَا لَكَ جَارٌ ، اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ ، اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ ، وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ " فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ

الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَابَكْرٍ ؓ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهٖ وَلَا يَقْرَأُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهُ: اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَابَكْرٍ ؓ بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْئَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ ؓ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ فَاِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں جب مسلمانوں کو (قریش مکہ کی طرف سے) سخت تکلیفیں دی جانے لگیں تو حضرت ابوبکر ؓ ہجرت حبشہ کے لئے مکہ سے نکلے جب برک الغماد (جگہ کا نام) پہنچے تو قارہ قبیلہ کے سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا "ابوبکر ؓ کہاں جا رہے ہو؟" حضرت ابوبکر ؓ نے جواب دیا "میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے میں کسی دوسرے ملک جا رہا ہوں تاکہ اپنے رب کی عبادت کروں۔" ابن دغنہ نے کہا "ابوبکر ؓ تجھ جیسا (شریف) آدمی نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے تم بے سہاروں کو سہارا دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، دوسروں کا بوجھ یعنی (قرض) اپنے سر لیتے ہو، مہمان کی عزت کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی حمایت کرتے ہو لہٰذا میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے

---

❶ کتاب المناقب، باب ہجرۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث 3905

ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اتر آئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 126 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 284 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھتے رہتے، جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پہلی رات سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر تلاوت فرماتے۔

عن ابی بردۃ رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ ﷺ ابا موسی و معاذ بن جبل الی الیمن، قال و بعث کل واحد منھما علی مخلاف قال والیمن مخلافان ثم قال یسرا و لا تعسرا و بشرا و لا تنفرا، فانطلق کل واحد منھما الی عملہ فقال معاذ یا عبد اللہ کیف تقرا القرآن؟ قال قائما و قاعدا و علی راحلتی اتفوقہ تفوقا قال فکیف تقرا انت یا معاذ؟ قال انام اول اللیل فاقوم و قد قضیت جزئی من النوم فاقرا ما کتب اللہ لی فاحتسب نومتی کما احتسب قومتی۔ رواہ البخاری ❶

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ یمن کے دو حصے تھے۔ دونوں کو ایک ایک حصہ کا گورنر بنایا اور نصیحت فرمائی "لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا مشکل پیدا نہ کرنا، خوش کرنا نفرت نہ دلانا۔" اس کے بعد دونوں حضرات کام پر روانہ ہو گئے۔ (ایک ملاقات میں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے پوچھا "آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا "کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور اپنی سواری پر بھی تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔" پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ سے پوچھا "معاذ بیٹا! تم کیسے پڑھتے ہو؟" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور کچھ نیند پوری کرنے کے بعد اٹھ جاتا ہوں اور پھر قرآن کی اتنی تلاوت کرتا ہوں جتنی اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی

❶ کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی ومعاذ الی الیمن، رقم الحدیث 4341

أترى بعضهم يقرأ عليك؟ قال: أجل. قال: اقرأ يا علقمة ﷺ. فقرأت خمسين آية من سورة مريم فقال عبد الله ﷺ: كيف ترى؟ قال: قد أحسن. قال عبد الله: ما أقرأ شيئا إلا وهو يقرؤه. رواه البخاري ❶

حضرت علقمہ ؒ بیان کرتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب بن ارت ؓ تشریف لائے کہنے لگے ''اے ابوعبدالرحمن ؓ! (حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی کنیت) کیا یہ لوگ (یعنی آپ ؓ کے شاگرد) بھی تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟'' حضرت عبداللہ ؓ نے کہا ''ہاں اگر تم کہو تو میں ان میں سے کسی کو کہوں کہ وہ تمہیں قرآن سنائے؟'' حضرت خباب ؓ نے کہا ''ہاں کہو'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حضرت علقمہ ؓ سے کہا ''پڑھو'' حضرت علقمہ ؓ نے سورہ مریم کی پچاس آیات تلاوت کیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حضرت خباب ؓ سے پوچھا ''یہ کیسی قراءت ہے؟'' حضرت خباب ؓ نے کہا ''خوب!'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے کہا ''جس طرح میں پڑھتا ہوں علقمہ ؓ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 290 صحابہ کرام ؓ کا تلاوت قرآن سے لگاؤ۔

عن أنس بن مالك ﷺ أن رعلا وذكوان وعصية وبني لحيان استمدوا رسول الله ﷺ على عدو فأمدهم بسبعين من الأنصار كنا نسميهم القراء في زمانهم كانوا يحتطبون بالنهار ويصلون بالليل. رواه البخاري ❷

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہی آپ ﷺ نے ستر انصاری صحابہ کرام ؓ کو ان کی مدد کے لئے روانہ فرمایا ہم ان (ستر صحابہ کرام ؓ) کو اس وقت قاری کہتے تھے یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں اکٹھی کرتے (تاکہ فراغت کے ساتھ گزر بسر کر سکیں) اور رات کو نماز پڑھتے (نماز میں تلاوت قرآن، عام تلاوت سے افضل ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 حضرت عبداللہ بن قیس ؓ کی ایمان افروز تلاوت سن کر آپ ﷺ

---

❶ کتاب المغازی، باب قدوم الاشعریین و اهل الیمن، رقم الحدیث 4391

❷ کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بئر معونة، رقم الحدیث 4090

نے ان کی تحسین فرمائی۔

عن ابی ھریرة ؓ قال دخل رسول اللہ ﷺ المسجد فسمع قراءة رجل فقال ((من ھذا ؟)) فقیل عبد اللہ بن قیس ؓ فقال ((لقد اوتی ھذا من مزامیر آل داؤد)) رواہ ابن ماجة❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک آدمی کی قراءت کی تو فرمایا "یہ کون ہے؟" صحابہ کرام ؓ نے بتایا "عبداللہ بن قیس ؓ" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ لحن داؤدی سے نوازا گیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 حضرت سالم ؓ کی وجد آفریں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی۔

عن عائشة رضی اللہ عنھا زوج النبی ﷺ قالت أبطأت علی عھد رسول اللہ ﷺ لیلة بعد العشاء ثم جئت فقال این کنت؟ قلت کنت أستمع قراءة رجل من اصحابک لم اسمع مثل قراءته وصوته من احد قالت فقام وقمت معه حتی استمع له ثم التفت الیّ فقال ھذا سالم ؓ مولی ابی حذیفة ؓ الحمد للہ الذی جعل فی أمتی مثل ھذا رواہ ابن ماجة❷ (صحیح)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ایک رات میں عشاء کے بعد دیر سے گھر پہنچی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کہاں تھی؟" میں نے عرض کیا "آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی جس سے اچھی قراءت کبھی نہیں سنی۔" آپ ﷺ بھی (تلاوت سننے کے لئے) کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑی ہوئی۔ دونوں غور سے تلاوت سنتے رہے پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "یہ ابو حذیفہ ؓ کا آزاد کردہ غلام سالم ؓ ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسے (خوش الحان) آدمی پیدا کئے ہیں۔" اسے

---

❶ کتاب اقامة الصلوات والسنة فیھا، باب فی حسن الصوت بالقرآن، رقم الحدیث (1102/1)

❷ کتاب اقامة الصلوات والسنة فیھا، باب فی حسن الصوت بالقرآن (1100/1)

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 293 نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُهُ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يَطُوْلَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَأَنْ تَمَلَّ فَاقْرَأْهُ فِيْ شَهْرٍ)) فَقُلْتُ دَعْنِيْ أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ لِيْ ((فَاقْرَأْهُ فِيْ عَشْرَةٍ)) قُلْتُ: دَعْنِيْ أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ قَالَ ((فَاقْرَأْهُ فِيْ سَبْعٍ)) قُلْتُ دَعْنِيْ أَسْتَمْتِعْ مِنْ قُوَّتِيْ وَشَبَابِيْ فَأَبٰى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قرآن مجید حفظ کرلیا اور رات بھر میں اسے ختم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے خدشہ ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو اور تم تھک جاؤ گے لہٰذا ایک ماہ میں ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا دس دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے پھر عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا سات دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا ''مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرما دیں۔'' آپ ﷺ نے اس سے زیادہ پڑھنے سے منع فرمادیا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 294 وفد طائف میں نوجوان صحابی حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کو مکمل سورۃ البقرہ یاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں گورنر نامزد فرمادیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 280 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 295 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر سات دنوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

عَنْ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ قَالُوْا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2]

---

[1] كتاب إقامة الصلوات، باب في كم يستحب يختم القرآن (1/1106)

[2] كتاب إقامة الصلوات، باب في كم يستحب يختم القرآن (1/1105)

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (منیٰ کے) ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ پر سورہ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر اسے یاد کرلیا۔ آپ ﷺ سورہ المرسلات کی تلاوت فرمار ہے تھے کہ اسی دوران میں ایک سانپ اپنی بل سے نکلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسے مار ڈالو۔" ہم اسے مارنے لگے تو وہ بل میں گھس گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "چلو وہ تمہارے حملے سے بچ گیا تم اس کے حملے سے بچ گئے۔" (یعنی اللہ کا شکر ادا کرو) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگیاں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ خُذُوْا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَسَالِمٍ رضی اللہ عنہ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَأُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو ① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ② حضرت سالم رضی اللہ عنہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) ③ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ④ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آیت عذاب کی تلاوت۔

قَرَءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سُوْرَۃَ الطُّوْرِ حَتّٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ﴾ (52:7) فَبَکٰی وَاشْتَدَّ بُکَاؤُہٗ حَتّٰی مَرِضَ وَ عَادُوْہُ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ طور کی تلاوت فرمار ہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے "بے شک

---

❶ کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ المرسلات، رقم الحدیث (4931)
❷ کتاب فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبی ﷺ، رقم الحدیث 4999
❸ الجواب الکافی، رقم الصفحہ 771

تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔" (سورۃ الطور، آیت نمبر 7) تو رونے لگے، بہت روئے حتی کہ بیمار ہوگئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لئے آنے لگے۔

مسئلہ 300 سورہ مریم کی ایک آیت یاد آنے پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی۔

عن قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ قال: كان عبد الله بن رواحة رضي الله عنه واضعا رأسه في حجر امرأته فبكى فبكت امرأته، فقال: ما يبكيك؟ قالت: رأيتك تبكي فبكيت، قال: إني ذكرت قول الله عز وجل ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (7:19) فلا أدري أنجو منها أو لا؟ ذكره ابن كثير ❶

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رونے لگے۔ بیوی صاحبہ بھی رونے لگیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا "تم کیوں رو رہی ہو؟" بیوی صاحبہ نے کہا "میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے "مجھے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد یاد آگیا "تم میں سے کوئی نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو۔" (سورۃ مریم، آیت نمبر 71) اور مجھے معلوم نہیں کہ میں جہنم سے نجات پاؤں گا یا نہیں؟" ابن کثیر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 301 خواتین میں سماعت قرآن کا شوق۔

عن أم هانئ رضي الله عنها بنت أبي طالب قالت: كنت أسمع قراءة النبي ﷺ بالليل وأنا على عريشي. رواه ابن ماجة ❷ (صحيح)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب فرماتی ہیں "میں رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر نبی اکرم ﷺ کی تلاوت سنا کرتی تھی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 302 حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے خطبہ جمعہ میں رسول اکرم ﷺ سے سورہ ق"

---

❶ تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ مریم

❷ كتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (1109/1)

سن کر زبانی یاد کی۔

عن ام هشام بنت حارثة بن النعمان رضي الله عنها قالت: ما اخذت ق والقرآن المجيد الا عن لسان رسول الله ﷺ يقرؤها كل يوم جمعة على المنبر اذا خطب الناس. رواه مسلم ❶

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ”میں نے سورۃ ق“ رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی آپ ﷺ یہ سورۃ جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 خواتین کا شوق تحفیظ وتلاوت قرآن۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: ان ام الفضل بنت الحارث رضي الله عنها سمعته وهو يقرأ والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني بقراءتك هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بها في المغرب. رواه مسلم ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورہ والمرسلات پڑھتے سنا تو کہنے لگیں ”بیٹا! تو نے یہ قراءت کر کے مجھے (بھولی ہوئی سورت) یاد دلا دی ہے یہی وہ سورت ہے جو میں نے آخری زمانے میں رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔

عن ام ورقة بنت نوفل رضي الله عنها ان النبي ﷺ لما غزا بدرا قالت قلت له يا رسول الله ﷺ ائذن لي في الغزو معك امرض مرضاكم لعل الله ان يرزقني شهادة قال ((قري في بيتك فان الله تعالى يرزقك الشهادة)) قال وكانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبي ﷺ ان تتخذ في دارها مؤذنا فاذن لها. رواه ابوداؤد ❸ (حسن)

---

❶ كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم الحديث 2003

❷ كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم الحديث 1033

❸ [illegible] (552/2)

حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کی تیاری فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمائیں میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اپنے گھر میں رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائیں گے۔“ راوی کہتے ہیں ام ورقہ رضی اللہ عنہا حافظ قرآن تھیں چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گھر میں (عورتوں کی نماز باجماعت پڑھانے کے لئے) مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لئے مؤذن مقرر فرما دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاوت قرآن اور فکر آخرت۔

عن عروة عن ابيه رضي اللّٰه عنهما قال كنت اذا غدوت ابدأ ببيت عائشة رضي اللّٰه عنها اسلم عليها فغدوت يوما فاذا هي قائمة تقرء ﴿ فمن الله علينا و وقانا عذاب السموم ﴾ [52 27] و تدعو و تبكي و ترددها فقمت حتى مللت القيام فذهبت الى السوق لحاجتي ثم رجعت فاذا هي قائمة كما هي تصلي و تبكي ذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة ❶

حضرت عروہ اپنے باپ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) جب صبح گھر سے نکلتا تو پہلے (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سلام عرض کرتا، ایک روز میں گھر سے نکلا (اور حسب معمول سلام کرنے حاضر ہوا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (نماز میں) کھڑی تھیں اور قرآن مجید کی آیت ﴿فمن الله علينا و وقانا عذاب السموم﴾ ”اللہ نے ہم پر احسان کیا اور گرم ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔“ (سورہ طور، آیت 27) تلاوت فرما رہی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت بار بار پڑھتی جا رہی تھیں اور روتی جا رہی تھیں۔ میں (انتظار کے لئے) کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ میرا جی بھر گیا اور میں کسی کام سے بازار چلا گیا واپس پلٹا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک نماز میں کھڑی تھیں اور (وہی آیت پڑھ پڑھ کر) رو رہی جا رہی تھیں۔ امام ابن جوزی نے صفۃ الصفوۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

❶ صفة الصفوة الجزء الثاني رقم الصفحة 404

مسئلہ 306 ایک خاتون صحابیہ کا قرآن مجید پر قابل رشک عبور۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (7:59) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّيْ أَرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔“ بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا، میں نے سنا ہے ”تم نے جسم گدوانے اور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔“ اس عورت نے کہا ”میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”رسول جس بات کا حکم دے اس

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1377

بھی اپنی قوم کے ساتھ اسلام لانے میں جلدی کی جب وہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کر کے آیا تو کہنے لگا اللہ کی قسم! میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھو، جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امامت کرائے۔ میری قوم کے لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیونکہ میں مسافروں سے سن سن کر بہت زیادہ قرآن یاد کر چکا تھا لہٰذا انہوں نے مجھے امام بنایا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۸ غلاموں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال لما قدم المہاجرون الاولون نزلوا العصبۃ قبل مقدم النبی ﷺ فکان یؤمہم سالم رضی اللہ عنہ مولی ابی حذیفۃ رضی اللہ عنہ وکان اکثرہم قرآنا. رواہ ابو داؤد ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مہاجرین کا پہلا قافلہ جب مقام عصبہ (قبا بستی کے قریب ایک چھوٹی سی بستی) میں وارد ہوا تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کراتے تھے کیونکہ انہیں قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

***

❶ کتاب الصلاۃ، باب من احق بالامامۃ (548/1)

عِقَابُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا

مسئلہ 309 جس نے فخر جتانے یا بڑا بننے کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اس کے لئے آگ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَ لاَ تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَ لاَ تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء پر فخر جتاؤ، یا جہلاء سے جھگڑا کرو، یا مجلس میں بڑے بن جاؤ، جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے آگ ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم میں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلاَءِ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لاَ يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلاَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور وہ پھر صحیح سالم ہو جاتے“ (پھر دوبارہ کاٹے

---

❶ كتاب السنة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به (206/1)

❷ صحيح الجامع الصغير للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 128

جاتے ہیں۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ”یہ کون لوگ ہیں؟“ جبریل علیہ السلام نے بتایا ”یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 دوسروں کو قرآن پڑھنے پڑھانے اور خود عمل نہ کرنے کا المناک انجام۔

عَنْ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے ”اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟“ وہ جواب دے گا ”ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید پڑھنے والوں کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيْكُمُ الْاَحْمَرُ وَفِيْكُمُ الْاَبْيَضُ وَفِيْكُمُ الْاَسْوَدُ اِقْرَءُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَأَهُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ اَجْرُهُ وَلَا يُتَاَجَّلُهُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❷ (صحيح)

---

❶ كتاب بدء الخلق، باب صفة النار، رقم الحديث 3268

❷ كتاب الصلاة، باب ما يجزئ الأمي والأعجمي من القراءة (741/1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تمہارے درمیان پڑھنے والے سرخ بھی ہیں اور کالے بھی ہیں لہٰذا اسے خوب پڑھو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آئیں جو قرآن مجید اس طرح سنوار سنوار کر پڑھیں گے جس طرح تیر سنوارا جاتا ہے لیکن وہ اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں وصول کریں گے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 جس نے عمل کرنے کے بجائے دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید کا علم حاصل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیاوی مفادات کے لئے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 314 مال و دولت حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والا، لیکن اس پر عمل نہ کرنے والا قیامت کے روز منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] کتاب السنۃ باب الانتفاع بالعلم والعمل به 202/1

[2] مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث 1085

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو کہا گیا (تمہیں عالم اور قاری کہا گیا) پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 315 قرآنی آیات کی منافقانہ تلاوت کرنے والے اور ان پر عمل نہ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک منافق کے بارے میں) فرمایا "اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكْثَرُ مُنَافِقِيْ اُمَّتِيْ قُرَّاؤُهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ②

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کے بیشتر منافقین قراء ہوں گے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

① كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد إلى اليمن، رقم الحديث 4351
② صحيح الجامع الصغير للألباني، الجزء الأول، رقم الحديث 1214

عِقَابُ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَأْیِه
اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا

مسئلہ 317 قرآن مجید کے حوالہ سے کوئی ایسی بات کہنا جو شریعت کا مطلوب اور منشا نہ ہو، جہنم کا سزاوار بنا دیتا ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴾ (40:41)

"بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہے اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن کے ساتھ آنے والا ہے؟ تم جو چاہو کرو (لیکن یاد رکھو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے یقیناً دیکھنے والا ہے۔" (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 40)

مسئلہ 318 قرآنی آیات کی من مانی تفاسیر کرنے والے اللہ کے غضب میں مبتلا ہوں گے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴾ (35:40)

"وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو، ان کا جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک سخت غصہ والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر، جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔" (سورہ المومن، آیت نمبر 35)

مسئلہ 319 قرآن مجید کے اصل مدعا کو نظر انداز کر کے غلط معنی پہنانا، اسلاف کی تفسیر سے ہٹ کر نئے نئے نکات پیدا کرنا، سیاق و سباق سے الگ

کر کے آیات کا مفہوم لینا اور آیات کی من مانی تفسیر کرنا کفر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 320 کتاب و سنت کے علم کے بغیر اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ مَا يَعْلَمُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)) رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا تو وہ قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا اور جس نے قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر بات کی وہ بھی قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا۔“ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

***

❶ کتاب السنة، باب النهی عن الجدال فی القرآن، رقم الحدیث 4603

❷ الترغیب والترهیب للمنذری، کتاب العلم، الاول، رقم الحدیث 20[illegible]

عِقَابٌ عَلٰی كَرَاهِيَةِ الْاٰيَةِ الْقُرْاٰنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کو ناپسند کرنے کی سزا

مسئلہ ١٠١ جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک آیت، حکم، قانون یا فیصلے کو ناپسند کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

﴿ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ ﴾ (9-8:47)

"وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔" (سورہ محمد، آیت نمبر 9-8)

مضافات [illegible]

مسئلہ ١٠٢ ناپسندیدگی، شک اور تنقید کی نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے ظالموں کے کفر اور گمراہی میں قرآن مجید اور بھی اضافہ کرتا ہے۔

﴿ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ (82:17)

"اور قرآن مجید نہیں اضافہ کرتا ظالموں کو مگر خسارے میں۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت 82)

﴿ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ﴾ (44:41)

"اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے لئے قرآن کانوں کی گرانی اور آنکھوں کی پٹی ہے۔" (سورہ حم سجدہ، آیت 44)

***

عِقَابُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْآيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کرنے کی سزا ❶

مسئلہ 323 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ۝ ﴾(106:18)

’’یہ جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔‘‘ (سورہ الکہف، آیت نمبر 106)

مسئلہ 324 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کو قیامت کے روز ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے کسی بھولی بسری چیز کی طرح نظر انداز کر دیا جائے گا۔

﴿ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ ﴾(35-34:45)

’’اور ان سے کہہ دیا جائے گا آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیں گے جیسے تم نے (دنیا میں) آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ سزا ہے اس جرم کی کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا (اور تم یہ سمجھتے رہے کہ ہمارا اس پر کوئی حساب کتاب لینے والا نہیں ہے) آج کے روز انہیں نہ جہنم سے نکالا جائے گا نہ ہی انہیں توبہ کی اجازت دی جائے گی۔‘‘ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 34-35)

مسئلہ 325 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے قیامت کے روز رسوا

---

❶ [illegible]

کن عذاب ہوگا۔

﴿ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ ﴾ (9:45)

"اور جب اسے ہماری کوئی آیت معلوم ہوتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔" (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 9)

مسئلہ 326 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بدترین انجام ہوگا۔

﴿ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ﴾ (10:30)

"پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں آخر کار ان کا انجام بھی برا ہوگا (انہوں نے برائی یہی کی کہ) اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔" (سورہ الروم، آیت نمبر 10)

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ ﴾ (6:31)

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے اور اللہ کی آیات کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔" (سورہ لقمان، آیت نمبر 6)

مسئلہ 327 عہد نبوی ﷺ میں قرآن مجید کا مذاق اڑانے والے مرتد شخص کا عبرتناک انجام
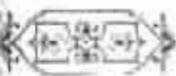
عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ : مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ ﷺ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا : هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ

عِقَابُ مَنْ شَكَّ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید میں شک کرنے کی سزا [1]

مسئلہ ۴۲۶ قرآن مجید کی کسی آیت، حکم یا فیصلے میں شک کرنے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ (16-13:57)

قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہوگی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) ہوگا۔ منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی (اللہ اور رسول کے بارے میں) شک میں پڑے

[1] [illegible]

رہے اور جھوٹی توقعات (اسلام اور مسلمانوں کو مٹنے کی) تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا، آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکہ دیتا رہا، لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تمہارا ٹھکانا جہنم ہے، وہی جہنم تمہاری ساتھی ہے اور بدترین انجام ہے۔" (سورہ حدید، آیت 13-15)

﴿أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ۝﴾ (50:24-25)

"ڈال دو جہنم میں ہر ہٹ دھرم کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا، خیر سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا اور شک میں پڑنے والا تھا۔" (سورہ ق، آیت نمبر 24-25)

مسئلہ 329 قرآن مجید میں شک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

﴿كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۝﴾ (40:34)

"اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا اور شک میں پڑنے والا ہو۔" (سورہ المومن، آیت نمبر 34)

مسئلہ 330 قرآن مجید میں شک کرنے والے قیامت کے روز ایمان لانا چاہیں گے لیکن انہیں ایمان لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۝﴾ (54:34)

"قیامت کے روز ان (شک میں پڑنے والوں) کے درمیان اور ان کی خواہشات کے درمیان اس طرح پردہ حائل کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلوں کے درمیان حائل کیا گیا کیونکہ یہ سخت شک اور تردد میں پڑے ہوئے تھے۔" (سورہ سبا، آیت نمبر 54)

***

عِقَابُ الْاِعْرَاضِ عَنِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید سے اعراض کی سزا [1]

(أ) الْعِقَابُ فِی الدُّنْیَا

دنیا میں سزا

مسئلہ 311 قرآن مجید سے اعراض کرنے والا دنیا میں تکلیف دہ زندگی بسر کرے گا۔

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ ﴾ (124:20)

"اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔" (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 24)

مسئلہ 312 قرآن مجید سے غفلت برتنے والوں پر دنیا میں اللہ تعالیٰ ایسا شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو انہیں اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ (37-36:43)

---

[1] [illegible]

"اور جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یہ (شیاطین) ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستے پر ہیں۔" (سورہ زخرف، آیت نمبر 37-36)

مسئلہ ۱۳۳ قرآن مجید سے اعراض کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

وضاحت: مسئلہ نمبر 33 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) العقاب فی البرزخ

برزخ میں سزا

مسئلہ ۱۳۴ قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قبر میں شدید عذاب دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تُوُلِّيَ وَ ذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ. فَيُقَالُ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. وَ اَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ. ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس پلٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں "تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا تھا؟" (یعنی محمد ﷺ کے بارے میں) مومن کہتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" اسے کہا جاتا ہے "دیکھ جہنم میں تیری جگہ یہ تھی جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ عنایت فرما دی۔" چنانچہ

---

[1] کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال

﴿ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ﴾(72:17)

''اور جو شخص اس دنیا میں (قرآن سے) اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھوں سے بھی گیا گزرا ہوگا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 72)

مسئلہ 117 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کے خلاف قیامت کے روز خود رسول اکرم ﷺ مقدمہ دائر کروائیں گے۔

﴿ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ ﴾(30:25)

اور (قیامت کے روز) رسول کہے گا ''اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔'' (سورہ الفرقان، آیت نمبر 30)

مسئلہ 118 قیامت کے روز قرآن مجید خود بھی اعراض کرنے والوں کے خلاف مقدمہ دائر کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قرآن مجید جہنم میں لے جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 28 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث 534

اَلْاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ اُعْطِیَ بِكُلِّ آیَةٍ مِنْهَا اَمَانٌ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ

''جس نے سورۂ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے جہنم کے پل سے امان دی جائے گی۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ [illegible] رقم الصفحہ 239

② مَنْ قَرَءَ آیَةَ الْكُرْسِیِّ لَمْ یَتَوَلَّ قَبْضَ نَفْسِهِ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی

''جس نے آیت الکرسی پڑھی اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ قبض کریں گے۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ [illegible] صفحہ 239

③ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَءَ یٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ❶

''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے جو سورۂ یٰسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ [illegible] رقم الحدیث 543

④ مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهُ

''جس نے سورۂ یٰسین دن کے پہلے حصے میں پڑھی اس کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔''

وضاحت: یہ حدیث [illegible] ضعیف ہے۔ [illegible] رقم الحدیث 2177

⑤ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیُقْرَأُ عِنْدَهُ سُوْرَةُ یٰسٓ اِلَّا هَوَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

''مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان فرما دیتے ہیں۔''

---

❶ [illegible]
[illegible]

''جس نے جمعہ کی رات سورہ حٰم الدخان پڑھی اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی للالبانی، رقم الحدیث 545

㉓ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَتَیْ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ مِائَتَیْ سَنَةٍ

''جس نے دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اس کے دو سو سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔''

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی الجزء الاول، رقم الحدیث 295

㉔ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فِی الصَّلَاةِ اَوْ غَیْرِهَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ

''جس نے نماز میں یا بغیر نماز کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دیں گے۔''

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی الجزء السادس، رقم الحدیث 5793

㉕ مَنْ قَرَءَ فِیْ اَثَرِ وُضُوْئِهٖ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مَرَّةً وَاحِدَةً کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَیْنِ کُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا حَشَرَهُ اللّٰهُ مَحْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ

''جس نے وضو کے بعد سورہ قدر ایک مرتبہ پڑھی اس کا شمار صدیقین میں سے ہوگا جس نے دوبار پڑھی اس کا شمار شہداء کے رجسٹر میں لکھ جائے گا اور جس نے تین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اسے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح قبر سے اٹھائے گا۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 104

㉖ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِهٖ وَاَمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰئِکَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَکُفِّهَا حَتّٰی تُجِیْزَهُ مِنَ الصِّرَاطِ اِلَی الْجَنَّةِ

''جس نے اپنے مرض الموت میں سورہ اخلاص پڑھی اور مر گیا وہ قبر میں فتنے میں نہیں ڈالا جائے گا قبر کے دبانے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے روز فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط پار کرا دیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔''

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 301

㉗ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کَتَبَ اللّٰهُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ حَسَنَةٍ اِلَّا

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ

”جس نے ہر روز دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں پندرہ سو نیکیاں لکھے گا۔“

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 300

۲۸ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ

”جس نے ہر روز دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیں گے۔“

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 551

۲۹ اُسِّسَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ عَلٰی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

”ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں سورہ اخلاص پر قائم کی گئی ہیں۔“

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات از الشیخ سید عبدالحسن عابدی رقم الحدیث 100

۳۰ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ فَقَرَأَ فِیْھَا اِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَہٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ

”جو شخص قبرستان سے گزرے اور وہاں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اسے مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔“

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات از الشیخ سید عبدالحسن عابدی رقم الحدیث 96

۳۱ فَضْلُ حَمَلَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلَی الَّذِیْ لَمْ یَحْمِلْہُ کَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَی الْمَخْلُوْقِ

”حامل قرآن کو غیر حامل قرآن پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔“

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 369

۳۲ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ رَایَۃِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَکْرَمَہٗ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰہَ وَمَنْ اَھَانَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ

”حامل قرآن اسلام کا پرچم اٹھانے والے کی طرح ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔“

وضاحت: یہ حدیث [illegible] حدیث 2874

من قرء السورة التی یذکر فیها آل عمران یوم الجمعة صلی اللّٰہ علیہ وملٰئکتہ حتی تحجب الشمس

"جو شخص جمعہ کے روز وہ سورہ پڑھے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] حدیث 415

من قرء ربع القرآن فقد اوتی ربع النبوۃ ومن قرء ثلث القرآن فقد اوتی ثلث النبوۃ ومن قرء ثلثی القرآن فقد اوتی ثلثی النبوۃ ومن قرء القرآن فقد اوتی النبوۃ

"جس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا اسے ایک چوتھائی نبوت دی گئی جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اسے دو تہائی نبوت دی گئی اور جس نے پورا قرآن پڑھا اسے پوری نبوت دی گئی۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] حدیث 476

ان القوم لیبعث اللّٰہ علیہم العذاب حتما مقضیا فیقرأ صبی من صبیانہم فی الکتاب الحمد للّٰہ رب العالمین فیسمعہ اللّٰہ تعالیٰ فیرفع عنہم بذالک العذاب اربعین سنة

"ایک قوم پر اللہ تعالیٰ یقیناً اٹل ہو جانے والا عذاب بھیجے گا لیکن اس قوم میں سے ایک بچہ مکتب میں سے الحمد للہ رب العالمین پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سن لے گا اور چالیس دن کے لئے اس سے عذاب اٹھا لے گا۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے [illegible] صفحہ 228

من قرء القرآن واستظہرہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ادخلہ اللّٰہ بہ الجنة وشفعہ فی عشرة من اہل بیتہ کلہم قد وجبت لہ النار

"جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا اللہ تعالیٰ اسے

"جو شخص سوتے وقت اپنی داہنی کروٹ لیٹے اور سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے قیامت کے روز اس کا رب فرمائے گا" اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 552

(۵۱) يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں "جس شخص کو تلاوت قرآن نے میرے ذکر سے روکا یا مجھ سے مانگنے سے روکا میں اسے دوسرے مانگنے والوں سے بہتر دوں گا اور کلام اللہ کو دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 562

(۵۲) إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

"جس شخص کے دل میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 557

(۵۳) مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

"جس نے صبح کے وقت تین بار أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ کہا اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھیں اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو شہادت کا رتبہ پاتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ عمل کیا اس کے لئے صبح تک یہی اجر و ثواب ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 560

(۵۴) مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيْمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقُبِضَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوْ اللَّيْلَةِ فَقَدْ أَوْجَبَ الْجَنَّةَ

''جس نے سورہ حشر کی آخری (تین) آیات رات کے وقت یا دن کی وقت پڑھیں اس دن یا رات مر گیا تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔''

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 5782

(47) اقرء القرآن بالحزن فانه نزل بالحزن .

''قرآن مجید کو غم کے ساتھ پڑھو اس لئے کہ وہ غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔''

وضاحت: یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، رقم الحدیث 1162

(48) من ختم القرآن اول النهار صلت عليه الملائكة حتى يمسى ومن ختمه آخر النهار صلت عليه الملائكة حتى يصبح

''جس نے دن کے پہلے حصے میں قرآن ختم کیا اس پر فرشتے شام تک درود بھیجتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں ختم کیا اس پر فرشتے صبح تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔''

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 5579

(49) من قرأ منكم والتين والزيتون فانتهى الى آخرها أليس الله باحكم الحاكمين فليقل "بلى و انا على ذلك من الشاهدين" و من قرأ لا اقسم بيوم القيمة فانتهى الى أليس ذلك بقادر على ان يحيى الموتى . فليقل "بلى" و من قرأ و المرسلات فبلغ فباى حديث بعده يؤمنون فليقل "امنا بالله"

''تم میں سے جو شخص سورۃ التین شروع سے لے کر آخر تک یعنی اليس الله باحكم الحاكمين تک پڑھے اسے یہ کہنا چاہیے "بلى و انا على ذلك من الشاهدين" کیوں نہیں، میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور جو شخص سورۃ القیامہ آخر تک یعنی الیس ذلک بقادر على ان يحيى الموتى پڑھے، اسے "بلى" یعنی کیوں نہیں کہنا چاہیے اور جو شخص سورۃ المرسلات پڑھتے فبای حديث بعده يؤمنون پر پہنچ کر اسے "امنا بالله" کہنا چاہیے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث 188

(50) من قال حين يصبح فسبحان الله تظهرون الى كذلك تخرجون ادرك مافاته فى يومه ذلك و من قالهن حين يمسى ادرك مافاته فى ليلته

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعا کے مسائل
8. زکوۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید

حدیث پبلیکیشنز
2-شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان